آخرت ساز واقعات

تالیف

سید علی افضل زیدی قمی

محمد علی بک ڈپو
زہرا گارڈن دوکان نمبر ۲، نزد محفل شاہ خراسان،
بریٹو روڈ، سولجر بازار نمبر ۳، کراچی
Ph: 021-32242991 Cell: 0300-2985928

Presented by Ziaraat.Com

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ھیں

مومنین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ھیں.

منجانب.

سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدر آباد پاکستان

Presented by Ziaraat.Com

Knowledge for All
SABIL-E-SAKINA
یا عباس
۷۸۶
۹۲_۱۱۰
یا صاحب الزماں ادرکنیؑ
DvD
version
NOT FOR COMMERCIAL
www.ziaraat.com
لبیک یا حسینؑ
خصوصی تعاون:
نذر عباس
رضوان رضوی
اسلامی کُتب (اردو) DVD
ڈیجیٹل اسلامی لائبریری ۔
SABIL-E-SAKINA
Unit#8,
Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.
www.sabeelesakina.page.tl
sabeelesakina@gmail.com
Presented by Ziaraat.Com

﴿جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں﴾

مشخصات کتاب

نام کتاب: آخرت ساز واقعات

مؤلف: سید علی افضل زیدی قمی

نظر ثانی: زوجۂ مؤلف

تصحیح: سید مظہر امام ہندی

کمپوزنگ: زیدی کمپوزنگ سینٹر

سال اشاعت: ۲۰۱۲

ناشر: محمد علی بک ڈپو (کراچی، پاکستان)

Printed By: Jivani Press 0300-2343346

Presented by Ziaraat.Com

بسم الله الرحمن الرحيم

Presented by Ziaraat.Com

فہرست مطالب

عرض مؤلف ۱۱

انتساب ۱۳

مطالعہ اور حافظہ کی دعا ۱۴

۱۔ ہادی برحق سے دوری کا نتیجہ ۱۵

۲۔ بہلول اور متوکل کا محل ۱۷

۳۔ انسان خوبصورت ہے یا چاند ۱۷

۴۔ خادم حرم کی بے احترامی کی سزا ۲۰

۵۔ تم آؤ تا کہ تمہیں شفا دوں ۲۱

۶۔ زیارت عاشورہ اور غیبی مدد ۲۳

۷۔ درود شریف کے پڑھنے کا اثر ۲۴

۸۔ علی بن مہزیار اور وقت کے امام علیہ السلام ۲۶

۹۔ نجات کی کشتیاں ۲۸

۱۰۔ دھریہ اور شیخ مفیدؒ ۳۲

۱۱۔ نماز پڑھنے والوں کے چار گروہ ۳۴

۱۲۔ حیوانات کیا تسبیح کرتے ہیں؟ ۳۶

۱۳۔ حجاج بن یوسف اور چرواہے کے مابین دلچسپ مکالمہ ۳۹

Presented by Ziaraat.Com

۱۴۔ نماز شب کے قضا ہونے پر سوگ منانا ۴۲
۱۵۔ نماز اور بہشت ۴۲
۱۶۔ حدیث کا مذاق اڑانے کا انجام ۴۳
۱۷۔ حلم اور غصہ کو پی جانا ۴۵
۱۸۔ طاقتور کون؟ ۴۶
۱۹۔ امام رضا علیہ السلام کی اول وقت نماز پڑھنا ۴۷
۲۰۔ شیطان اور اول وقت نماز ۴۸
۲۱۔ مرحوم آخوند کاشیؒ ۴۹
۲۲۔ وسعتِ علم ۵۰
۲۳۔ فقیروں و مسکینوں کے ساتھ کھانا کھانا ۵۱
۲۴۔ حلم امام سجاد علیہ السلام ۵۲
۲۵۔ مال دار اور فقیروں کے درمیان مساوات ۵۴
۲۶۔ کرم ۵۴
۲۷۔ جو ہم عطا کرتے دیتے ہیں اسے واپس نہیں لیتے ۵۶
۲۸۔ امام باقر علیہ السلام کی اپنے شیعوں کے لیے نصیحت ۵۷
۲۹۔ مومن کی علامتیں ۵۸
۳۰۔ اچھی گفتگو ۵۹
۳۱۔ مومن کو نجات دینے والی چیزیں ۵۹

Presented by Ziaraat.Com

۳۲۔ حضرت امام رضا علیہ السلام کا عالم ربانی کی قبر میں آنا ۶۰
۳۳۔ ہزار رکعت نماز ۶۱
۳۴۔ چھپ کر صدقہ دینا خدا کے غضب کو خاموش کر دیتا ہے ۶۲
۳۵۔ مخفی طور پر صدقہ دینا ۶۳
۳۶۔ خلق عظیم ۶۴
۳۷۔ بھائی نے بھائی کا گلا کاٹ دیا ۶۵
۳۸۔ اخلاق امام علی علیہ السلام ۶۷
۳۹۔ علی علیہ السلام قسیم النار والجنۃ ۶۸
۴۰۔ کردار کی بلندی ۶۹
۴۱۔ سخاوت کا کمال ۷۰
۴۲۔ ایک بندہ چھ مقام پر ۷۲
۴۳۔ بہترین خصلت ۷۵
۴۴۔ پرندے بھی علی علیہ السلام کی معرفت رکھتے ہیں ۷۶
۴۵۔ رات بھر خود کو اذیت میں مبتلا رکھنا ۷۷
۴۶۔ کفن چور کا عبرتناک واقعہ ۷۸
۴۷۔ ایمانداری کی ایک مثال ۸۰
۴۸۔ اپنی حاجت لکھ کر دو ۸۲
۴۹۔ حلال نفع ۸۳

Presented by Ziaraat.Com

۵۰۔ دو فقیروں کے ساتھ مختلف سلوک ۸۴
۵۱۔ بے نمازی کے بارے میں نصیحت آمیز نکات ۸۶
۵۲۔ ہر روز زمین انسان کو پانچ بار پکارتی ہے ۸۹
۵۳۔ نصرانی کے مقابلہ میں عجیب بردباری ۹۳
۵۴۔ عظیم الشان حدیث ۹۴
۵۵۔ دنیا و آخرت کی بھلائی ۹۶
۵۶۔ جنتی شخص ۹۷
۵۷۔ امام زمانہ (عج) کی عجیب توجہ ۹۹
۵۸۔ بت پرست قصاب ۱۰۵
۵۹۔ غربت پر پریشان مت ہو ۱۰۶
۶۰۔ بند تالے کا کھلنا ۱۰۷
۶۱۔ اُزری کا واقعہ ۱۰۸
۶۲۔ زیارتِ امام حسین علیہ السلام دوزخ سے رہائی کا سبب ۱۰۹
۶۳۔ اوّل وقت نماز پڑھنے کا فائدہ (دلچسپ) ۱۱۲
۶۴۔ یہ کیسی فاتحہ پڑھ کر مجھے بھیجی ۱۱۳
۶۵۔ مجرّب عمل ۱۱۴
۶۶۔ گھر کے کام کاج میں ہاتھ بٹانے کا ثواب ۱۱۶
۶۷۔ آخرت کے لیے بہترین توشہ ۱۱۸

Presented by Ziaraat.Com

۶۸۔ سجدۂ شکر ۱۲۰

۶۹۔ علم یا دینار ۱۲۱

۷۰۔ یا حسین علیہ السلام آپ بھی مجھے تلاش کرنا ۱۲۳

۷۱۔ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا سے توسل کی برکت ۱۲۴

۷۲۔ نماز کی اہمیت ۱۲۶

۷۳۔ علمی مجلس افضل ہے یا تشییع جنازہ ۱۲۷

۷۴۔ کہاں فرار کروں؟ ۱۲۸

۷۵۔ شیخ کاشف الغطاء ۱۲۹

۷۶۔ آگ میں نہ جلنے کا سبب ۱۳۰

۷۷۔ جنت کی چوکھٹ اور حور العین کی پیشانی ۱۳۲

۷۸۔ ماں سے سخت کلامی ۱۳۳

۷۹۔ فقر کیا ہے؟ ۱۳۴

۸۰۔ جو تم سے جفا کرے اس سے صلۂ رحمی کرو ۱۳۴

۸۱۔ سفر آخرت کے تحائف و ہدایا (توجہ کریں) ۱۳۵

۸۲۔ پانچ لوگوں کی ہم نشینی سے بچو ۱۳۷

۸۳۔ ذکر سریع الاجابۃ ۱۳۹

۸۴۔ شہد کے شیرینی کا راز ۱۴۰

۸۵۔ نعلین در بغلین ۱۴۱

Presented by Ziaraat.Com

۸۶۔ آگ کا تازیانہ ۱۴۴
۸۷۔ برزخ کا سفر ۱۴۵
۸۸۔ بال سے زیادہ باریک ۱۴۹
۸۹۔ عدالت اور لطف خدا ۱۵۰
۹۰۔ ابلیس کا تکبر اور اس کی نصیحتیں ۱۵۱
۹۱۔ نااہل دوستوں سے دوری ۱۵۳
۹۲۔ خدا اور انسان کا فضل و کرم ۱۵۴
۹۳۔ کریم کا ہاتھ ۱۵۶
۹۴۔ مکھی کی خلقت کا مقصد ۱۵۶
۹۵۔ مردوں کے لیے دعا ۱۵۸
۹۶۔ گناہوں کو یکدم چھوڑ دینا ۱۵۹
۹۷۔ زیادہ نہ کھائیں ۱۶۰
۹۸۔ مومن، مومن کا آئینہ ۱۶۱
۹۹۔ قم المقدس کی زیارت مشہد مقدس کی زیارت کے مساوی ہے ۱۶۵
۱۰۰۔ کمسنی میں عروج فکر ۱۶۸
منابع و مآخذ ۱۷۰

Presented by Ziaraat.Com

عرض مؤلف:

الحمد للہ انسان ساز واقعات کی مقبولیت اور دیگر کتب کی تالیف سے معلوم ہوا کہ زیادہ تر لوگ واقعات و داستان کو ہی پسند کرر ہے ہیں کیونکہ واقعات انسان کی زندگی پر بہت جلد اثر انداز ہوتے ہیں اس لیے سوچا کہ ایک اور کتاب واقعات پر تحریر کی جائے جو انسان کی دنیاوی واخروی زندگی کے لیے مفید ثابت ہو کیونکہ پروردگار عالم نے انسان کو احسن تقویم پر خلق کیا ہے ﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ ﴾(۱) اور انسان کو اپنی تمام مخلوقات پر فضیلت بخشی ہے ﴿وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ﴾(۲)

لیکن کیا وجہ ہے کہ انسان ﴿أُوْلَئِكَ كَالأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ ﴾(۳) چوپائے جانوروں سے بھی پست تر ہو گیا۔ یقیناً اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان نے اپنی خلقت کے مقصد کو فراموش کر دیا اور آخرت کو بھول گیا انسان یہی سمجھتا ہے کہ یہ دنیا ہی سب کچھ ہے یہ زندگی بہت مختصر ہے اس کو عیش وعشرت سے گزار دے۔ کون منع کرتا ہے کہ انسان اپنی زندگی آرام و آسایش میں نہ گزارے۔ انسان مقصد خلقت اور آخرت کو نظر میں رکھتے ہوئے بہترین انداز، آسائش و آرام میں گزارے کیونکہ

۱۔ سورۂ تین، آیت ۴۔ ۲۔ سورۂ اسراء، آیت ۷۰۔

۳۔ سورۂ اعراف، آیت ۱۷۹۔

Presented by Ziaraat.Com

انسان کو یہ ضرور سوچنا چاہیے ﴿إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ﴾(۱) اس کی طرف سے آیا ہوں اور اسی کی طرف جاتا ہے۔ جب بچہ اس دنیا میں آتا ہے تو سب یہی کہتے ہیں معصوم ہے۔ جب ہم لوگ دنیا میں معصوم اور گناہوں سے آلودہ نہیں آئے ہیں تو جاتے وقت بھی ہماری یہی حالت وکیفیت ہونی چاہیے کہ لوگ کہیں کہ یہ بہت متقی و پرہیزگار اور شریف انسان تھا۔

بہر حال کوشش کی گئی ہے کہ اس کتاب میں کہ جس کا نام آخرت ساز واقعات رکھا ہے ایسے واقعات ذکر کیے جائیں جن کو پڑھ کر انسان اپنی زندگی بہتر بنائے تاکہ آخرت میں کامیابی وکامرانی نصیب ہو۔

خدا کا شکر ہے کہ اس کتاب کے لکھنے کی توفیق شب شہادت امام حسن عسکری علیہ السلام سرزمین مقدس قم میں ہوئی۔ خدا سے دعا گو ہوں کہ بندۂ حقیر کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور آئندہ مزید توفیقات میں اضافہ فرمائے تاکہ دین و مذہب وملت جعفریہ کی خدمت کرسکوں اور آسان وسادہ الفاظ کے ذریعہ علوم آلِ محمدؐ کی صحیح ترجمانی کرسکوں اور اپنی واہل وعیال ومعاشرہ کی اصلاح کرسکوں۔

آمین یارب العالمین

العبد

سید علی افضل زیدی

شب شہادت امام حسن عسکری علیہ السلام ۱۴۳۴ھ ق

۱۔ سورۂ بقرہ، آیت ۱۵۶۔

Presented by Ziaraat.Com

انتساب

اپنی اس کاوش کو عصمت و طہارت کی تیرہویں کڑی امامت و ولایت کی گیارویں کڑی ہادی، زکی خالص سراج، ابن الرضا، امام حسن عسکری علیہ السلام کے نام ہدیہ کرتا ہوں اس سے جتنا بھی ثواب حاصل ہو اس کا اجر وثواب میری ماں کی روح کو ایصال ہو۔ جن کی شفقتوں، محبتوں، محنتوں کو میں نہیں بھول سکتا۔ ماں کی عظمت کیا ہے، ماں کا رتبہ کیا ہے، ماں کسے کہتے ہیں، ماں کی ممتا کیا ہے؟ یہ تو ان سے پوچھیں جن کی ماں نہ ہو۔ ماں تو اس دنیا سے چلی گئی لیکن ہماری خوشیاں نہ دیکھ سکی، ہم سے خدمت نہ لی، آج اگر زندہ ہوتیں تو یقیناً میرے حق میں دعا کرتیں اور یقیناً ان کی دعاؤں کے ذریعہ میں ترقی کی منزلوں کو طے کرتا لیکن جب موت کا وقت لکھا ہے تو اس رب حقیقی کی دعوت پر لبیک کہنا ہے۔ یقیناً یہ اجر و پاداش میری ماں کی بخشش و مغفرت و بلندی درجات کے لیے مفید و مؤثر ہوگا۔

Presented by Ziaraat.Com

مطالعہ کی دعا

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرحیم

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

اَللّٰھُمَّ اَخْرِجْنِی مِنْ ظُلُمَاتِ الوَھْمِ وَ اَکْرِمْنِی بِنُورِ الفَھْمِ

(اے اللہ مجھے وہم وگمان کی تاریکیوں سے نکال دے اور مجھے سمجھ کے نور سے منور فرما)

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَ انْشُرْ عَلَیْنَا خَزَائِنَ عُلُومِکَ

(اے اللہ مجھ پر اپنی رحمت کے دروازوں کو کھول دے اور مجھ پر اپنے علوم کے خزانے کو کھول دے)

بِرحمتک یا ارحم الراحمین

(اپنی رحمت کے سبب اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے)

حافظہ کی دعا: یہ دعا پیغمبر اکرم ﷺ نے امیر المومنینؑ کو حافظہ کے لیے تعلیم فرمائی تھی

سُبْحَانَ مَنْ لَا یَعْتَدِیْ عَلٰی اَھْلِ مَمْلِکَتِہٖ

(پاک و بے نیاز ہے وہ خدا جو اپنے اہل مملکت پر ظلم نہیں کرتا)

سُبْحَانَ مَنْ لَا یَاْخُذُ اَھْلَ الْاَرْضِ بِاَلْوَانِ الْعَذَابِ

(پاک و بے نیاز ہے وہ خدا جو اہل زمین کو گوناگون عذاب میں جس کے مستحق ہیں گرفتار نہیں کرتا)

سُبْحَانَ الرَّءُوْفُ الرَّحِیْمِ

(پاک ومنزہ ہے خدائے مہربان ورحیم)

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِیْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَ بَصَرًا وَّ فَھْمًا وَ عِلْماً

(اے خدا! میرے دل میں نور معرفت، بصیرت، فہم ودانش اور علم قرار دے دے)

اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

(بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔)

Presented by Ziaraat.Com

۱۔ ہادی برحق سے دوری کا نتیجہ

مورخین کا بیان ہے کہ عراق کے ایک عظیم فلسفی اسحاق کندی کو یہ خبط سوار ہوا کہ قرآن مجید میں تناقص پایا جاتا ہے یعنی ایک آیت دوسری آیت سے، ایک مضمون دوسرے مضمون سے ٹکراتا ہے۔ اس نے اس مقصد کی تکمیل کے لیے کتاب بنام ''تناقض القرآن'' لکھنا شروع کی اور اس درجہ منہمک ہو گیا کہ لوگوں سے ملنا جلنا، آنا جانا چھوڑ دیا۔ حضرت امام حسن عسکریؑ کو جب اس کی اطلاع ہوئی تو آپ نے اس کے خبط کو دور کرنے کا ارادہ کیا۔ آپ کا خیال تھا کہ اس پر کوئی ایسا اعتراض کر دیا جائے کہ جس کا وہ جواب نہ دے سکے اور مجبوراً اپنے ارادے سے باز آ جائے۔

اتفاقاً ایک دن آپ کی خدمت میں اس کا ایک شاگرد حاضر ہوا۔ حضرت نے اس سے فرمایا کہ تم میں کوئی ایسا نہیں ہے جو اسحاق کندی کو ''تناقض القرآن'' لکھنے سے باز رکھ سکے۔ اس نے عرض کی مولا! میں اس کا شاگرد ہوں، بھلا اس کے سامنے کس طرح لب کشائی کر سکتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اچھا یہ تو کر سکتے ہو کہ جو میں کہوں وہ اس تک پہنچا دو۔ اس نے کہا یہ کر سکتا ہوں۔ حضرت نے فرمایا کہ پہلے تو تم اس سے موانست پیدا کرو جب وہ تم سے مانوس ہو جائے اور تمہاری بات توجہ سے سننے لگے تو اس سے کہنا کہ مجھے ایک شبہ پیدا ہو گیا ہے آپ اس کو دور فرما دیں۔ جب وہ کہے کہ بیان کرو تو کہنا کہ اگر اس کتاب یعنی قرآن کا مالک تمہارے پاس اِسے لائے تو کیا یہ ہو سکتا ہے کہ اس کلام سے جو مطلب اس کا ہو وہ تمہارے سمجھے ہوئے معانی و مطالب کے خلاف ہو، جب وہ تمہارا یہ اعتراض سنے گا تو فوراً کہے گا کہ بے شک ایسا

Presented by Ziaraat.Com

ہوسکتا ہے۔ جب وہ یہ کہے تو تم اس سے کہنا کہ پھر کتاب ''تناقض القرآن'' لکھنے کی کیا ضرورت ہے؟ کیونکہ جو تم اس کے جو معنی سمجھ کر اس پر اعتراض کر رہے ہو، ہوسکتا ہے کہ وہ خدائی مقصود کے خلاف ہو۔ ایسی صورت میں تمہاری محنت ضائع اور برباد ہو جائے گی کیونکہ تناقض اس وقت ہوسکتا ہے جب تمہارا سمجھا ہوا مطلب صحیح اور مقصود خداوندی کے مطابق ہو۔ اور ایسا یقینی طور پر نہیں، تو تناقض کہاں رہا؟ الغرض وہ شاگرد اسحاق کندی کے پاس گیا اور اس نے امام کے بتائے ہوئے اصول پر عمل کیا۔ اسحاق کندی یہ اعتراض سن کر حیران رہ گیا اور کہنے لگا کہ پھر سے سوال کو دھراؤ، اس نے سوال کو دھرایا۔ اسحاق کندی تھوڑی دیر کے لیے محو تفکر ہو گیا اور دل میں کہنے لگا کہ بے شک اس قسم کا احتمال باعتبار لغت اور بلحاظ فکر و تدبر ممکن ہے۔ پھر اپنے شاگرد کی طرف متوجہ ہو کر بولا: میں تجھے قسم دیتا ہوں تم مجھے صحیح صحیح بتاؤ کہ یہ اعتراض تمہیں کس نے بتایا۔ اس نے جواب دیا میرے شفیق استاد یہ میرے ذہن کی پیداوار ہے۔ اسحاق نے کہا: ہرگز نہیں، یہ تمہارے جیسے علم والے کے بس کی بات نہیں ہے، تم سچ بتاؤ یہ اعتراض تمہیں کس نے بتایا۔ شاگرد نے کہا کہ سچ تو یہ ہے کہ یہ مجھے امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا تھا اور میں نے ان ہی کے بتائے ہوئے اصول پر آپ سے سوال کیا ہے۔ اسحاق کندی بولا: اب تم نے سچ کہا ہے ایسے اعتراضات اور ایسی اہم باتیں خاندانِ رسالت ہی سے برآمد ہوسکتی ہیں۔ پھر اس نے آگ منگائی اور کتاب تناقض القرآن کا سارا مسودہ نذرِ آتش کر دیا۔ (۱)

۱۔ چودہ ستارے، ص ۵۴۰؛ بحار الانوار۔

Presented by Ziaraat.Com

۲۔ بہلول اور متوکل کا محل

کہتے ہیں: ایک دن بہلول متوکل کے پاس گئے۔ متوکل نے اپنے محل کے اچھے اور برے ہونے متعلق بہلول سے پوچھا۔ بہلول نے کہا: اچھا ہے اگر اس میں دو عیب نہ پائے جاتے ہوں۔ متوکل نے پوچھا: وہ دو عیب کونسے ہیں؟ بہلول نے کہا: اگر حلال مال سے یہ محل تعمیر کروایا ہے تو اسراف کیا ہے: ﴿إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ﴾ (۱) بے شک خداوند متعال اسراف کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ اور اگر حرام مال سے بنایا ہے تو، تو نے خیانت کی ہے۔ ﴿إِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِينَ﴾ (۲) بے شک پروردگار عالم خیانت کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ (۳)

۳۔ انسان خوبصورت ہے یا چاند

ہارون الرشید چاندنی رات میں اپنی بیوی زبیدہ کے ساتھ محل کی چھت پر ٹہل رہا تھا۔ ہارون چاند کی روشنی کو دیکھ کر کہنے لگا اللہ تعالیٰ نے چاند کو کتنا حسن عطا کیا ہے اس کے چمکتے ہوئے چہرے کی چمک سے ساری دنیا روشن ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں چاند زیادہ حسین وجمیل ہے۔ زبیدہ نے کہا: اے ہارون بے شک! چاند میں حسن کی

۱۔ سورۂ انعام، آیت ۱۴۱۔

۲۔ سورۂ انفال، آیت ۵۸۔

۳۔ ہزار و یک حکایت حیرت انگیز۔

Presented by Ziaraat.Com

فراوانی ہے مگر انسان اس سے کہیں زیادہ حسین و جمیل ہے چاند کو انسان کی خاطر اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے نہ کہ انسان کو چاندنی کی خاطر پیدا کیا گیا ہے بھلا چاند کا انسان سے کیا مقابلہ! یہ سن کر ہارون الرشید کو طیش آ گیا اور کہنے لگا تم اپنے آپ کو چاند سے زیادہ حسین سمجھتی ہو۔ زبیدہ نے کہا ہارون حضرت انسان چاند سے کہیں زیادہ حسین و جمیل ہے۔ ہارون نے غصہ میں آ کر کہا کہ اگر تو نے اِسے ثابت نہ کیا تو میں تجھے طلاق دے دوں گا یہ کہہ کر ہارون اپنے کمرے کی طرف چلا گیا۔

زبیدہ سوچنے لگی کہ اب اس کا ثبوت قرآن و حدیث سے کہاں سے پیش کیا جائے۔ جب دن چڑھا تو ہارون نے دوسرے دن علمائے اسلام کو بلا کر کہا کہ میں نے رات کو اپنی زوجہ زبیدہ سے کہا ہے کہ اگر تم اپنی بات کو دلائل کے ساتھ ثابت نہ کر سکی تو میں تجھے طلاق دے دوں گا۔ بتلاؤ اے علمائے کرام انسان خوبصورت ہے یا چاند؟ ادھر علمائے اسلام نے سوچا کہ اگر کہتے ہیں کہ چاند انسان سے لاکھوں گنا زیادہ حسین ہے تو زبیدہ کو طلاق ہوتی ہے جو خود ہارون کے لیے برداشت سے باہر ہے پھر ہمارے مذہب میں حلالہ کے سوا عورت کی طرف رجوع حرام ہے اور اگر یہ کہا جائے کہ انسان چاند سے خوبصورت ہے تو دلیل و ثبوت درکار ہے جس کا ملنا محال ہے یہ سوچ کر علماء نے ہارون سے کہا کہ آج شام تک ہم قرآن و احادیث سے تلاش کر کے سوچ سمجھ کر فیصلہ دیں گے کہ انسان خوبصورت ہے یا چاند۔ بس سارا دن مولویوں نے علمی گھوڑے دوڑائے مگر مقصود نہ مل سکا آخر شام کو نمازِ مغرب کے بعد فیصلہ سنانے کا اعلان کر دیا کہ چاند انسان سے خوبصورت ہے اب جو نمازِ مغرب کا

Presented by Ziaraat.Com

وقت ہوا تو کہیں سے بہلول جسے دنیا دیوانہ کہتی ہے تشریف لائے اور علماء کا ہجوم دیکھ کر دریافت کیا کہ یہ کیا ماجرا ہے؟

علماء نے بتلایا کہ ہارون الرشید اپنی بیوی زبیدہ کو طلاق دے رہا ہے کیونکہ اس کا دعویٰ ہے کہ چاند سے زیادہ انسان خوبصورت ہے اور ہارون کہتا ہے کہ اگر اس کا ثبوت قرآن واحادیث سے نہ ملا تو زبیدہ کو طلاق دیدوں گا۔ بہلول نے دریافت کیا کہ مفتیانِ دین کا کیا فیصلہ ہے۔ کہا: ہم نے تو یہی کچھ سمجھا ہے کہ چاند انسان سے کہیں زیادہ خوبصورت ہے لہٰذا زبیدہ کو طلاق ہوگئی۔ بہول نے کہا کہ آج مغرب کی نماز میں پڑھاؤں گا۔ علماء کرام نے فرمایا کہ ہمیں کیا انکار ہے ہماری نماز تو ہر فاسق و فاجر کے پیچھے ہو جایا کرتی ہے۔ تم تو علیؑ والے ہو کیا حرج ہے آج تم ہی نماز پڑھا دو۔ پس بسم اللہ کر کے جناب بہلول نے مغرب کی نماز پڑھنا شروع کی تو سورۃ الحمد کے بعد سورۃ والتین شروع کی: "بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ☆ وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ ☆ وَطُورِ سِينِينَ ☆ وَهَذَا الْبَلَدِ الْأَمِينِ ☆ لَقَدْ خَلَقْنَا الْقَمَرَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ "تو پیچھے سے کسی نے لقمہ دیا ﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ﴾ بہلول نے پھر پڑھا "لَقَدْ خَلَقْنَا الْقَمَرَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ" پیچھے سے پھر کسی نے لقمہ دیا، بہلول نے تین مرتبہ اقرار لینے کے بعد منہ پھیر کر فرمایا کہ پھر جھگڑا کس بات کا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ چار قسمیں کھا کر انسان کو احسن تقویم فرما رہا ہے تو پھر تم لوگ کیوں چاند کو خوبصورت کہہ رہے ہو۔ اب علماء کو قرآن سے ثبوت مل گیا کہ اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات سے افضل واکمل، حسین وجمیل حضرت

Presented by Ziaraat.Com

انسان کو ہی پیدا کیا ہے۔اس پر کسی نے پوچھا کہ یہ کون انسان ہے جس نے ہماری رہنمائی کی ہے تو کسی نے کہا کہ یہ علیؑ کا دیوانہ ہے۔(۱)

۴۔خادم حرم کی بے احترامی کی سزا

معصومہ قم کے خادم جناب علی عبدی اپنی ڈیوٹی دیتے ہوئے ایک خاتون جو بے پردہ حرم میں بیٹھی ہوئی تھی ان کے نزدیک آئے اور کہا: محترمہ حرم فاطمہ (س) کا احترام کرو۔فاطمہ معصومہ (س) کے سامنے بے پردگی مناسب نہیں ہے۔ابھی بات ہو رہی تھی کہ اس کا شوہر وہاں پہنچ گیا۔اس نے بیوی سے سوال کیا کہ کیا بات ہے؟ بیوی نے بے اعتنائی سے جواب دیا کہ یہ خادم تنگ کر رہا ہے۔یہ سننا تھا کہ اس کے شوہر نے ایک زوردار طمانچہ مارا۔خادم نے کچھ نہ کہا اور سیدھے حضرت معصومہ (س) کی ضریح مقدس پر جا کر رونا شروع کر دیا اور اس شخص کی شکایت کرنے لگا کے ''اے بی بی'' میں تو آپ کے احترام میں اس کو امر بالمعروف کر رہا تھا۔ابھی اس کی بات ختم نہیں ہوئی تھی کہ اس خاتون کے چیخنے کی آواز بلند ہوئی۔اسی وقت ایک عنقریب بچھو نے اس کو ڈس لیا تھا۔اس کا شوہر آگے بڑھا، بچھو کو پاؤں سے مسل دیا لیکن بچھو اپنا کام کر چکا تھا۔حرم کے خادمین اس کو ایک قالین میں لپیٹ کے حرم کے نزدیک ہسپتال لے گئے۔بعد میں پتہ چلا کہ وہ ایک فوجی کرنل کی زوجہ تھی۔جب

۱۔نعیم الابرار، ج۳، ص۲۹۶۔

Presented by Ziaraat.Com

اس کا شوہر اپنی غلطی کی طرف متوجہ ہوا تو اس نے حرم معصومہ (س) میں جا کر بی بی سے معافی مانگی پھر اس خادم کے گھر جا کر اس سے معذرت چاہی اور ہر مہینے پندرہ سو تومان دینے کا وعدہ کیا۔(۱)

۵۔ قم آؤ تا کہ تمہیں شفا دوں

ایک شخص بنام ابا الفضل جو مازندران کا رہنے والا تھا، تین سال سے شہر مقدس میں مقیم تھا، اس کی کمر میں سخت درد تھا دونوں پیروں پر فالج تھا اسی وجہ سے ویل چیئر استعمال کرتا تھا۔ ان تین برسوں میں اس نے کئی اسپتالوں میں علاج کرایا لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا۔ جب حضرت امام علی رضا علیہ السلام کے روضے پر آیا اور کہنے لگا۔ اے مہربان امامؑ میں ہر طرف سے مایوس ہو کر آپ کے پاس آیا ہوں، حضرت امام حسینؑ کی شب ولادت تھی، پوری رات اس نے جشن میں شرکت کی اور امام رضا علیہ السلام سے توسل کیا لیکن کوئی جواب نہ ملا، جب حرم مطہر سے باہر آیا تو اس نے آقا سے فریاد کی اے امامؑ آپؑ تو غیر مسلموں کی حاجت روائی کرتے ہیں آخر مجھ پر عنایت کیوں نہیں کی۔ میں تو آپؑ کا شیعہ ہوں اور آپؑ کے شہر کا رہنے والا ہوں جب گھر واپس آیا اور ارادہ کیا جب میں دوبارہ امامؑ کی خدمت میں حاضر ہوں گا تو ان کو ان کی بہن حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا کو شفیع قرار دوں گا، امامؑ کو ان کی بہن کی قسم دوں گا۔ چار شعبان تھی

۱۔ کریمہ اہل بیت علیہا السلام، ص ۸۱۔

Presented by Ziaraat.Com

میں نے خواب میں دیکھا کہ "بی بی معصومہ قم میرے گھر تشریف لائی ہیں اور فرماتی ہیں کہ قم آؤ تا کہ تمہیں شفا دوں"۔

میں خواب سے بیدار ہوا تو گھر والوں کو خواب سنایا، چند دن گزرے دوبارہ بی بی کو اس کامل حجاب کے ساتھ دیکھا فرماتی ہیں "قم کیوں نہیں آئے؟" میں نے عرض کی، بی بی اس حال میں جب کہ دونوں پیر مفلوج ہیں قم کیسے آؤں؟ مجھے یہیں شفا دے دیں، فرمایا: "قم آؤ"۔ جیسے ہی نیند سے بیدار ہوا، اس نے قم کے لیے ارادہ کیا۔ اپنے خاندان کے دو افراد کو ساتھ لیا اور قم آ گیا۔

حرم میں داخل ہونے کے بعد مجھے ضریح کے ساتھ باندھ دیا گیا۔ دعا، توسل، گریہ وزاری کے بعد مجھے نیند آ گئی، خواب میں میں نے بی بی کو دیکھا تو سرتا پا حجاب میں نورانی ہیں اور ایک پیالی آگے بڑھا کر مجھ سے فرماتی ہیں یہ چائے پی لو اور کھڑے ہو جاؤ۔ تمہیں کوئی بیماری نہیں ہے، خواب سے بیدار ہوا اور مجھے احساس ہوا کہ میرے پیروں میں جان آ گئی ہے اور مجھے کوئی بیماری نہیں ہے۔ خود کو ضریح سے لپٹا لیا اور فریاد کرنے لگا کہ "مجھے بی بی نے شفا دے دی ہے، مجھے بی بی نے شفا دے دی ہے"۔(۱)

۱۔ کریمہ اہل بیت علیہا السلام، ص ۷۰۔

Presented by Ziaraat.Com

۶۔ زیارت عاشورہ اور غیبی امداد

مرحوم حجۃ الاسلام سید۔۔۔ جو شہر اصفہان کے ایک مشہور عالم تھے جنہوں نے اپنا نام ظاہر کرنے سے منع کیا تھا، فرماتے ہیں: ایک شب مجھے الہام ہوا کہ اصفہان شہر کے ایک محترم شخص کو پینتالیس ہزار (45,000) تومان دے دو۔ صبح کو میں نے اس حکم کی تعمیل کرنے کا ارادہ کیا مگر ایک تشویش لاحق تھی کہ آیا یہ محض ایک خواب ہے یا اس کی کوئی حقیقت بھی ہے؟ مجھے اپنی جمع رقم کے بارے میں بھی علم نہیں تھا کہ کتنی رقم ہے لہٰذا جب میں نے اپنی جمع رقم کو گنا تو پورے پینتالیس ہزار تومان ہی تھے۔

اس کے بعد میں اس محترم شخص کی دکان پر گیا اور وہاں جانے پر معلوم ہوا کہ میں ان کو پہچانتا ہوں۔ ان کی چھوٹی سے دکان تھی، میں نے دیکھا کہ دو افراد دکان کے سامنے کھڑے ہیں لہٰذا پہلی فرصت میں دکاندار سے جا کر میں نے کہا: ''مجھے آپ سے تنہائی میں کچھ کام ہے اور اس طرح میں انہیں ایک مسجد میں لے گیا اور ان سے کہا: ''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ آپ جس مصیبت میں مبتلا ہیں آپ کو اس مصیبت سے نجات دلاؤں لہٰذا آپ سے درخواست ہے کہ اپنی پریشانی مجھ سے بیان کردیں۔ کافی اصرار پر بھی جب وہ بتانے پر راضی نہ ہوئے تو بالآخرہ میں نے وہ رقم ان کو دیدی مگر انہیں یہ نہ بتایا کہ رقم کتنی ہے؟

وہ محترم رونے لگے اور کہا میں پینتالیس ہزار تومان کا مقروض ہوں اور نذر کی ہے کہ چالیس روز تک روزانہ نماز صبح کے بعد زیارت عاشورہ پڑھوں گا اور آج میں

Presented by Ziaraat.Com

نے چالیسویں زیارت پڑھی تھی۔(۱)

لہٰذا ہر ایک شیعہ کے لیے ضروری ہے کہ اس زیارت کو ضرور پڑھا کرے تا کہ اپنی دلی حاجت کو پا سکے اور دشمنوں کے خوف و خطر سے محفوظ رہ سکے۔ کتاب شرح زیارت عاشورہ میں آقا علی مازندرانی نے فرمایا ہے اس زیارت کے کچھ آداب ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ زیارت سے پہلے سو مرتبہ اللہ اکبر کہیں؛

۲۔ باوضو رہیں؛

۳۔ زوال سے پہلے پڑھیں؛

۴۔ سلام کے وقت قبر امام حسین علیہ السلام کی طرف توجہ دیں؛

۵۔ سلام کے وقت احتراماً کھڑے رہیں البتہ لعنت کے وقت قیام ضروری نہیں ہے؛

۶۔ اتحاد مکان ہو (ایک ہی جگہ پوری زیارت پڑھے)؛

۷۔ ٹھہرے رہیں حرکت نہ کریں؛

۸۔ دورانِ زیارت بات نہ کریں۔

۷۔ دورد شریف پڑھنے کا اثر

ایک دفعہ شہد کی مکھی پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئی اور کہا: یا رسول اللہ!

۱۔ زیارت عاشورا اور اُس کے فوائد، ص ۱۰۔

Presented by Ziaraat.Com

میں نے کچھ شہد تیار کیا ہے، آپؐ اپنے وصی امیر المومنین علیہ السلام کو بھیج کر منگوالیں۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہد کی مکھی سے فرمایا: تم تو تلخ اور کڑوے پھولوں اور گھاسوں پر بیٹھتی ہو؟ شہد کی مکھی نے کہا: جی ہاں یا رسول اللہؐ، فرمایا: باوجود اس کے تم تلخ اور کڑوے پھولوں اور گھاسوں کا رس چوستی ہو کس طرح یہ کڑواہٹ مٹھاس میں تبدیل ہو جاتی ہے؟ شہد کی مکھی نے عرض کیا: یا رسول اللہؐ! خدا نے ہمیں ایک ذکر ایسا یاد کروایا ہے جس کے پڑھنے کی وجہ سے وہ تلخی حلاوت وشیرینی ومٹھاس میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ اور وہ ذکر؟ محمد وآل محمد پر درود شریف ہے۔

اتفاقاً زیارت جامعہ کبیرہ میں بھی امام ہادی علیہ السلام نے اسی طرح بیان کیا ہے: ''**و جعل صلواتنا علیکم وما خصّنا به من ولایتکم طیبا لخلقنا و طهارة لانفسنا و تزکیة لنا و کفارة لذنوبنا**''(۱)

درود شریف پڑھنے کا ایک اثر یہ ہے کہ انسان کے برے اخلاق کو اچھے اخلاق میں تبدیل کر دیتا ہے جو بھی چاہتا ہے کہ اس کا اخلاق شیرین ومٹھاس میں تبدیل ہو جائے تو ہمیشہ اس نورانی ذکر ''**اللهم صلی علیٰ محمد و آل محمد**'' کی تلاوت کیا کرے۔(۲)

۱۔ مفاتیح الجنان۔

۲۔ ارتباط معنوی با حضرت مہدی علیہ السلام، ص ۳۸)۔

Presented by Ziaraat.Com

۸۔علی بن مہز یار اور وقت کا امام علیہ السلام

مرحوم سید ہاشم بحرانی اپنی کتاب ''تبصرۃ الولی فی من رای القائم المہدی علیہ السلام'' میں پچپن (۵۵) ایسے واقعات کو بیان کرتے ہیں کہ جنہوں نے حضرت کی خدمت میں پہنچنے کا شرف حاصل کیا۔ان میں سے ایک علی بن مہز یار ہیں۔مکہ کے بیسویں سفر میں امامؑ کی خدمت میں پہنچے۔جس وقت امام زمانہ علیہ السلام کا قاصد علی بن مہز یار کے پاس آیا تو قاصد نے علی بن مہز یار سے جن کی کنیت ابالحسن تھی سوال کیا: ''یَا اَبَا الحَسَن مَا الَّذِی تُرِیْدُ'' اے ابالحسن کس کو تلاش کر رہے ہو؟ کیا چاہتے ہو؟علی بن مہز یار نے عرض کیا:''اُرِیدُ الاِمَامَ المَحجُوبَ عَنِ العَالَم''میں اس امام کو تلاش کر رہا ہوں جو عالم کی نظروں سے غائب ہے۔لوگ اس کو نہیں دیکھ سکتے،قاصد نے کہا:تمہارا جواب غلط ہے۔فرمایا:''وَمَا هُوَ الْمَحْجُوبُ عَنِ العَالَمِ وَ لٰكِنْ جَعَبَهُ سُوءُ اَعمَالِكُمْ''کون کہتا ہے کہ حضرت عالم سے غائب ہیں؟ تمہارے برے اعمال نے ان کو محجوب (چھپا) کر رکھا ہے۔(کیا ہم حضرت امام زمان سے زیادہ روشن تر،نورانی تر کسی کو جانتے ہیں،امام زمانہ علیہ السلام حاضر ہیں،ہم غائب ہیں،اگر ہم اپنے آپ کو اچھا بنالیں تو امام زمانہ علیہ السلام خود ہمارے پاس آئیں گے۔کیا ہم زیارت میں نہیں پڑھتے کہ امام زمانہ خلیفۃ اللہ ہیں۔وہ ہر جگہ موجود ہیں ان کی احاطہ قدرت میں ہر چیز ہے،فقط ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم ان سے رابطہ قائم کریں)۔

جب قاصد علی بن مہز یار کو حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی خدمت میں لے کر چلا۔تو

Presented by Ziaraat.Com

ایک مرتبہ علی بن مہز یار نے کہا: گھوڑے کو کہاں پر باندھوں؟ معلوم ہوا حضرت سے عشق کے علاوہ دوسری چیز سے بھی دل لگا ہوا تھا۔

جب علی بن مہز یار حضرت کی خدمت میں پہنچے تو پہلا سوال امام وقت کا یہ تھا: ''یَا اَبا الحَسَن مَا الَّذِی بَطَأبِکَ عَنّا اِلٰی الآن'' اے ابالحسن کیا چیز باعث بنی جو تم ابھی تک ہمارے پاس نہیں آئے؟ آنے میں اتنی دیر کیوں کی؟ ''قَد کُنّا نَتَوَقَّعُکَ لَیلاً وَ نَهاراً'' ہم تو دن رات تمہارے منتظر تھے! (یہ جملہ حضرتؑ کا علی بن مہز یار سے مخصوص نہیں ہے بلکہ ہر ایک کے لیے ہے کہ میں صبح و شام تمہارا منتظر ہوں)۔

علی بن مہز یار کہتے ہیں: میں نے یہ جواب دیا: اے فرزند رسول ﷺ! آپؑ کا قاصد پہلے سفر، دوسرے سفر، تیسرے سفر۔۔۔ میں میرے پاس نہیں آیا، یہاں تک کہ بیسویں سفر میں میرے پاس آیا ہے۔ میں تو نہیں جانتا تھا کہ آپؑ کے پاس آؤں۔ حضرت نے یہ جواب سن کر سر مبارک کو نیچے جھکا لیا اور اپنی انگلی مبارک سے زمین پر خط کھینچا اور سر کو اوپر اٹھایا اور فرمایا: قاصد نہیں آیا، یہ جواب صحیح نہیں ہے۔

''لَا وَ لٰکِنَّکُم کَثَّرتُم الاَموَالَ وَ تَجَبَّرتُم عَلٰی ضُعَفَاءِ المُؤمِنِینَ وَ قَطَعتُمُ الرَّحِمَ الَّذِی بَینَکُمْ فَاَیُّ عُذرٍ لَکُم؟ فَقُلتُ التَّوبَةَ التَّوبَةَ الاِقَالَةَ الاِقَالَةَ''

تین عمل تمہارے باعث بنیں جس کی وجہ سے تم ہمارے پاس نہیں آئے، ایک دولت کی کثرت، دوسرا کمزور مؤمنین پر تمہاری بزرگی و تکبر اور تیسرا قطع رحم۔ اب

Presented by Ziaraat.Com

تمہارے پاس کیا عذر ہے؟ کہا آقا جان! مجھے معاف کر دیں، مجھے بخش دیں آئندہ اس طرح کے کام انجام نہیں دوں گا۔ حضرتؑ نے فرمایا: علی بن مہزیار اگر تمہاری استغفار ایک دوسرے کے لیے نہ ہوتی تو ہم اپنی رحمت کو تم سے قطع کر دیتے۔ اپنے لطف وکرم اور عنایات کو تم سے اٹھا لیتے۔ یہی استغفار اور مہربانی ایک دوسرے کے ساتھ باعث بنے ہیں کہ ہمارا لطف وکرم تم تک پہنچ رہا ہے۔(۱)

بس قارئین محترم ہمیں اپنے اعمال کو ایسا بنانا پڑے گا تا کہ ہمارا امام ہم سے راضی ہو جائے اور ایک وقت ایسا آئے کہ امام کہیں اے فلاں شخص میں تم سے ملنے آرہا ہوں۔ اے امام قاصد کو بھیجیں کہ فلاں شخص کو میرے پاس بلا کر لے آؤ اور ہماری زبان پر ہمیشہ یہ وردر ہے: اَللّٰھُمَّ عَجِّل لِوَلِیِّکَ الفَرَج۔

۹۔ نجات کی کشتیاں

﴿وَقَالَ ارْكَبُوا فِيهَا بِاسْمِ اللهِ مَجْرَاهَا وَمُرْسَاهَا﴾(۲) نوح نے کہا کہ اب تم سب کشتی میں سوار ہو جاؤ خدا کے نام کے سہارے اس کا بہاؤ بھی ہے اور ٹھہراؤ بھی۔

یہاں پر ہم نجات کی چار کشتیوں کے بارے میں ذکر کرتے ہیں یقیناً یہ کشتیاں آپ کے لیے مفید ثابت ہوں گے:

۱۔ ارتباط معنوی با حضرت مہدیؑ، ص ۵۷۔ ۲۔ سورۂ ہود، آیت ۴۱۔

Presented by Ziaraat.Com

پہلی کشتی: جو بہت ہی مشہور و معروف ہے اور آپ اکثر و بیشتر مجالس میں سنتے رہتے ہیں وہ ہے حضرت نوحؑ کی کشتی ارشاد قدرت ہے ﴿وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا﴾ (۱) اور ہماری نگاہوں کے سامنے ہماری وحی کی نگرانی میں کشتی تیار کرو۔

کشتی میں سوار ہونے والوں کی تعداد زیادہ سے زیادہ اسی (۸۰) تھی۔ آپ قارئین محترم سے سوال ہے کہ نجات نوح میں تھی یا کشی نوح میں تھی۔ یقیناً آپ غور و فکر کے بعد اس نتیجے پر پہنچے گے کہ نجات نوح نبی میں نہ تھی بلکہ کشتی نوح میں تھی۔ اگر نجات نوح نبی میں ہوتی تو بیٹا بچ جاتا اور زوجہ بھی، بیٹے اور زوجہ کا نہ بچنا اس بات کی دلیل ہے کہ نجات کشتی نوح میں تھی۔ اب کوئی نبی کی رشتہ داری پر فخر نہ کرے ''لیس من اھلک '' کہہ کر پروردگار عالم نے واضح کر دیا اگر نبی کا کہنا نہیں مانو گے تو اہل سے خارج ہو جاؤ گے۔ نبی آواز دے رہے تھے کشتی میں سوار ہو جاؤ اور بیٹا کہہ رہا تھا پہاڑ پر چڑھ کر جان بچالوں گا اب جو بھی کبھی بھی نبی کے بلانے پر نہ آئے وہ ''لیس من اھلک'' کا مصداق ہوگا۔

دوسری کشتی: حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے فرمایا: ﴿يَا بُنَيَّ إِنَّ الدُّنْيَا بَحرٌ عَمِيقٌ قَد غَرَقَ فِيهَا عَالَمٌ كَثِيرٌ﴾ اے بیٹا بے شک دنیا ایک بحر عمیق ہے اس میں اکثر لوگ غرق ہو گئے۔ پس اس دنیا میں تمہاری کشتی تقوی الٰہی ہونا چاہیے۔

ا۔ سورۂ ہود، آیت ۳۷۔

Presented by Ziaraat.Com

اس میں کوئی شک نہیں یہ دنیا ایک گہرا سمندر ہے جس میں اکثر لوگ گمراہ ہوجاتے ہیں اور بہت کم لوگ ہی دنیا کو آخرت کی کھیتی سمجھتے ہیں۔ انسان اس دنیا کے رنگ و روپ میں ڈھل جاتے ہیں۔ دنیا کی آسائش اور ہریالیاں انسان کو اپنے طرف جذب کرلیتی ہے اور انسان اس بحرِ عمیق میں غرق ہوجاتا ہے۔ اس لیے لقمان حکیم اور انبیاء، ائمہ طاہرین علیہم السلام کی سیرت یہی رہی ہے کہ تقویٰ الٰہی اختیار کریں۔

امام حسین علیہ السلام نے صبح عاشورا اپنے اصحاب سے فرمایا: ''عِبَادُ اللّٰهِ اِتَّقُوا وَ كُونُوا مِنَ الدُّنيَا عَلَىٰ حَذَرٍ فَتَزَوَّدُوا فَاِنَّ خَيرَ الزَّادِ التَّقوىٰ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفلِحُونَ''(۱)

اے اللہ کے بندوں خدا سے ڈرو اور دنیا سے بچو، خدا نے دنیا کو فانی ہونے کے لیے خلق کیا ہے دنیا پست گھر اور اس میں رہنے کی مدت بہت کم ہے پس آخرت کے لیے توشہ اختیار کرو کیونکہ آخرت کا بہترین توشہ تقویٰ الٰہی ہے۔ اور اسی میں کامیابی ہے۔

تیسری کشتی: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''مَثَلُ اَهلَ بَيتِي فِيكُم كَسَفِينَةِ نُوحٍ مَن دَخَلَ فِيهَا نَجَا وَ مَن تَخَلَّفَ عَنهَا غَرِقَ''(۲)

تم میں میرے اہل بیت علیہم السلام کی مثال کشتی نوح جیسی ہے جو اس میں داخل ہوا نجات پاگیا اور جس نے دوری اختیار کی وہ غرق ہوگیا۔

۱۔ فرہنگ امام حسین علیہ السلام، ص ۱۶۱۔ ۲۔ بحار، ج ۲۳، ص ۷۶۔

Presented by Ziaraat.Com

زیارت جامعہ کبیرہ میں پڑھتے ہیں "مَن اَتَاکُم نَجٰی وَ مَن لَم یَاتِکُم هَلَکَ" جو آپ کے پاس آیا نجات پا گیا اور جو نہیں آیا ہلاک ہو گیا۔

واضح مثال حضرت حرؑ کی ہے امام حسین علیہ السلام کے پاس آئے نجات پا گئے اور شمر لعین نہیں آیا ہلاک ہو گیا۔

قارئین محترم نجات نوح میں نہ تھی کشتی نوح میں تھی اور اہل بیت علیہم السلام نوح کی کشتی کی طرح ہیں۔ یقیناً رسول کے بعد اہل بیتؑ پر ایمان لانا ہوگا، ان کی ولایت کا اقرار کرنا ہوگا بغیر ولایت کے کوئی عمل قابل قبول نہیں۔

چوتھی کشتی: اُبی بن کعب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں امام حسین تشریف لائے تو رسول نے امام حسین علیہ السلام کو دیکھتے ہوئے فرمایا: "مَرحَباً بِکَ یَا اَبَا عَبدِ اللّٰهِ یَا زَینَ السَّمٰوٰتِ وَ الاَرضِینَ"

خوش آمدید اے ابا عبداللہ، اے زمین و آسمان کی زینت خوش آمدید۔ جب یہ جملہ ابی بن کعب نے سنا تو کہا: اے اللہ کے رسولؐ! کیا آپ کے علاوہ بھی کوئی زمین و آسمان کی زینت ہو سکتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اُبی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث برسالت کیا "اِنَّ الحُسَینَ بنَ عَلِیٍّ فِی السَّمَاءِ اَکبَرُ مِنهُ فِی الاَرضِ" بے شک حسین کو زمین سے زیادہ آسمان والے جانتے ہیں۔ "وَ اِنَّهُ لَمَکتُوبٌ عَن یَمِینِ عَرشِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ (اِنَّ الحُسَینَ) مِصبَاحُ الهُدٰی وَ سَفِینَةُ النَّجَاةِ وَ اِمَامُ خَیرٍ" عرش کے دائیں جانب لکھا ہوا ہے (بے شک حسین) ہدایت کے چراغ اور نجات کی کشتی ہیں اور نیک لوگوں کے امام ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

نوح کی کشتی میں زیادہ سے زیادہ اسی افراد، حضرت لقمان کی کشتی میں چند ہی ایسے پیدا ہوں گے جو تقویٰ الٰہی اختیار کریں، اہل بیت علیہم السلام کی کشتی وہ کشتی نجات ہے جس میں مسلمان، غیر مسلمان مسیحی، ہندو، عیسائی ہر قوم وقبیلہ کے لوگ سوار ہیں اس لیے ان چار کشتیوں میں وسیع ترین اور سرعت ترین کشتی نجات حسین علیہ السلام کی ہے۔(۱)

۱۱۔ دھریہ اور شیخ مفیدؒ

ایک مرتبہ بغداد میں ایک ایسا شخص آیا جو منکر خدا تھا اور وہ کوئی دلیل ماننے کو تیار نہیں ہوتا تھا، کہتا تھا کہ میری عقل میں یہ بات نہیں آتی ہے کہ خدا ہے بلکہ یہ کائنات خود بخود بنی ہے اور چل رہی ہے۔ اس دور کا جو وزیر تھا اس نے شیخ مفیدؒ سے درخواست کی کہ سب عالم اسے سمجھانے سے قاصر ہیں، آپ ہی کسی طرح اس فتنے کا مقابلہ کریں یہ تو روزانہ دربار میں آتا ہے اور کہتا ہے کہ کوئی مسلمان مجھے قائل نہیں کرسکتا۔ جب کہ آپ کو معلوم ہے اس دربار میں غیر مسلموں کے سفیر میں ہوتے ہیں۔ شیخ مفیدؒ نے کہا کہ اچھا اگر آپ کی خواہش ہے تو ٹھیک ہے میں آتا ہوں۔ بہر حال شیخ مفیدؒ دربار میں پہنچے اور اس شخص سے کہا تو نے ان سب کا مقابلہ کیا اور تیرا دعویٰ ہے کہ کوئی بھی تجھے جواب نہ دے سکا تو ٹھیک کل میں وقت پر پہنچوں گا اور تجھے تیرے سوال کا جواب دوں گا لیکن دیکھ ایسا نہ ہو کہ تو گھبرا کر کہیں فرار ہو جائے اور

۱۔ رمز وراز کربلا۔

Presented by Ziaraat.Com

یہاں واپس نہ آئے۔اس نے اطمینان سے کہا فرار ہونے کا امکان نہیں مجھے تو آپ کی جانب سے کوئی خطرہ نہیں۔ شیخ مفیدؒ نے کہا کہ کل دیکھیں گے کہ کون فرار کرتا ہے۔اب اگلا دن آیا تو شیخ مفیدؒ کو دربار میں پہنچنے میں دیر ہوئی تو وہ کہنے لگا شیخ مفید خوف سے بھاگ گئے، جب شیخ مفید کافی دیر کے بعد دربار میں پہنچے اور فرمایا کہ میرے دیر سے آنے کا سبب یہ تھا کہ میں نے آج ایک عجیب منظر دیکھا کہ میں حیران رہ گیا اور میرے قدم آگے نہ بڑھ سکے۔میں نے دیکھا کہ دریا میں ایک کشتی چل رہی ہے کہ کوئی چلانے والا نہیں ہے وہ ایک کنارے پر جاتی ہے مسافر کو اٹھاتی ہے دوسری طرف اتارتی ہے پس یہ منظر جو میں نے دیکھا کہ کوئی کشتی چلانے والا نہیں کشتی خود بخود چل رہی ہے۔شیخ کی اس بات کو سن کر اس دھریے نے ایک مرتبہ قہقہہ لگایا اور کہا کہ کس احمق سے میرا مقابلہ کروارہے ہو یہ تو ممکن ہی نہیں کہ جب کوئی چلانے والا موجود نہیں تو کشتی یہاں سے وہاں کیسے جاسکتی ہے؟

بس جیسے ہی اس نے یہ بات کہی شیخ مفیدؒ نے کہا کہ تو مجھے احمق کہہ رہا ہے جبکہ تو اپنے بارے میں کیا خیال کرتا ہے جب تو ایک کشتی کے بارے میں تصور نہیں کرسکتا تو اتنی بڑی کائنات کے بارے میں کیسے تجھے خیال ہے کہ بغیر چلانے والے کے یہ کائنات چل رہی ہے۔ایک مرتبہ دھریہ بے اختیار کہہ اٹھا کہ آج تک کسی نے اس طریقہ سے مجھ سے مناظرہ نہیں کیا تھا اور وہ کلمہ شہادتین پڑھ کر مسلمان ہوگیا۔(۱)

۱۔ قصص العلماء، ص ۳۹۸۔

Presented by Ziaraat.Com

۱۱۔نماز پڑھنے والوں کے چار گروہ

اسلام میں عالی ترین مظہر عبودیت، نماز ہے۔نماز کی عظمت کے لیے پروردگار عالم کا یہ ارشاد ہی کافی ہے کہ ﴿اقیموا الصلوۃ ولا تکونوا من المشرکین﴾ نماز قائم کرو اور خبردار مشرکین میں سے نہ ہو جاؤ گویا مالک کی نگاہ میں نماز علامت اسلام و ایمان ہے اور نماز سے انحراف کرنے والا حقیقت کے اعتبار سے مشرکین میں شامل ہو جاتا ہے۔ اگر چہ بظاہر اس کا شمار مسلمان میں ہوتا ہے اور اس کے احکام مسلمانوں ہی کے احکام ہوتے ہیں۔(۱) اس کے علاوہ قرآن روایات میں نماز کی طرف کافی تاکید کی گئی ہے۔رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ''اَلصَّلاۃُ عَمُودُ الدِّینَ ''(۲) نماز دین کا ستون ہے۔دوسری جگہ ارشاد فرمایا: ''اَلصَّلاۃُ نُورُ المُؤمِنِ ''(۳) نماز مومن کا نور ہے، ایک اور جگہ ارشاد فرمایا: ''لَا خَیرَ فِی دِینٍ لَا صَلٰوۃَ فِیہِ ''(۴) اس دین میں خیر نہیں جس میں نماز نہیں۔مولائے کائنات امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''اَلصَّلاۃُ قُربانُ کُلِّ تَقِیٍ ''(۵) ہر پرہیزگار کا خدا کے نزدیک ہونے کا سبب نماز ہے۔

پیامبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت کے چار گروہ ہیں:

۱۔نماز سے غافل لوگ: یہ لوگ اہل ''ویل'' ہیں یعنی جہنم کا ایک گڑھا ہے جو

۱۔ذکر وفکر، ص۳۹۹۔
۲۔وسائل الشیعہ، ج۳، ص۱۷۔
۳۔کافی، ج۲، ص۲۶۵۔
۴۔تاریخ طبری، ج۲، ص۳۶۵۔
۵۔وسائل، ج۳، ص۳۰۔

Presented by Ziaraat.Com

لوگ اپنی نماز میں غفلت و سہل انگاری سے کام لیتے ہیں۔ارشادالٰہی ہے:﴿فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ ☆ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلاتِهِمْ سَاهُونَ ﴾(۱) تو تباہی ان نمازیوں کے لیے جو اپنی نمازوں سے غافل رہتے ہیں۔

۲۔کبھی نماز پڑھتے ہیں کبھی نماز نہیں پڑھتے: یہ لوگ اہل ''غی'' ہیں یہ بھی دوزخ کا ایک گڑھا ہے۔ارشادالٰہی ہے:﴿أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴾(۲) جنہوں نے نماز کو برباد کردیا اور خواہشات کا اتباع کرلیا پس یہ عنقریب اپنی گمراہی سے جاملیں گے۔

۳۔اصلاً نماز نہیں پڑھتے: یہ لوگ اہل ''سقر'' ہیں۔یہ بھی جہنم میں ایک جگہ ہے۔ارشادالٰہی ہے:﴿مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ ☆ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ ﴾(۳) آخر تمہیں کس چیز نے جہنم میں پہنچادیا ہے وہ کہیں گے ہم نماز گزار نہیں تھے۔

۴۔نماز پڑھتے ہیں اور نماز میں خشوع اور حضور قلب رکھتے ہیں۔یہی لوگ در حقیقت کامیاب و کامران اور نجات پانے والے ہیں ارشادالٰہی ہے:﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ☆ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ ﴾(۴) یقیناً صاحبان ایمان کامیاب ہیں جو اپنی نمازوں میں گڑگڑانے والے ہیں۔(۵)

۱۔سورۂ مائدہ،آیت ۵۔۴۔

۲۔سورۂ مریم،آیت ۵۹۔

۳۔سورۂ مدثر،آیت ۴۳۔۴۲۔

۴۔سورۂ مومنون،آیت ۲۔۱۔

۵۔نماز راہ پیروی بر مشکلات،ص ۵۴۔

Presented by Ziaraat.Com

قارئین محترم توجہ کریں آخری وقت میں امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے تمام عزیزوں کو جمع کر کے فرمایا: ”لَن تَنَالُ شَفَاعَتُنَا مُستَخِفاً بِالصَّلاةِ“ (۱)

۱۲۔ حیوانات کیا تسبیح کرتے ہیں؟

﴿إِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ وَلَٰكِنْ لَا تَفْقَهُونَ تَسْبِيحَهُمْ﴾ (۲) اور کوئی شے ایسی نہیں ہے جو اس کی تسبیح نہ کرتی ہو یہ اور بات ہے کہ تم ان کی تسبیح کو نہیں سمجھتے ہو۔

کس قدر حیرت انگیز بات ہے کہ انسان اشرف المخلوقات ہونے کے باوجود بھی کائنات کی دیگر مخلوقات کی طرح تسبیح کرنے سے غافل ہے اور ان کی تسبیح کو سمجھنے سے بھی قاصر ہے جب کہ کائنات کا ہر ذرہ اپنی زبانِ حال میں محو تسبیح ہے اور اس کی عظمت و جلالت اور وحدانیت و کبریائی کا کلمہ پڑھ رہا ہے۔ بقولِ عرفاء ”اللہ کی دو کتابیں ہیں ایک قرآن حکیم ہے اور ایک کتاب کائنات جس کا لفظ لفظ اور صفحہ صفحہ اس کی عظمت و جلالت کی تسبیح کر رہا ہے اور اس کی خالقیت و مالکیت کا اعلان کر رہا ہے۔“ جب عام ذرّات کائنات کے محو تسبیح ہیں تو ان افراد کا کیا کہنا جن کا وجود ہی سراپا عظمت پروردگار کی نشانی ہے۔

آیت کریمہ سے ان روایات کی بھی تصدیق ہوتی ہے جن میں خاکِ شفا کی

۱۔ وسائل، ج ۳، ص ۱۷۔ ۲۔ سورہ اسراء، آیت ۴۴۔

Presented by Ziaraat.Com

تسبیح کے تسبیح پروردگار کرنے کا ذکر ہے۔ بظاہر ہے کہ جب ہر ذرہ محو تسبیح ہے تو ان ذرات کا کیا کہنا جن میں خونِ فرزند رسولؐ جذب ہو جائے جس نے وقت آخر بھی ذکر کرتے کرتے جان جان آفرین کے حوالے کر دی ہو۔

مر گئے پیاس میں دم عشق کا بھرتے بھرتے
قاتل آیا بھی پئے قتل تو ڈرتے ڈرتے (۱)

جب یہ بات ہمارے ذہن نشین ہوگئی کہ کائنات کا ذرہ ذرہ محو تسبیح ہے تو یہ واقعہ اب صحیح طریقہ سے ہمارے ذہنوں میں آجائے گا۔

یہودیوں کا ایک گروہ امیر المومنین علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا ہمیں: ہماری قوم نے اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا ہے، ہمارے پانچ سوال ہیں اگر ہماری کتاب تورات کے مطابق صحیح جواب دیے تو ہم اسلام قبول کرلیں گے۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: قسم کھاؤ کہ اگر تمہاری کتاب کے مطابق صحیح جواب دیئے تو اسلام لے آؤ گے۔ یہودیوں نے قسم کھائی تو مولا علی علیہ السلام نے فرمایا: اخبر کم ان شاء اللہ میں تمہیں انشاءاللہ خبر دیتا ہوں۔

یہودیوں نے ہمارا پہلا سوال یہ ہے کہ ہمیں بتائیں کہ اونٹ کیا تسبیح کرتا ہے؟

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: اونٹ یہ تسبیح کرتا ہے، قارئین محترم توجہ کریں:

''سُبْحَانَ مَنْ يَرٰى وَلَا يُرىٰ وَهُوَ بِالْمَنْظَرِ الْاَعْلٰى اَللّٰهُمَّ الْعَنْ مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ مُتَعَمِّدًا''

۱۔ ترجمہ قرآن، علامہ ذیشان حیدر جوادی، ص ۶۰۵۔

Presented by Ziaraat.Com

پاک ومنزہ ہے وہ ذات جو دیکھتا ہے لیکن دکھائی نہیں دیتا اس کا حکم تمام حکموں پر ترجیح رکھتا ہے خدایا جو بھی جان بوجھ کر نماز کو ترک کرے اس پر لعنت ہو۔

یہودی کا دوسرا سوال یہ تھا کہ حیوان مکل کیا تسبیح کرتا ہے؟

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: وہ کہتا ہے: ''سُبْحَانَ مَنْ يَسْبَحُ لَهُ مَا فِي قَعْرِ الْبِحَارِ سُبْحَانَ مَنْ عَبَدَ لَهُ مَا فِي الْقِصَارِ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ عَاقَ الْوَالِدَيْنَ''

پاک ومنزہ ہے وہ ذات جو کچھ دریا میں ہے اس کی تسبیح کرتے ہیں اور جو کچھ خشکی پر ہیں اس کی بندگی کرتے ہیں خدایا والدین کے نافرمان پر لعنت ہو۔

یہودی کا تیسرا سوال یہ تھا کہ مرغا کیا تسبیح کرتا ہے؟

مولائے کائنات نے فرمایا: مرغا تسبیح کرتے ہوئے کہتا ہے: ''سُبْحَانَ مَنْ لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُوْلَدْ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ مَنْ قَطَعَ الرَّحِمَ''

پاک ہے وہ ذات جس کی نہ کوئی اولاد ہے اور نہ والد خدایا قطع رحم کرنے والے شخص پر لعنت ہو۔

یہودی کا چوتھا سوال یہ تھا کہ ہمیں بتائیں گھوڑا تسبیح کرتے وقت کیا کہتا ہے؟

باب العلم امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: گھوڑا یہ کہتا ہے: ''سُبُّوْحاً وَ قُدُّوْساً اِلٰهِي الْعَنْ مَانِعَ الزَّكٰوةِ''

سبوح وقدوس خدایا زکات نہ دینے والے پر لعنت ہو۔

یہودی کا پانچواں سوال یہ تھا کہ گدھا کیا تسبیح کرتا ہے؟

نفس رسول حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: گدھا کہتا ہے: ''سُبْحَانَ مَنْ سَخَّرَ لَنَا

Presented by Ziaraat.Com

لِلْعِبَادِ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ اِمْرَاۃً لَھَا زَوْجٌ وَ رَجُلاً لَهُ اِمْرَأَۃٌ فَیَزْنُوْنَ''

پاک ہے وہ ذات جس نے اپنی بندگی کے لیے بندوں کو چنا خدایا تو لعنت کر ایسی عورت پر جو شوہر رکھتی ہو اور ایسے مرد پر جو عورت رکھتا ہو لیکن پھر بھی غلط کام کریں۔

یہودیوں کی جماعت نے کہا: ''وَ اللّٰهِ وَجَدْنَا هٰكَذَا فِي التَّوْرَاتِ''

خدا کی قسم یہی جوابات ہم نے تورات میں دیکھیں ہیں۔

یہ گروہ جو پانچ افراد پر مشتمل تھا ان میں سے ہر ایک فرد ہزار ہزار افراد کی طرف سے وکیل تھے ان پانچ جوابات کی وجہ سے پانچ ہزار افراد دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔(۱)

۱۳۔حجاج بن یوسف اور چرواہے کے مابین دلچسپ مکالمہ

مؤرخین نے لکھا ہے کہ جب حجاج بن یوسف کو حجاز کا گورنر بنا کر روانہ کیا گیا تو وہ اپنے کارمندوں کے ہمراہ حکومت کی باگ ڈور سنبھالنے کی غرض سے سفر حجاز پر روانہ ہوا۔گرمی کے دن تھے، راستے میں دوپہر کے وقت اس نے ایک مقام پر پڑاؤ ڈالا خیمے نصب کر دیئے اور پردے ہوا کہ گزر کے لیے اوپر اٹھا دیے گئے دوپہر کے کھانے کے لیے شاہی دسترخوان بچھایا گیا کہ یکایک حجاج کی نگاہ اس سے کافی فاصلہ پر ایک چرواہے پر پڑی جو گرمی کی شدت کے سبب اپنے سر کو ایک دنبہ کے

۱۔نماز راہ پیروزی بر مشکلات، ص ۱۵۴۔

Presented by Ziaraat.Com

پیٹ کے نیچے دیے ہوئے تھا تا کہ دھوپ سے محفوظ رہ سکے۔

حجاج کو ترس آ گیا حکم دیا کہ اسے سایہ میں لے آؤ۔ حکم کی تعمیل ہوئی اور چرواہے کو حاضر کیا گیا چرواہا اس کی شان وشوکت سے متاثر نہ ہوا اور اس نے حجاج کو کوئی اہمیت نہ دی۔

حجاج: بیٹھ جاؤ۔ چرواہا: مجھے اپنا کام کرنے دو میں ان بھیڑوں کی دیکھ بھال پر مامور ہوں۔

حجاج: اس قدر شدید گرمی ہے یہاں کچھ دیر سائے میں بیٹھ جاؤ یہ لو شاہی کھانا نوش کرو۔

چرواہا: میں نہیں کھا سکتا ایک اور جگہ مدعو ہوں۔

حجاج: حیرت سے اس بیابان میں! آخر کہاں مدعو ہو؟

چرواہا: میں ایسی جگہ مدعو ہوں جہاں تیری مہمان نوازی کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔

حجاج نے غصہ سے بولا: میری مہمان نوازی کے آگے کسی کی کیا مجال جو میرا مقابلہ کرے۔

چرواہا: میں اللہ تعالیٰ کے ہاں مدعو ہوں۔ روزہ رکھا ہے اور روزے دار خدا کا مہمان ہوتا ہے۔

حجاج: ارے اتنی سخت گرمی میں تم روزہ سے ہو۔ یہ موسم تو روزہ رکھنے کے لیے قطعاً سازگار نہیں ہے۔

چرواہا: ”قل نار جهنم اشد حرا“

Presented by Ziaraat.Com

جہنم کی آگ اس گرمی سے زیادہ شدید ہے تجھے جہنم کی آگ کی خبر نہیں۔ اگر تجھے اس کی شدت کا احساس ہوتا تو اس موسم کو روزہ کے لیے موزوں قرار دیتا۔

حجاج: آج کھا لو کل روزہ رکھ لینا۔

چرواہا: کیا تم کل تک میری حیات کی ضمانت دے سکتے ہو۔ ممکن ہے آج میری زندگی کا آخری دن ہو۔ چرواہے کی باتیں سن کر حجاج کو غصہ آ گیا۔ اس نے کہا:

تم کتنے احمق ہو یہ شاہی کھانے تم نے کبھی اپنی زندگی میں نہ دیکھے ہوں گے اور نہ آئندہ کھا سکو گے۔ صرف روزہ کی خاطر اتنے عمدہ کھانے سے اجتناب کر رہے ہو۔ آج کس بیوقوف سے میرا واسطہ پڑ گیا ہے۔

چرواہے نے جواب دیا: "ء انت جعلته طیبا" کیا تم اس کھانے کو اچھا اور گوارا سمجھتے ہو؟

خدا چاہے تو کھانا طیب ہوتا ہے خواہ جو کی روٹی کیوں نہ ہو وہ نہ چاہے تو طیب نہیں چاہے شاہی دستر خوان ہو مزے دار لذیذ کھانوں پر نیت خراب مت کرو۔ اگر تمہارے دانتوں میں درد ہو تو لذیذ سے لذیذ غذا بھی بدمزہ لگے گی۔

لقمہ حرام حلق سے نیچے اتر جائے تو دل پر اثر کرتا ہے اور دوسرے ہزار قسم کی بیماریاں دامن گیر ہو جاتی ہیں۔ وہ اللہ کی ذات ہی ہے جو طعام کو پاکیزہ کرتی ہے اگر اس کی معرفت حاصل ہو جائے تو خشک و تر کی پروہ نہیں رہتی۔ چند لمحوں کے لیے ذائقہ تبدیل ہوتا ہے ورنہ حلق سے اترنے کے بعد مرغی اور دال برابر ہو جاتی ہے۔ (۱)

۱۔ ایمان، ص ۱۰۲۔

Presented by Ziaraat.Com

۱۴۔ نمازِ شب کے قضا ہونے پر سوگ منانا

لئالی الاخبار میں لکھا ہے کہ چند دینی طلباء اپنے استاد کے پاس کسبِ علم کی غرض سے گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ استاد سوگ میں بیٹھے ہیں مصیبت زدہ پریشاں حال۔ طلباء نے تعزیت کی کہ خدا آپ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ کس کا انتقال ہو گیا؟

فرمایا: کیا عرض کروں رات میں سوتا رہ گیا اور میری نمازِ شب قضا ہو گئی۔ شب بیداروں کا قافلہ نکل گیا۔ استغفار کرنے والے چلے گئے اور میں تنہا رہ گیا مجھ بدنصیب کی نمازِ شب قضا ہوئی اور میں ادا کی نیت سے نہ پڑھ سکا بھائیوں اس سے بڑھ کر اور کیا مصیبت ہو سکتی ہے؟

دیکھئے اور غور کیجئے ان بزرگ کا ایمان اللہ پر ہے تو آخرت کے نقصان پر سوگ میں بیٹھے ہوئے ہیں اس نقصان کو کتنی اہمیت دی جا رہی ہے۔(۱)

۱۵۔ نماز اور بہشت

ابو سلام عبدی کہتے ہیں: امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: آپ کیا فرماتے ہیں اس شخص کے بارے میں جو اپنی نمازِ عصر کو جان بوجھ کر تاخیر میں ڈالتا ہے؟

حضرتؑ نے فرمایا: ایسا شخص قیامت کے دن بغیر مال و دولت اور بے کس و تنہا

۱۔ ایمان، ص ۵۸۔

Presented by Ziaraat.Com

محشور ہوگا۔

میں نے عرض کیا: اگر اہل جنت میں سے ہو؟

حضرت نے فرمایا: اگر چہ اہل بہشت میں سے ہو۔

راوی نے کہا: اس کا جنت میں کیا درجہ ہے؟

حضرت نے فرمایا: وہ شخص جنت میں یک وتنہا، بغیر زوجہ وفرزند کے ہوگا اور مال ومنال میں سے کچھ بھی اس کے پاس نہ ہوگا اور وہ اہل بہشت سے کہے گا میری مدد کرو (میں یک وتنہا ہوں) اس کا وہاں پر کوئی مونس ومددگار نہ ہوگا۔(۱)

۱۶۔حدیث کا مذاق اڑانے کا انجام

ایک دن حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی خدمت میں چند لوگ آئے اور آپ کو علم تھا کہ ان کے ہمراہ ضمرہ بن ضرار جیسا بے دین منافق بھی ہے حضرت متفکر ہوئے کہ کیا کیا جائے اگر حدیث بیان نہ کریں تو کہیں گے کہ بخل کر رہے ہیں اور اپنے علم کو عیاں نہیں کر رہے ہیں اور اگر بیان کردوں تو اس بات کا خوف ہے کہ کہیں مذاق نہ اڑایا جائے۔ آخرکار آپ نے حدیث بیان کرنے کا ارادہ فرمایا:

''میرے جد امجد خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ مرنے والے کی روح اس کی لاش کے اوپر ہوتی ہے۔ روح اپنے مردہ جسم سے

۱۔داستانھای از نماز اول وقت ص۱۳۵۔ثواب الاعمال وعقاب الاعمال، ص۵۲۱۔

Presented by Ziaraat.Com

مخاطب ہو کر کہتی ہے۔ اے میرے جسم تو میری طرح اس دنیا کے دھوکے میں نہ آ۔
آپ نے حدیث بیان کی تو ضمرہ بن ضرار جاہل مذاق اڑانے لگا اور اس نے کہا: اگر روح بات کرتی ہے تو اچھا ہے اسے کاندھوں پر لے جانے والوں کے ہاتھوں سے فرار ہو جانا چاہیے۔ حضرت خاموش ہو گئے۔ ضمرہ بدبخت بھی اٹھ کر چلا گیا چند روز گزرنے کے بعد ابوحمزہ ثمالی امام زین العابدین علیہ السلام سے ملنے کی غرض سے گھر سے نکلے راستے میں ان کے ایک دوست نے انہیں بتایا کہ ضمرہ ہلاک ہو گیا وہ خود نقل کرتے ہیں کہ میں خود صورت حال کا جائزہ لینے پہنچا تو اس کی تدفین کی جا رہی تھی میں جنازہ کے قریب کھڑا ہو گیا اور اس کی قبر میں داخل ہو گیا۔ خدائے واحد کی قسم میں نے دیکھا کہ اس کے لب ہل رہے تھے اور وہ کہہ رہا تھا: ''ویل لک ویل لک'' افسوس ہو تم پر، وائے ہو تم پر اے ضمرہ دیکھا امام نے جو فرمایا وہی ہوا۔

میں لرز گیا اور خود پر قابو نہ رکھ سکا فوراً قبر سے باہر آ گیا امام سجاد علیہ السلام کی خدمت میں پہنچا اور عرض کی آقا اس روز پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کا مذاق اُڑانے والا شخص مر گیا اور میں نے خود اپنے کانوں سے سنا کہ وہ کہہ رہا تھا۔ اے بدبخت وائے ہو تجھ پر تو نے دیکھا کہ جو کچھ امامؑ نے فرمایا وہ حق و صداقت پر مبنی تھا اور تو اس تک پہنچ گیا۔(۱)

۱۔ ایمان، ص ۴۷۔

Presented by Ziaraat.Com

۱۷۔ حلم اور غصہ کو پی جانا

عمر بن خطاب کی نسل میں سے ایک شخص امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو بہت زیادہ برا بھلا کہتا اور آپؑ پر بے انتہا سب وشتم کرتا تھا، امام کے بعض شیعوں نے اس کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو آپؑ نے ان کو ایسا کرنے سے منع فرمایا۔ آپؑ نے اس کے رہنے کی جگہ معلوم کی تو آپؑ کو بتایا گیا کہ وہ مدینہ کے اطراف میں ایک کھیت میں کام کرتا ہے اور وہیں پر اس کا گھر ہے۔ امام کاظم علیہ السلام اپنی سواری پر بیٹھ کر نا آشنا طور پر اس کے کھیت میں پہنچ گئے دیکھا کہ وہ وہاں کام کر رہا ہے۔ جیسے ہی اس (عمری) نے آپؑ کو دیکھا تو پہچان لیا اور آگ بگولا ہو گیا اور چیخ و پکار کرنے لگا کہ آپ نے میرا نقصان کر دیا ہے۔

امام علیہ السلام نے اس سے نرمی سے گفتگو کی اور فرمایا: "تمہارا کتنا نقصان ہوا ہے؟"

اس نے کہا: سو دینار۔

امام علیہ السلام: تم اس سے کتنے منافع کی امید رکھتے تھے؟

اس نے کہا: میں علم غیب نہیں رکھتا۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: میں یہ پوچھ رہا ہوں تجھے تقریباً اس زراعت سے کتنے منافع کی امید تھی؟

اس نے کہا: تقریباً دو سو دینار۔

امام کاظم علیہ السلام نے اس کو تین سو دینار دیے اور فرمایا: "یہ تمہاری زراعت کا ہرجانہ ہے۔

عمری امام علیہ السلام کے حق میں زیادتی کرنے سے شرمندہ ہو گیا اور وہ مسجد النبیؐ کی طرف دوڑا۔

Presented by Ziaraat.Com

جب امام علیہ السلام وہاں تشریف لائے تو اس نے کھڑے ہو کر بلند آواز میں کہا: خداوند عالم بہتر جانتا ہے کہ وہ اپنی رسالت کہاں قرار دے۔

عمری کے دوستوں نے جب یہ ماجرا دیکھا تو اس تبدیلی کے سلسلہ میں گفتگو کرنے لگے۔ اس نے امام علیہ السلام کی بلند عظمت کے سلسلہ میں جواب دیا۔ امام علیہ السلام نے اپنے دوستوں اور ساتھیوں کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا: کیا تمہارا ارادہ بہتر تھا یا جو ارادہ میں نے کیا وہ بہتر ہے۔(۱)

۱۸۔ طاقتور کون؟

ایک روز خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی مقام سے گزر رہے تھے کہ آپ نے دیکھا کہ چند جوان ایک جگہ مجمع لگائے ہوئے ہیں اور ایک پہلوان اپنی طاقت کا مظاہرہ کر رہا ہے۔ ایک وزنی پتھر اٹھانے کا مقابلہ ہو رہا تھا۔

آپؐ نے ان جوانوں سے فرمایا: مناسب سمجھو تو میں طاقتور کا تعین کر دوں۔ لوگوں نے عرض کی ہمارے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں۔ آپؐ سے بہتر کون فیصلہ کر سکتا ہے۔

آپؐ نے فرمایا: میری امت کا طاقتور شخص وہ ہے جو غصہ کی حالت میں خود پر کنٹرول رکھ سکے۔(۲)

۱۔ لمحات من سیرة ائمہ اہل البیت علیہم السلام، ص ۲۸۴۔ ۲۔ ایمان، ص ۷۲۔

Presented by Ziaraat.Com

سلام وآفرین ہو اس شخص پر کہ جو غصے کے عالم میں خود کو سنبھالے اور بدزبانی نہ کرے۔ میرا پیغام تمام لوگوں سے یہ ہے خصوصاً ماؤں بہنوں اور بھائیوں سے اگر جھگڑا ہو جائے ایک برا بھلا کہہ رہا ہے تو آپ آگے سے خاموش ہو جائیں مثلاً شوہر زوجہ کو کچھ کہہ رہا ہے تو زوجہ خاموش رہے، زوجہ کو کبھی غصہ آ گیا تو شوہر خاموش ہو جائے اگر اس طرح آپ لوگوں نے کرلیا تو یقیناً گھر اور باہر کی لڑائی سے محفوظ رہیں گے۔

۱۹۔ امام رضا علیہ السلام کی اوّل وقت نماز پڑھنا

ابراہیم بن موسیٰ القزار کہتے ہیں: تاجدارِ امامت کی آٹھویں کڑی امام رضا علیہ السلام بعض لوگوں کے استقبال کے لیے نکلے، نماز کا وقت ہوگیا۔ حضرت اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ایک محل کی طرف چلے۔ ایک بڑے پتھر کے قریب جا کر اپنی سواری سے اترے اور حکم دیا کہ اذان دیں۔ راوی کہتا ہے میں نے عرض کیا۔ ہم اپنے ساتھیوں کا انتظار کر رہے ہیں وہ آ جائیں تو پھر مل کر ساتھ نماز پڑھ لیں گے۔

حضرت نے فرمایا: خدا تجھے بخشے، بغیر عذر کے نماز میں تاخیر نہ کرو اور تجھے تاکید کرتا ہوں کہ نماز کو اولِ وقت پڑھا کرو۔(۱)

۱۔ داستانھای از نماز اول وقت، ص ۵۶۔

Presented by Ziaraat.Com

۲۰۔شیطان اوراول وقت نماز

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ایک صالحہ اور عابدہ خاتون تھی اس کا کام یہ تھا کہ نماز کے وقت وہ ہر کام چھوڑ کر نماز کے لیے کھڑی ہو جاتی تھی۔

ایک روز گھر کے کام کاج میں مصروف تھیں اور روٹی تنور میں پکا رہی تھیں کہ نماز کا وقت ہو گیا۔اس نے روٹی پکانا چھوڑی اور نماز کے لیے کھڑی ہو گئی۔

نماز پڑھنے کے دوران شیطان نے وسوسہ ڈالنا شروع کیا(یوسوس فی صدور الناس)تم نماز پڑھ رہی ہو۔تمام روٹیاں جل جائیں گی،تم نماز پڑھ رہی ہو بچہ تنور میں گر کر جل جائے گا۔

لیکن اس خاتون نے ان تمام وسوسوں کا مقابلہ کیا اور اپنے آپ سے کہنے لگی ''اگر روٹیاں جل جائیں تو اس سے بہتر ہے کہ میرا جسم جہنم کی آگ میں جلے اور اگر میری تقدیر میں لکھا ہے کہ بچہ تنور میں جل جائے تو میں اس تقدیر الٰہی پر راضی ہوں۔ میں ہرگز اول وقت نماز پڑھنے کو نہیں چھوڑوں گی۔خدا میرا حافظ و ناصر ہے۔

اسی دوران اس عورت کا شوہر گھر میں داخل ہوا۔کیا دیکھا کہ زوجہ نماز پڑھ رہی ہے اور تنور میں روٹیاں جل رہی ہیں اور بچہ آگ میں بیٹھا کھیل رہا ہے۔

زوجہ کی نماز ختم ہونے کے بعد شوہر بیوی کا ہاتھ پکڑ کر تنور کے پاس لایا اور اس کو یہ عجیب و غریب منظر دکھایا یہ منظر دیکھ کر عورت سجدۂ شکر بجالائی۔

شوہر نے بچے کو اٹھایا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس لے کر آئے اور سارا واقعہ زوجہ کی اول وقت نماز،روٹیوں کا جلنا،بچے کا تنور میں کھیلنا بیان کیا۔

Presented by Ziaraat.Com

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ''اپنی زوجہ سے پوچھو تو اس نے کیا کام کیا ہے جس کی وجہ سے یہ کرامت انجام پائی ہے؟ کیونکہ یہ کرامت انبیاء سے انجام پاتی ہے!

شوہر نے زوجہ سے پوچھا: تو نے کون سا ایسا کام کیا ہے (جس کی وجہ سے تجھ سے یہ کرامت حاصل ہوئی ہے)

عورت نے کہا: میں نے آخرت کے کام کو دنیا کے کاموں پر مقدم کیا۔ جب نماز کا اول وقت ہوتا ہے تو میں تمام کام چھوڑ کر نماز کے لیے کھڑی ہو جاتی۔ جس نے مجھ پر جفا کی ہرگز اس سے کینہ دل میں نہیں رکھتی۔ اپنے کام خدا کے سپرد کرتی ہوں۔ اس کی رضا پر راضی رہتی ہوں اور خدا کے حکم و فرمان کو اہمیت دیتی ہوں۔ خلق خدا پر لطف و مہربانی کرتی ہوں اور جب بھی سائل دروازے پر آیا اس کو کبھی خالی ہاتھ واپس نہیں بھیجا اگر چہ کم مقدار میں ہی دیا، دیا۔

اور دیگر یہ کہ نماز شب اور نماز صبح کو کبھی بھی ترک نہیں کیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اگر یہ عورت مرد ہوتی تو پیغمبر ہوتی۔(۱)

۲۱۔ مرحوم آخوند کاشیؒ

مرحوم آخوند کاشیؒ کے شاگرد نقل کرتے ہیں کہ ایک شب میں عبادت کے لئے اٹھا تو میں نے اچانک سنا کہ مدرسہ کی در و دیوار، درخت وغیرہ ہر چیز ذکرِ خدا کر رہے

۱۔ داستانھای از نماز اول وقت، ص ۴۶۔ نقل از تحفۃ المریدین، ص ۲۴۳۔

Presented by Ziaraat.Com

ہیں۔ میں نے جستجو کی کس وجہ سے یہ تمام چیزیں ذکر کر رہی ہیں۔ میں آہستہ آہستہ حضرت آیت اللہ آخوند کاشیؒ کے کمرے کے قریب پہنچا تو میں نے دیکھا کہ آخوندؒ اپنا چہرہ خاک پر رکھے ہوئے گریہ وزاری کر رہے ہیں اور سبوحٌ قدوس رب الملائکة و الروح کی تسبیح کر رہے ہیں۔ ان کے ذکر کی وجہ سے مدرسہ کی در و دیوار، درخت وغیرہ ہر چیز ذکر کر رہے ہیں۔

اگلی رات میں استاد محترم آقائے آخوند کاشیؒ کی خدمت میں گیا اور گذشتہ رات کے واقعہ کو بیان کیا۔ گذشتہ رات کے واقعہ نے مجھے تعجب میں ڈال دیا!

استاد نے پوچھا: کون سا واقعہ؟ جب واقعہ بیان کیا تو استاد نے باکمال سادگی فرمایا: مجھے تو تیرے کام پر تعجب ہے کہ کس طرح تیرے کانوں نے ان آوازوں کو سنا۔ تو نے کون سا ایسا عمل کیا جس کی وجہ سے تجھے یہ توفیق ہوئی۔(۱)

﴿إِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ وَلَٰكِنْ لَا تَفْقَهُونَ تَسْبِيحَهُمْ﴾(۲)

۴۲۔ وسعت علم

امام حسن علیہ السلام کی سیرت میں ملتا ہے کہ آپؑ کے ساتھ جو بھی بے ادبی کرتا آپ اس کے ساتھ احسان کرتے تھے مورخین نے آپؑ کے حلم کے متعلق متعدد واقعات قلمبند کیے ہیں ان میں سے ایک واقعہ یہ ہے کہ آپؑ نے جب اپنی بکری کا ایک پیر

۱۔ نماز راہ پیروزی بر مشکلات، ص ۸۰۔ ۲۔ سورۂ اسراء، آیت ۴۴۔

Presented by Ziaraat.Com

ٹوٹا ہوا دیکھا تو اپنے غلام سے فرمایا: یہ کس نے کیا ہے؟

غلام: میں نے۔

امام حسن علیہ السلام: تو نے ایسا کیوں کیا؟

غلام: تاکہ آپؑ اس کی وجہ سے غصہ میں آ جائیں!

امام علیہ السلام نے مسکراتے ہوئے فرمایا: میں تجھے ضرور خوش کروں گا۔

امام علیہ السلام نے اس پر بہت زیادہ بخشش کر کے اسے آزاد کر دیا۔ (۱)

۲۳۔ فقیروں و مسکینوں کے ساتھ کھانا کھانا

امام حسن علیہ السلام کے بلند اخلاق میں سے ایک واقعہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ فقیروں کی ایک ایسی جماعت کے پاس سے گزرے جو زمین پر بیٹھے ہوئے کھانا کھا رہے تھے انہوں نے آپؑ کو اپنے ساتھ کھانے کی دعوت دی تو آپؑ نے ان کی دعوت قبول کر لی اور ان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانے لگے اور فرمایا: ''خداوند عالم متکبروں کو دوست نہیں رکھتا'' پھر آپؑ نے ان کو مہمان ہونے کی دعوت دی تو انہوں نے آپؑ کی دعوت پر لبیک کہا۔ آپؑ نے ان کو کھانا کھلایا، کپڑے دیے اور ان کو اپنے الطاف سے نوازا۔ (۲)

اسی طرح کا واقعہ امام حسین علیہ السلام کی سیرت میں بھی ملتا ہے۔ ایک مرتبہ امام حسینؑ

۱۔ نفحات من سیرۃ ائمۃ اہل البیت علیہم السلام ، ص ۱۳۶۔

۲۔ نفحات من سیرۃ ائمۃ اہل البیت علیہم السلام ، ص ۱۳۶۔ اعیان الشیعہ ، ج ۴، ص ۲۴۔

Presented by Ziaraat.Com

ان فقیروں کے پاس سے گزرے جو صدقہ کا کھانا کھا رہے تھے۔ آپؑ نے ان کو سلام کیا تو انہوں نے آپؑ کو کھانے کی دعوت دی تو آپؑ نے ان کے پاس بیٹھ گئے اور ان سے فرمایا: ''اگر یہ صدقہ نہ ہوتا تو میں آپ لوگوں کے ساتھ کھاتا'' (صدقہ ہم پر حرام ہے)۔ پھر آپؑ ان کو اپنے گھر تک لے کر آئے ان کو کھانا کھلایا، کپڑے دیے اور ان کو درہم دینے کا حکم دیا۔(۱)

اور بعض جگہ یہ ملتا ہے کہ آپؑ نے مسکینوں کے ساتھ کھانا کھایا کیوں کہ وہ صدقہ نہ تھا۔ جیسا کہ مروی ہے کہ ایک مرتبہ آپؑ کا مسکینوں وفقیروں کے پاس سے گزر ہوا جو کھانا کھا رہے تھے انہوں نے آپ کو کھانا کھانے کے لیے کہا، تو آپؑ اپنی سواری سے اتر گئے اور ان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا۔ پھر ان سے فرمایا: ''میں نے تمہاری دعوت قبول کی اب تم بھی میری دعوت قبول کرو''۔ انہوں نے آپ کی دعوت پر لبیک کہا اور آپؑ کے ساتھ آپؑ کے گھر تک آئے۔ آپؑ نے اپنی زوجہ رباب سے فرمایا: ''جو کچھ گھر میں موجود ہے وہ لا کر دیدو''۔ انہوں نے جو کچھ گھر میں رقم تھی وہ لا کر آپؑ کے حوالہ کردی اور آپؑ نے وہ رقم ان سب کے حوالے کردی۔

۲۴۔ حلم امام سجاد علیہ السلام

حلم انبیاء اور مرسلین کی صفات میں سے ایک صفت ہے اور یہ انسان کے

۱۔ نفحات من سیرۃ ائمۃ اہل البیت علیہم السلام، ص ۱۶۷۔ اعیان الشیعہ، ج ۴، ص ۱۱۰۔

Presented by Ziaraat.Com

بزرگ صفات میں سے ایک ہے کیونکہ انسان بذاتِ خود اپنے نفس پر مسلط ہوتا ہے اور وہ غضب وانتقام کے وقت خاضع نہیں ہوتا۔

جاحظ نے حلم کی یوں تعریف کی ہے: انسان کا بہت زیادہ غصہ کی حالت میں انتقام لینے کی قدرت وطاقت رکھنے کے باوجود انتقام نہ لینا۔(۱)

امام زین العابدین علیہ السلام لوگوں میں سب سے زیادہ حلیم تھے اور ان میں سب سے زیادہ غصہ پی جانے والے تھے۔ راویوں اور مؤرخین نے آپ کے حلم سے متعلق متعدد واقعات بیان کیے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے:

امام علیہ السلام کی ایک کنیز تھی جب آپؑ نے وضو کرنے کا ارادہ کیا تو اس سے پانی لانے کے لیے کہا۔ وہ پانی لے کر آئی تو اس کے ہاتھ سے لوٹا امام علیہ السلام کے چہرے پر گر گیا جس سے آپ کو چوٹ لگ گئی فوراً کنیز نے کہا: خدا فرماتا ہے:

﴿و الکاظمین الغیظ﴾ اور غصہ کو پی جانے والے

امام علیہ السلام نے فوراً جواب میں فرمایا: ''کظمت غیظی'' میں نے اپنا غصہ پی لیا۔

کنیز کو امام علیہ السلام کے حلم سے تشویق ہوئی تو اس نے مزید امام علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: ﴿و العافین عن الناس﴾ اور لوگوں کو معاف کر دینے والے۔

امام علیہ السلام نے نرمی اور مہربانی کرتے ہوئے فرمایا: ''عفا اللہ عنک'' خدا تجھے معاف کرے۔

۱۔ تہذیب اخلاق، ص۱۹۔

Presented by Ziaraat.Com

فوراً کنیز نے کہا: ﴿والله یحب المحسنین﴾(۱) اور خدا احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

امام علیہ السلام نے مزید اس پر احسان واکرام کرتے ہوئے فرمایا: ''اذھبی فانت حرۃ'' تم جاؤ، میں نے تم کو آزاد کر دیا۔(۲)

۲۵۔مال دار اور فقیروں کے درمیان مساوات

امام رضا علیہ السلام نے اپنے اصحاب کو سلام کے ذریعہ مالدار اور فقیر کے درمیان مساوات کرنے کی سفارش فرمائی ہے۔ جو شخص مسلمان فقیر سے ملاقات کرتے وقت اس کو دولت مند کی طرح سلام کرنے کے علاوہ کسی اور طریقے سے سلام کرے تو خداوند عالم اس سے غضب ناک ہونے کی صورت میں ملاقات کرے گا۔(۳)

۲۶۔کرم

امام حسن عسکری علیہ السلام لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھے۔ آپؑ غریبوں پر بہت زیادہ احسان کیا کرتے تھے۔ آپؑ کے فیض وکرم کے متعلق مورخین نے محمد بن علی بن ابراہیم بن امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہیں: ہمارا زندگی بسر

۱۔سورۂ آل عمران، آیت ۱۳۴۔

۲۔لمحات من سیرۃ ائمۃ اہل البیت علیہم السلام، ص ۱۹۶۔

۳۔وسائل الشیعہ، ج ۸، ص ۴۴۲۔

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

کرنا دشوار ہو گیا تو میرے والد نے کہا: چلو ہم اس شخص "یعنی ابو محمدؑ" کے پاس چلتے ہیں جن کی ہم نے بہت زیادہ تعریفیں سنی ہیں۔ میں نے اُن سے عرض کیا: کیا آپ انہیں پہچانتے ہیں؟

میرے والد صاحب نے کہا: نہ میں پہچانتا ہوں اور نہ ہی میں نے آج تک اُن کو دیکھا ہے، ہم چل پڑے۔ راستے میں میرے والد نے کہا: ہم کو پانچ سو درہم کی ضرورت ہے دو سو درہم لباس وغیرہ کے لیے، دو سو درہم آٹا اور خورد و نوش کے لیے اور سو درہم اور دوسرے مخارج کے لیے۔ میں نے اپنے دل میں کہا: کاش امام علیہ السلام مجھے تین سو درہم عنایت فرما دیں۔ میں سو درہم سے اپنی سواری خریدوں گا، سو درہم خرچ کروں گا اور سو درہم سے لباس وغیرہ مہیا کروں گا۔ جب ہم پہاڑ سے گزر کر امام علیہ السلام کے دروازے پر پہنچے تو گھر سے ایک بچے نے نکل کر کہا: علی بن ابراہیم اور ان کے بیٹے کو اندر بلا لو جب ہم نے اندر جا کر سلام کیا تو اُس بچے نے میرے والد سے کہا: "اے علی! تم نے اتنی دیر کیوں لگائی؟

اے میرے سید و آقا میں آپؑ سے ملاقات کرنے میں شرم محسوس کر رہا تھا۔ امام علیہ السلام میرے اور میرے بیٹے کے پاس کچھ دیر ٹھہرے اور پھر ہم دونوں کو خدا حافظ کہہ کر چلے گئے۔ کچھ دیر کے بعد امام علیہ السلام کا غلام آیا اس نے علی بن ابراہیم کو پانچ سو درہم کی تھیلی دیتے ہوئے کہا: دو سو درہم لباس کے لیے، دو سو درہم آٹا وغیرہ اور سو درہم خرچ کے لیے ہیں اور مجھ کو تین سو درہم کی تھیلی دیتے ہوئے کہا: سو درہم سواری کے لیے، سو درہم لباس اور سو درہم خرچ کے لیے ہیں۔ اور اب پہاڑ کی طرف سے نہ

جانا۔ محمد نے امام علیہ السلام کے حکم کے مطابق سوراء کی طرف سے راستہ طے کیا اور اس کے تمام امور اچھے طریقے سے انجام پائے۔ پھر اس کے بعد اس کا شمار دولت مندوں میں ہونے لگا۔(۱)

۲۷۔ جو ہم عطا کرتے دیتے ہیں اسے واپس نہیں لیتے

حاجیوں میں سے ایک شخص کو یہ وہم ہو گیا کہ اس کی رقم کی تھیلی کھو گئی ہے۔ اب اس کو تلاش کرنے لگا وہ مسجد نبوی میں داخل ہوا تو امام جعفر صادق علیہ السلام نماز میں مشغول تھے وہ آپؑ کے پاس بیٹھ گیا حالانکہ وہ امام علیہ السلام کو پہچانتا بھی نہیں تھا جب آپؑ نماز پڑھ چکے تو اس نے امام علیہ السلام سے کہا: آپؑ نے میری رقم کی تھیلی اٹھائی ہے؟

امام علیہ السلام نے بڑے نرم لہجے میں اس سے فرمایا: اس میں کیا تھا؟

اس نے کہا: ایک ہزار دینار۔

امام علیہ السلام نے اس کو ایک ہزار دینار عطا کر دیے جب وہ ایک ہزار دینار لے کر اپنے گھر پہنچا تو اس کو وہ گم شدہ تھیلی مل گئی اب اُن ایک ہزار دیناروں کو لے کر امام علیہ السلام کی خدمت میں پہنچا آپؑ سے عذر خواہی کی اور ہزار دینار امام علیہ السلام کو واپس دینے لگا۔ امام علیہ السلام نے انہیں لینے سے انکار کر دیا اور فرمایا: ”جو ہم عطا کر دیتے ہیں اسے واپس نہیں لیتے“۔

۱۔ لمحات من سیرۃ ائمۃ اہل البیت علیہم السلام ص ۳۸۴۔ کشف الغمہ، ج ۳، ص ۳۰۰۔

Presented by Ziaraat.Com

اس شخص کو بہت تعجب ہوا اور اس نے امام علیہ السلام کے متعلق لوگوں سے سوال کیا کہ یہ شخص ایسے کرم و احسان کرنے والا کون ہے؟ لوگوں نے اس کو بتایا: یہ امام جعفر صادق علیہ السلام ہیں۔

اس نے بڑے تعجب سے کہا: یہ کرامت ایسے ہی افراد کے لیے ہے۔(۱)

۲۸۔امام باقر علیہ السلام کی اپنے شیعوں کے لیے نصیحت

امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے شیعوں کو متعدد نصائح اور بلند و بالا تعلیمات دی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے:

امام علیہ السلام نے اپنے بعض اصحاب کے ایک وفد کو شیعوں کی ایک جماعت کے پاس بھیجا کہ وہ ان کو مندرجہ ذیل پیغام سنائیں:

امام علیہ السلام کا فرمان ہے: ''ہمارے شیعوں کو ہمارا سلام کہنا، ان کو اللہ کے عظیم تقویٰ کی وصیت کرنا۔ مالدار، فقیروں تک رسائی کریں، صحت مند افراد بیماروں کی عیادت کریں، زندہ افراد مرنے والوں کے جنازوں میں حاضر ہوں، ان کے گھروں میں جا کر ان کی احوال پرسی و ملاقات کریں کیونکہ آپس میں ملاقات کرنے سے ہمارا امر زندہ ہوتا ہے۔ خداوند عالم اس شخص پر رحم کرے جس نے ہمارے امر کو زندہ کیا اور اس نے نیک عمل انجام دیا۔

۱۔نفحات من سیرۃ ائمۃ اہل البیت علیہم السلام، ص۲۶۰۔ بحار الانوار، ج۴۷، ص۲۴۔

Presented by Ziaraat.Com

اور ان سے کہنا: ہم اللہ سے ان کے لیے صرف نیک عمل کے خواستگار ہیں۔ وہ ہرگز ہماری ولایت تک نہیں پہنچ سکتے مگر یہ کہ وہ متقی و پرہیز گار ہوں۔ لوگوں میں قیامت کے دن سب سے زیادہ وہی شخص حسرت و ندامت اٹھائے گا جس کو عمل کرنے کا طریقہ بتایا گیا لیکن پھر بھی اس نے اس کی مخالفت کی۔

امام محمد باقر علیہ السلام کا فرمان ہے: ''اللہ کی نافرمانی کرنے والا خدا کی معرفت حاصل نہیں کرسکتا اس کے بعد امام علیہ السلام نے یہ شعر پڑھا:

لو كان حبك صادقا لاطعته

اگر تمہاری محبت سچی ہوتی تو تم اپنے محبوب کا کہنا مانتے

انّ المحب لمن احب مطيع

کیونکہ چاہنے والا محبوب کا کہنا مانتا ہے۔(۱)

۲۹۔ مومن کی علامتیں

امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: مومن کی پانچ نشانیاں ہیں:

طاؤس یمانی نے آپ سے سوال کیا: فرزند رسولؐ! وہ پانچ علامتیں کون کون سی ہیں؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: خلوت میں تقویٰ اختیار کرنا؛

۱۔ منتخبات من سیرۃ ائمۃ اہل البیت علیہم السلام ص ۲۴۷۔

Presented by Ziaraat.Com

کم مال کے باوجود بھی صدقہ دینا؛

مصیبت کے وقت صبر کرنا؛

غضب کے وقت حلم اختیار کرنا۔

خوف کے وقت صدقہ دینا۔(۱)

۳۰۔اچھی گفتگو

امام زین العابدین علیہ السلام نے اپنے اصحاب کو لوگوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنے کی رغبت دلائی اور حسن کلام پر مترتب ہونے والے منافع کا تذکرہ بھی کیا چنانچہ آپؑ نے فرمایا: حسن کلام سے انسان مالدار ہو جاتا ہے، اس کا رزق کشادہ ہوتا ہے، اپنے اہل وعیال میں محبوب ہو جاتا ہے اور ایسا شخص جنت میں جائے گا۔(۲)

۳۱۔مومن کو نجات دینے والی چیزیں

امام زین العابدین علیہ السلام نے مومن کے نجات پانے کے سلسلہ میں فرمایا: مومن تین چیزوں سے نجات پاتا ہے:

لوگوں کی برائی اور ان کی غیبت کرنے سے اپنی زبان کو روکنا؛

مومن کا اپنی دنیا اور آخرت میں فائدہ دینے والی چیزوں میں مشغول رہنا؛

۱۔الخصال، ص ۲۴۵۔ ۲۔وسائل الشیعہ، ج ۵، ص ۵۳۱۔الخصال، ص ۲۸۹۔

Presented by Ziaraat.Com

اپنے گناہوں پر گریہ وزاری کرتے رہنا۔(۱)

۳۲۔حضرت امام رضاؑ کا عالم ربانی کی قبر میں آنا

انسان کو درپیش مسائل میں سے سخت ترین اور تلخ حادثہ قبر میں جانا ہے۔غربت کا گھر، وحشت کا گھر، اندھیرا گھر، لیکن اہل بیتؑ کے محبوں، شیعوں، عاشقوں کے لیے قبر ہی ان کے لیے برزخ ہے جو خداوند عالم کے نور سے روشن ومنور ہو جاتی ہے۔ ''یا نور المستوحشین فی الظلم؛(۲) اے ظلمت کی تاریکی میں وحشت زدوں کو روشنی دینے والے۔''

اور اہل بیتؑ کے حضور سے یہی قبر ایسی جنت نما بن جاتی ہے کہ نہ پوچھئے۔ مرحوم حاج شیخ مرتضی حائری جو حوزہ علمیہ قم میں بہت سے بزرگوں کے استاد تھے۔ اہل بیتؑ سے بہت زیادہ عشق رکھتے تھے اور جہاں تک ممکن تھا چاہے پریشانیوں میں مبتلا ہو جائیں لیکن سردیوں اور گرمیوں میں امام رضاؑ کی زیارت کے لیے جاتے تھے۔ان کی وفات کے بعد ان کے ایک دوست نے ان کو خواب میں دیکھا اور ان کے حالات دریافت کیے تو انہوں نے جواب میں کہا کہ: میں ۷۵ مرتبہ قم سے مشہد امام رضاؑ کی زیارت کے لئے گیا تھا اور عالم برزخ میں امام رضاؑ بھی ۷۵ مرتبہ میرے دیدار کے لیے تشریف لائے ہیں۔(۳)

۱۔قبسات من سیرۃ ائمۃ اہل البیتؑ،ص۲۳۲۔

۲۔دعائے کمیل۔ ۳۔اہل بیتؑ فرش نشین فرشتے،ص۴۷۵۔

Presented by Ziaraat.Com

ہمیں موت سے نہیں ڈرنا چاہیے جن کے ماننے والے ہیں وہ خود ہماری مدد کریں گے۔

منافق کی قبر میں منکر ونکیر آتے ہیں

مومن کی قبر میں امیر المومنینؑ آتے ہیں

جب قبر میں ائمہ طاہرین علیہم السلام تشریف لائیں گے تو پھر ڈر و خوف کیسا! اپنے اعمال درست کریں اور اس قابل بن جائیں کہ ائمہ طاہرین علیہم السلام ہماری قبر میں آ کر کہے کہ یہ ہمارا ہے۔

۳۴۔ ہزار رکعت نماز

مورخین کا اس بات پر اجماع ہے کہ آپؑ (امام سجاد علیہ السلام) دن رات میں ہزار رکعت نماز بجالاتے تھے آپؑ کے پانچ سو خرمے کے درخت تھے اور آپؑ ہر درخت کے نیچے دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔ آپؑ کی اتنی زیادہ نمازیں بجالانے کی وجہ سے آپ کے اعضاء سجدہ پر اونٹ کے گھٹوں کی مانند گٹھے پڑ جاتے تھے جن کو ہر سال کاٹا جاتا تھا۔ آپؑ ان کو ایک تھیلی میں جمع کرتے رہتے اور جب آپؑ کی شہادت ہوئی تو ان کو آپؑ کے ساتھ قبر میں دفن کر دیا گیا۔(۱)

راویوں نے نماز کی حالت میں آپؑ کی صفت یوں بیان کی ہے: جب آپؑ نماز

۱۔ الخصال، ص ۴۸۸۔

Presented by Ziaraat.Com

کے لیے کھڑے ہوتے تو آپؑ کا رنگ متغیر ہو جاتا۔ آپؑ کے اعضاء اللہ کے خوف سے کانپ جاتے۔ آپؑ نماز میں اس طرح کھڑے ہوتے جیسے ایک ذلیل بندہ بڑے بادشاہ کے سامنے کھڑا ہو اور آپؑ نماز کو آخری نماز سمجھ کر بجالاتے تھے۔ امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں: علی ابن الحسین علیہ السلام نماز میں اس درخت کے تنے کے مانند کھڑے ہوتے جس کو اس کی ہوا کے علاوہ کوئی اور چیز ہلا نہیں سکتی۔ (۱)

۴۴۔ چھپ کر صدقہ دینا خدا کے غضب کو خاموش کر دیتا ہے

امام زین العابدین علیہ السلام کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ چیز مخفیانہ طور پر صدقہ دینا تھا تاکہ کوئی آپؑ کو پہچان نہ سکے۔ آپؑ لوگوں کو مخفیانہ طور پر صدقہ دینے کی رغبت دلاتے اور فرماتے تھے: ''اِنَّھَا تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّب'' چھپ کر صدقہ دینا خدا کے غضب کو خاموش کر دیتا ہے۔ آپؑ رات کے اندھیرے میں نکلتے اور فقیروں کو اپنے عطیے دیتے حالانکہ اپنے چہرے کو چھپائے ہوئے ہوتے۔ فقیروں کو رات کی تاریکی میں آپ کے عطیے وصول کرنے کی عادت ہو گئی تھی وہ اپنے اپنے دروازوں پر کھڑے ہو کر آپؑ کے منتظر رہتے۔ جب وہ آپؑ کو آتا ہوا دیکھتے تو آپس میں کہتے کہ تھیلی دینے والے صاحب آگئے۔ (۲)

آپؑ کے چچا زاد بھائی تھے جن کو آپؑ رات کی تاریکی میں جا کر کچھ دینار دے

۱۔ وسائل الشیعہ، ج۴، ص۶۸۵۔ ۲۔ بحارالانوار، ج۴۶، ص۸۹۔

Presented by Ziaraat.Com

آیا کرتے تھے۔ انہوں نے ایک دن کہا: علی بن الحسین علیہ السلام میری مدد نہیں فرماتے اور انہوں نے امام علیہ السلام کو کچھ ناسزا کلمات بھی کہے۔ امام علیہ السلام نے وہ سب کلمات سنے اور خود ان سے چشم پوشی کرتے رہے اور ان سے اپنا تعارف نہیں کرایا جب امام کی شہادت ہوئی اور ان تک کوئی چیز نہ پہنچی تو ان کو معلوم ہوا کہ جو اِن کے ساتھ صلۂ رحم کرتا تھا وہ امام علیہ السلام ہی تھے تو وہ امام کی قبر مطہر پر آئے اور ان سے عذر خواہی کی۔ (۱)

یعقوبی سے روایت ہے کہ جب امام علیہ السلام کو غسل دیا گیا تو آپؑ کے کندھے پر اونٹ کے گھٹوں کی طرح گھٹے تھے جب آپؑ کے گھر والوں سے سوال کیا گیا کہ یہ گھٹے کیسے ہیں تو انہوں نے جواب دیا: امام علیہ السلام رات میں اپنے کاندھوں پر کھانا رکھ کر فقیروں تک پہنچاتے تھے یہ اس کے نشان ہیں۔ (۲)

۳۵۔ مخفی طور پر صدقہ دینا

آج سترہ ربیع الاول ہے یقیناً آپ قارئین محترم کو معلوم ہے کہ آج کا بابرکت دن دو معصوم کی ولادت باسعادت سے منسوب ہے اس لیے بندہ نے سوچا کہ کیوں نہ ان ہی معصوم سے ایسا واقعہ بیان کیا جائے جو ہمارے لیے آخرت ساز ہو۔ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: ''وہ شخص ہمارے شیعہ میں سے نہیں ہے جو زبان سے کہے اور اس کے اعمال اس کے برخلاف ہوں بلکہ ہمارا شیعہ وہ ہے جس کی زبان اور

۱۔ بحار الانوار، ج ۴۶، ص ۱۰۰۔ ۲۔ تاریخ یعقوبی، ج ۳، ص ۴۵۔

Presented by Ziaraat.Com

دل ایک ہو، ہمارے احکام کی اتباع کرے، ہمارے اعمال کے مانند اعمال بجالائے"۔(۱)

امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے دادا امام زین العابدین علیہ السلام کی طرح رات کی تاریکی میں فقیروں کی مدد کرتے تھے حالانکہ فقراء آپ کو پہچانتے بھی نہیں تھے۔ آپؑ رات کی تاریکی میں روٹی، گوشت اور درہموں سے بھرے ہوئے تھیلے اپنی پیٹھ پر لاد کر ضرورت مندوں کے پاس لے جاتے اور ان کے درمیان تقسیم کرتے تھے آپؑ کی شہادت کے بعد ان کو معلوم ہوا کہ ان کے ساتھ صلۂ رحم کرنے والے امام صادق علیہ السلام تھے۔

امام علیہ السلام اللہ کی مرضی اور دارِ آخرت کی خاطر اپنے صدقات وامداد کو مخفی رکھتے تھے۔(۲)

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: میں اپنے ان برادران کو بہت زیادہ دوست رکھتا ہوں جو مجھے میرے عیوب کی نشان دہی کرائیں۔(۳)

۳۶۔خلق عظیم

انس سے منقول ہے کہ میں نے نو سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کی ہے۔ ایک دفعہ بھی آپؐ نے مجھے یہ نہیں فرمایا کہ یہ کام تو نے کیوں کیا اور میرے کسی کام

۱۔اصول کافی، ج۲،ص۱۹۶۔

۲۔لمحات من سیرۃ ائمۃ اہل البیت علیہم السلام، ص۲۶۳۔

۳۔تحف العقول، ص۳۶۶۔

Presented by Ziaraat.Com

میں عیب نہ نکالا اور میں نے آپ کی خوشبو سے زیادہ خوشبو نہیں سونگھی اور آپ جس کے ساتھ بیٹھتے آپ کا زانو اس کے زانو سے آگے نہ بڑھتا۔ ایک بدو ایک دن آیا اور اس نے آپؐ کی ردا اس سختی سے کھینچی کہ گردن مبارک پر اس کا نشان پڑ گیا اور کہنے لگا کہ مالِ خدا میں سے مجھے کچھ دیجئے۔ آپؐ نے لطف و کرم سے رُخ انور اس کی طرف کیا اور ہنسنے لگے اور آپ کے حکم سے اس کو عطیہ دیا گیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت آپؐ کی شان میں نازل کی:

﴿انّک لعلیٰ خلق عظیم﴾ بے شک آپ خلق عظیم پر ہیں۔(۱)

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحاب سے فرمایا: کیا میں تم کو تمہاری بیماریوں اور اس کے علاج کے بارے میں نہ بتاؤں؟ اصحاب نے کہا: اے اللہ کے رسول کیوں نہیں (ہمیں ضرور بتائیں) پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہاری بیماریاں تمہارے گناہ ہیں اور اس کا علاج استغفار ہے۔(۲)

۳۷۔ بھائی نے بھائی کا گلا کاٹ دیا

ایک انصاری کے پاس ایک بکری تھی، اس نے اس کا سر کاٹ کر اپنے گھر والوں سے کہا: اس کا ایک حصہ بھون لو شاید آج رات رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے گھر کو اپنے قدم مبارک سے منور کریں، یہ کہہ کر خود مسجد چلا گیا۔

۱۔ احسن المقال، ج ۱، ص ۳۳۔ ۲۔ بحار الانوار، ج ۹۳، ص ۲۸۲۔

Presented by Ziaraat.Com

اس مرد انصاری کے دو بیٹے تھے انہوں نے اپنے باپ کو بکری کو ذبح کرتے ہوئے دیکھا تھا ان میں سے ایک نے دوسرے بھائی سے کہا آؤ میں تمہیں ذبح کروں۔ ہاتھ میں چاقو لیا اور بھائی کا گلا پکڑ کر کاٹ دیا۔ جب ماں نے یہ منظر دیکھا تو چیخنے لگی۔ جس بھائی نے بھائی کا گلا کاٹا تھا وہ ڈر کر جیسے ہی بھاگا اس کا پیر کسی چیز میں لگا جس کی وجہ سے وہ زمین پر گرا اور مر گیا۔ ماں نے ان دو بچوں کو چھپا دیا اور بکری کو بھون کر کھانا تیار کیا۔

جس وقت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انصاری کے گھر میں تشریف لائے تو جبرائیل امین نازل ہوئے اور کہا: اے اللہ کے رسولؐ! اس انصاری سے کہو اپنے دونوں بیٹوں کو لے کر آئے۔ رسول خداؐ نے انصاری سے فرمایا: اپنے دونوں بچوں کو لے کر آؤ۔ وہ اپنے بچوں کی تلاش میں آیا تو زوجہ سے پوچھا بچے کہاں ہیں؟ زوجہ نے کہا: نہ جانے کہاں چلے گئے ہیں؟

انصاری پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور بتایا کہ بچے پتہ نہیں کہاں چلے گئے ہیں۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تک بچے نہیں آجاتے میں کھانا نہیں کھاؤں گا۔ انصاری دوبارہ زوجہ کے پاس گیا اور بچوں کے بارے میں دوبارہ زوجہ سے پوچھا۔ زوجہ نے سارا واقعہ اپنے شوہر کو بتایا۔ انصاری دونوں بچوں کا جنازہ لے کر پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں بچوں کے لیے دعا کی اور وہ دونوں زندہ ہو گئے اور کافی سال تک زندہ رہے۔ (۱)

۱۔ احادیث الطلاب، ص ۴۸۔

Presented by Ziaraat.Com

۳۸۔ اخلاق امام علی علیہ السلام

روایت میں ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام ایک کافر ذمی کے ہمسفر ہو گئے۔ اس ذمی شخص نے پوچھا: آپؑ کہاں جا رہے ہیں؟ آپؑ نے فرمایا: اے بندۂ خدا! میں کوفہ کی طرف جا رہا ہوں۔ جب ذمی کا راستہ کوفہ کے راستہ سے الگ ہونے لگا تو امیر المومنینؑ نے کوفہ والا راستہ چھوڑ دیا اور اُس شخص کے راستہ پر چلنے لگے۔ وہ کہنے لگا یہ تو کوفہ کا راستہ نہیں، کوفہ والا راستہ تو وہ ہے جس کو آپؑ چھوڑ آئے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا: مجھے معلوم ہے۔ وہ کہنے لگا پھر آپؑ میرے ساتھ کیوں آ رہے ہیں جبکہ آپؑ کو معلوم ہے کہ یہ راستہ نہیں ہے تو حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ ساتھی سے خوش رفتاری کی تکمیل تب ہوتی ہے کہ اس سے جدا ہونے کے وقت کچھ مقدار اس کی مشایعت کی جائے اور یہ ہمیں ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا ہے۔ وہ ذمی کہنے لگا تمہارے نبی نے تمہیں یہ حکم دیا ہے۔ آپؑ نے فرمایا: ہاں۔ وہ ذمی کہنے لگا پس انہیں افعالِ کریمہ اور صفات حمیدہ کی وجہ سے آنجناب کا لوگوں نے اتباع کیا ہے اور میں آپ کو آپ کے دین کا گواہ سمجھتا ہوں۔ پس وہ شخص امیر المومنین علیہ السلام کے ساتھ پلٹ آیا اور اسلام قبول کیا۔(۱)

۱۔ احسن المقال، ج ۱، ص ۳۳۔

Presented by Ziaraat.Com

علی علیہ السلام قسیم النار والجنۃ

مامون الرشید نے امام علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام سے پوچھا کہ آپ اپنے جد امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو قسیم جنت و نار مانتے ہیں۔ اس کی دلیل کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ یہ بات تو بالکل واضح ہے۔ آپ نے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث تو سنی ہوگی کہ علی علیہ السلام کی محبت ایمان ہے اور علی علیہ السلام کی دشمنی کفر ہے؟ اس نے کہا: ہاں سنی تو ہے۔ فرمایا: پھر تو جنت وجہنم کی تقسیم ہوگئی۔ جو مومن ہوگا وہ جنت میں جائے گا اور جو کافر ہوگا وہ جہنم میں جائے گا۔

یہ کہہ کر آپؑ وہاں سے اٹھ کر چلے تو راوی نے کہا: فرزندِ رسولؐ! آپ نے بہترین دلیل قائم کی ہے۔ آپؑ نے فرمایا: یہ دلیل مامون جیسے لوگوں کے لیے ہے ورنہ حقیقت یہی ہے میرے جد صراط پر کھڑے ہوں گے اور ہر گزرنے والے کے بارے میں فیصلہ کریں گے "ھذا لی و ھذا لک" اے جہنم یہ میرا ہے اور یہ تیرا ہے۔ جس کو علی علیہ السلام اپنا کہہ دیں گے وہ جنتی ہوگا اور جس کو اپنے سے الگ کر دیں گے وہ جہنم میں چلا جائے گا۔ (۱)

مالک کائنات نے جنت وجہنم کا اختیار دیکر واضح کر دیا کہ دنیا کے نمائندوں کے پاس تخت و تاج اور خزانہ و بیت المال ہوتے ہیں اور میرے نمائندہ کے پاس جنت و کوثر، حور و غلمان، نعمات و لذات کا اختیار ہوتا ہے سلطنتِ دنیا موت پر تمام

۱۔ صواعق محرقہ، ص ۷۵۔

Presented by Ziaraat.Com

ہو جاتی ہے اور امامت کے اختیارات موت سے شروع ہوتے ہیں۔ جہاں سب خاموش رہتے ہیں وہاں امام بولتا ہے اور جہاں سب نفسی نفسی کرتے ہیں وہاں امام امت کی شفاعت کرتا ہے۔(۱)

۴۰۔ کردار کی بلندی

ایک دفعہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نابینا صحابی کے ہمراہ اپنی بیٹی کے گھر آتے ہیں۔ دروازہ پر رک کر اجازت مانگتے ہیں۔ بیٹی نے عرض کی، بابا! یہ گھر آپ کا گھر ہے، اجازت کا کیا سوال ہے؟

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر اجازت مانگی، سیدہ نے عرض کی: بابا! یہ آپ کیا فرما رہے ہیں؟ یہ گھر آپ کا گھر ہے۔ فرمایا: بیٹی! میرے ساتھ ایک نابینا صحابی بھی ہے۔ عرض کی بابا! آپ کو معلوم ہی ہے کہ میرے پاس ایک چادر ہے۔ سر چھپاتی ہوں تو پیر کھل جاتے ہیں، پیروں کو ڈھانکتی ہوں تو سر کھل جاتا ہے۔ کیسے اجازت دوں؟

جی چاہتا ہے عرض کروں، بی بی! وہ صحابی نابینا ہے، آجانے دیجئے! سیدہ فرمائیں گی، صحابی نابینا ہے، میں تو نابینا نہیں ہوں، میں یہ پسند نہیں کرتی کہ میری نگاہ نامحرم کے چہرے پر پڑے اور اس حقیقت کا اعلان اس وقت کیا تھا جب پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سوال کیا تھا کہ عورت کے لیے سب سے بہتر شے کیا ہے؟ اور

۱۔ محافل و مجالس، ج ۲، ص ۱۶۶۔

Presented by Ziaraat.Com

لوگ جواب کی منزل میں لباس، زیور، آرائش، آسائش کے بارے میں سوچ رہے تھے اور مولائے کائنات بیت الشرف میں آئے تھے تو سیدہ نے عرض کی تھی۔ اے ابا الحسن! بابا سے کہہ دیجئے کہ عورت کے لیے سب سے بہتر شے یہ ہے کہ نہ اس کی نگاہ نامحرم پر پڑے اور نہ نامحرم کی نگاہ اس پر پڑے۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ جواب سن کر بیٹی کو گلے سے لگا لیا تھا۔

بے شک رسولؐ کی بیٹی کا کردار ایسا ہی ہونا چاہیے۔ میں کہوں گا شہزادی! آپؑ کے بلند کردار کے قربان لیکن بی بی! آپؑ تو معصومہ ہیں آپؑ کے یہاں یہ امکان کہاں ہے کہ آپؑ کی نگاہ کسی نامحرم پر پڑ جائے۔ آپؑ نابینا صحابی کو آ جانے دیجئے، عجیب نہیں شہزادی فرمائیں: بے شک میرا کردار ایسا ہی ہے لیکن میں امت کے لیے ایک درسِ ہدایت اور نمونہ عمل فراہم کر رہی ہوں اور دنیا کو بتا دینا چاہتی ہوں کہ جو اس منزلِ کردار کو سوچ بھی نہ سکیں وہ تم ہو اور جو اس منزل کردار پر فائز ہو وہ نبی کی بیٹی فاطمہ زہرا (س) ہے۔(۱)

۴۱۔ سخاوت کا کمال

امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ''کَمَالُ الْجُودِ بَذْلُ الْمَوجُودِ؛ سخاوت کا کمال یہ ہے کہ جو کچھ موجود ہو اس کو اللہ کی راہ میں خرچ کر دو''۔

۱۔ محافل و مجالس، ج ۱، ص ۱۲۸۔

Presented by Ziaraat.Com

امام حسن علیہ السلام کی سخاوت کا یہ عالم تھا کہ اسے دیکھ کر بڑے بڑے سلاطین وقت دنگ رہ جاتے تھے۔ تاریخ کا مشہور واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ معاویہ مدینہ آیا اور اعلان کردیا کہ لوگ بادشاہِ وقت کو سلام کرنے کی غرض سے حاضر ہوں، خزانوں کا منہ کھلا ہوا ہے آج لوگوں کو انعام تقسیم کیا جائے گا۔ لوگ آنے لگے اور دولت تقسیم ہونے لگی یہاں تک کہ امام حسن علیہ السلام کو بھی مجبور کیا گیا۔ آپ دربار میں آخری وقت تشریف لائے۔

معاویہ نے ارکانِ دولت کی طرف اشارہ کیا کہ حسن علیہ السلام نے آنے میں صرف اس لیے دیر کی ہے کہ میرا خزانہ خالی ہو جائے اور مجھے شرمندگی کا منہ دیکھنا پڑے۔ معاویہ نے غرور سے کہا: صبح سے اب تک جس قدر مال تقسیم ہوا ہے اتنی ہی مقدار میں تنہا حسن مجتبیٰ علیہ السلام کو دیدیا جائے۔ خزانوں کے منہ کھول دیے گئے، جواہرات اکٹھا ہونے لگے، معاویہ مسکرا رہا ہے۔ امام حسن علیہ السلام دیکھ رہے ہیں، جب سب مال اکٹھا ہوگیا تو معاویہ نے بڑے غرور سے کہا: لیجئے یہ مال آپ کے لیے ہے۔ آپؑ نے قبول فرمالیا اور چلنے کا ارادہ کیا۔ معاویہ کے خادم نے بڑھ کر جوتیاں سیدھی کردیں۔ آپؑ نے مال کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ تو نے میری خدمت کی ہے اور ہم اہل بیت علیہم السلام کسی کا احسان نہیں لیتے لہٰذا کلِ مال تیری خدمت کا صلہ ہے۔ گویا امامت آواز دے رہی ہے کہ ہم مالِ دنیا کو اپنی جوتیوں میں تولا کرتے ہیں۔ ہم خزانہ شاہی کو رسالت سے منسوب نہیں کرتے اپنی جوتیوں میں رکھا کرتے ہیں۔(۱)

۱۔ محافل ومجالس، ج۱، ص ۱۷۰۔

Presented by Ziaraat.Com

۴۲۔ایک بندہ چھ مقام پر

مفتاح الولایۃ میں جناب سلمان سے مروی ہے کہ ایک دن حضرت علی علیہ السلام اپنے گھر تشریف فرما تھے آپؑ کے ساتھ دختر رسولؐ اور حسنینؑ بھی تھے کہ دق الباب ہوا آپؑ تشریف لائے دیکھا جناب مقداد کھڑے ہوئے تھے آپ نے فرمایا: مقداد خیر تو ہے۔

مقداد نے عرض کیا: مولا ایک خواہش ہے اگر نوازش فرمائیں تو عرض کروں؟

آپؑ نے فرمایا: مقداد بتاؤ کیا بات ہے؟

مقداد نے عرض کیا: مولا آج ماہِ رمضان کی اولین شب ہے میری خواہش ہے کہ آج رات میرے غریب خانہ پر گزاریں۔

آپؑ نے فرمایا: مقداد میں ضرور آ جاؤں گا، انشاءاللہ۔

آپؑ واپس تشریف لائے دختر رسولؐ کے استفسار پر آپؑ نے بتایا کہ مقداد نے آج رات کی دعوت دی ہے۔

ابھی انہی باتوں میں تھے کہ دق الباب ہوا۔ آپؑ دروازہ پر تشریف لائے دیکھا تو جناب عمار تھے۔

جناب عمار نے بھی وہی خواہش کی جو مقداد کی تھی۔ آپؑ نے وعدہ کر لیا۔ واپس آئے مسند پر بیٹھے ہی تھے کہ پھر دق الباب ہوا، دروازہ پر آئے تو جناب ابوذر تھے۔ ابوذر نے بھی وہی خواہش کی جو مقداد اور عمار کر چکے تھے۔ آپؑ نے جناب ابوذر سے وعدہ فرما لیا۔ دوسرے دن جب مسجد میں صحابہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تشریف

Presented by Ziaraat.Com

لائے تو جناب مقداد نے از راہ تفاخر کہا: رات کو ولی خدا حضرت علی علیہ السلام میرے گھر تھے ابھی اپنے گھر تشریف لے گئے ہیں۔

جناب عمار نے عرض کیا: یا رسول اللہؐ میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ مقداد درست نہیں کہہ رہے ہیں لیکن خود حضرت علی علیہ السلام گواہی دیں گے کہ انہوں نے تمام رات میرے گھر گزاری ہے۔

جناب ابوذر نے عرض کیا: یا رسول اللہؐ یہ دونوں آپؐ کے پرانے صحابی ہیں میں تو نہیں کہتا یہ دونوں درست نہیں فرما رہے ہیں لیکن آپؐ حضرت علی علیہ السلام سے خود پوچھ لیں انہوں نے پوری رات میرے غریب خانہ پر گزاری ہے۔

رات جناب ام سلمہ نے مجھ سے خواہش کی کہ آج حضرت علی علیہ السلام اگر ہمارے گھر رات گزار لیتے تو میں آپ دونوں بھائیوں کی علمی گفتگو سے کچھ حاصل کر لیتی چنانچہ میں نے علی علیہ السلام سے کہا اور علی علیہ السلام تمام رات میرے ساتھ رہے ہیں۔

شہزادہ حسن علیہ السلام نے عرض کیا:

نانا جان رات تو ہم دونوں بھائیوں نے اپنے بابا کو باہر جانے ہی نہیں دیا اور وہ ہمیں اسرارِ امامت سے نوازتے رہے۔

اتنے میں جبرائیل نے آ کر سلام ربانی پہنچانے کے بعد عرض کیا: یا رسول اللہؐ یہ سب صحیح کہہ رہے ہیں مگر علیؑ ساری رات ساتویں آسمان پر ملائکہ کے ساتھ تسبیح و تقدیس میں مصروف رہے ہیں۔

جب منافقین نے یہ بات سنی تو کہنے لگے:

Presented by Ziaraat.Com

لوئی بات سنو، بندہ ایک اور مقام چھ ہیں اور ہر ایک کہتا ہے کہ علی علیہ السلام میرے گھر میں تھے، بھلا علی علیہ السلام ایک ہے یا چھ؟

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے مسکرا کر فرمایا: تم بھی سچ کہتے ہو کیونکہ تم بغض علی علیہ السلام رکھتے ہو۔ ذرا سا سمجھنے کی کوشش کرو تو بات سمجھ میں آجائے گی اور وہ یوں ہے کہ:

علی علیہ السلام کو اللہ نے آفتاب کی مانند بنایا ہے، علی علیہ السلام جب بھی چاہے آفتاب کی مانند بن جائے اور کرہ ارض پر ہر باشندہ جس طرح یہ کہتا ہے کہ آفتاب میرے گھر چمک رہا ہے اسی طرح اگر علیؑ چاہے تو بھی کرہ ارض کا ہر رہنے والا کہہ سکتا ہے کہ علی علیہ السلام میرے پاس تھے یا میرے گھر میں تھے۔

واضح سی بات ہے کہ ذات احدیت نے ان نفوس قدسیہ کو ایسی قدرت کاملہ سے نوازا ہے کہ اگر چاہیں تو ان واحد میں چالیس جگہ رہیں اور اگر چاہیں تو ایک جگہ رہیں۔(۱)

قارئین محترم فیصلہ آپ کریں شیطان ایک ہے اور ہر ایک کو گمراہ کر رہا ہے۔ چاہے وہ پاکستان کا باشندہ ہو یا دیگر ممالک کا ہر ایک یہی کہتا ہے کہ مجھے شیطان نے بھکایا، شیطان وہ جس کے لیے رب العزت نے فرمایا: ﴿انہ عدو مبین﴾(۲) بے شک وہ تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے۔ عزیز وجود دشمن ہے اس کو تو خدا نے اتنی طاقت و قدرت دی کہ ہر جگہ پر چلا جائے ہر جگہ موجود لیکن جس کے بارے میں فرمایا:

۱۔ ریاض الاحزان، ص ۱۱۴۔ ۲۔ سورہ یٰسین، آیت ۶۰۔

Presented by Ziaraat.Com

﴿و کل شی احصیناه فی امام مبین﴾ (۱) ہم نے ہر شے کو ایک روشن امام میں جمع کر دیا ہے۔

جس میں ہر شے کا احصاء ہو گیا وہ ہر جگہ پر موجود نہیں ہو سکتا جو کھلا دشمن ہے وہ تو گمراہ کر سکتا ہے اور جو امام مبین ہو وہ ہر ایک کی ہدایت نہیں کر سکتا۔

۴۳۔ بہترین خصلت

امام حسن علیہ السلام ایک ایسے حبشی غلام کے پاس سے گزرے جو اپنے سامنے رکھی ہوئی روٹی کا ایک ٹکڑا خود کھاتا تھا اور دوسرا ٹکڑا اپنے کتے کو ڈال رہا تھا۔ امام علیہ السلام نے اس سے فرمایا: ''تم ایسا کیوں کر رہے ہو؟''

اس نے کہا مجھے شرم آتی ہے کہ میں تو روٹی کھاؤں اور اس کو نہ کھلاؤں۔

امام علیہ السلام نے اس غلام میں اس بہترین خصلت کا مشاہدہ فرمایا اور اس کو اچھی خصلت کی جزا دینا چاہی اسکے احسان کے مقابلہ میں احسان کرنا چاہا تاکہ فضیلتوں کو رائج کیا جا سکے۔ اس سے فرمایا: تم اسی جگہ بیٹھے رہو میں ابھی آتا ہوں۔

پھر آپؑ نے اس کے مالک کے پاس جا کر غلام اور جس باغ میں وہ رہتا تھا اس کو خریدا اور اس کے بعد اسے آزاد کر کے اس باغ کا مالک بنا دیا۔ (۲)

۱۔ سورہ یٰسین، آیت ۱۲۔

۲۔ لمحات من سیرۃ ائمہ اہل البیت علیہم السلام، ص ۱۲۸۔

Presented by Ziaraat.Com

۴۴۔ پرندے بھی علی علیہ السلام کی معرفت رکھتے ہیں

جابر بن عبداللہ انصاری نقل کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ صحرا سے گزر رہے تھے اچانک حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے اپنا چہرہ آسمان کی طرف اٹھایا اور تبسم کیا، مسکرائے اور فرمایا: شاباش اے پرندوں! میں نے عرض کیا: اے میرے مولا! کن پرندوں سے گفتگو کر رہے ہیں؟ فرمایا: وہ پرندے جو ہوا میں ہیں، کیا تم دوست رکھتے ہو کہ ان کو دیکھو اور ان کی گفتگو کو سنو؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں میرے مولا!

اس وقت حضرت علی علیہ السلام نے کچھ کلمات ادا کیے، اچانک ایک پرندہ زمین کی طرف آیا اور حضرت علی علیہ السلام نے دائیں ہاتھ پر آ کر بیٹھ گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ اس کی پشت پر پھیرا اور فرمایا: خدا کے اذن سے مجھ سے گفتگو کرو۔ خداوند متعال نے اس کو قوتِ گویا عطا فرمائی یہاں تک کہ اس نے حضرت علی علیہ السلام کو عربی زبان میں کہا:

السلام علیک یا امیر المومنین و رحمۃ اللّٰہ و برکاتہ

حضرت علی علیہ السلام نے جواب سلام کے بعد اس سے فرمایا: اس خشک صحرا میں نہ آب و دانہ ہے پھر کیا کھاتے ہو؟

پرندے نے کہا: اے میرے مولا: جب ہمیں بھوک لگتی ہے تو آپ کی ولایت کا ذکر کرتے ہیں تو سیر ہو جاتے ہیں اور جب ہمیں پیاس لگتی ہے تو آپ کے دشمنوں سے بیزاری کا اعلان کرتے ہیں تو سیراب ہو جاتے ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: ''بارک اللہ فیک'' اس کے بعد پرندہ پرواز کر گیا۔(۱)

۴۵۔ رات بھر خود کو اذیت میں مبتلا رکھنا

حیات القلوب میں ایک واقعہ علامہ مجلسی کے حوالے سے درج ہے جسے دیگر محدثین نے بھی بیان کیا ہے۔

قدیم زمانہ کی بات ہے ایک عابد شخص اپنے حجرہ میں بیٹھا اللہ کی عبادت کر رہا تھا کہ چند بدشعار شیطان صفت لوگوں نے ایک بدکار عورت کے ساتھ مل کر عابد کو ورغلانے کا منصوبہ بنایا۔ عورت نے عابد کے حجرہ کا دروازہ کھٹکھٹایا۔

عابد نے دروازہ کھولا تو عورت نے بے کسی کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میرے پیچھے چند لوگ لگے ہوئے ہیں۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ مجھے اغوا نہ کر لیں میں بڑی مشکل میں ہوں خدا کے لیے میری مدد کریں۔ ایک رات اپنے حجرہ میں مجھ مجبور و بے کس کو پناہ دے دیں آپ کی بڑی مہربانی ہوگی۔ صبح ہوتی ہی یہاں سے چلی جاؤں گی۔

عابد نے کہا: بہت خوب آ جاؤ، اللہ مالک ہے۔

بے چارہ عابد بہت بری طرح پھنس گیا، شہوت کی آگ غالب آنے لگی، کیا کروں؟

۱۔ بحار الانوار، ج ۴۱، ص ۲۳۱، ۲۳۲۔ مناقب آل ابی طالب، ج ۲، ص ۱۳۴۔ القطرہ، ج ۱، ص ۱۱۷ کچھ اختلاف کے ساتھ۔

Presented by Ziaraat.Com

اس کے دماغ میں یہ بات آئی کہ اس آگ کو خوف الٰہی کے ذریعہ ہی بجھایا جاسکتا ہے۔اس کے سامنے ایک انگیٹھی جل رہی تھی اس نے اپنی انگلی آگ میں ڈال دی اور اپنے آپ سے کہنے لگا: یہ آگ کہاں اور جہنم کی آگ کہاں؟ اگر تو یہ آگ برداشت نہیں کرسکتا تو جہنم کی آگ کس طرح برداشت کرے گا؟

کچھ دیر آگ کا اثر رہا اور پھر ماند پڑ گیا۔شہوت کی آگ نے ایک بار پھر بھڑکنا شروع کیا۔عابد نے اپنی دوسری انگلی آگ میں ڈال دی۔الغرض جب بھی شہوت بڑھتی عابد اپنی ایک انگلی آگ میں ڈال دیتا۔صبح ہوتے ہوتے اس کی دس کی دس انگلیاں جل گئیں اور وہ عورت سویرے ہوتے ہی اپنی منزل کی طرف روانہ ہوگئی۔

قارئین محترم توجہ کریں اگر آپ ایک لحہ بھی غفلت کریں گے تو شہوت اپنا زہر آپ میں منتقل کردے گی۔اگر اللہ کا خوف دل میں پیدا ہوجائے تو خدا بھی آپ کی مدد کرے گا اور آپ کو شیطان پر غالب کردے گا۔(۱)

۴۶۔کفن چور کا عبرتناک واقعہ

بحارالانوار اور حیات القلوب اور بعض دوسری کتابوں میں یہ واقعہ درج ہے:

قدیم زمانہ میں ایک شخص قبر کھود کر مردوں کا کفن چوری کرتا تھا اس کے ایک ہمسایہ کو اس کی اس بری حرکت کا علم تھا بے چارہ ہمسایہ جب بستر مرگ پر پڑا اور

۱۔ایمان، ج۱،ص۱۵۹۔

Presented by Ziaraat.Com

جب اسے اپنی زندگی کی توقع نہ رہی تو اس نے کفن چور کو اپنے گھر میں بلایا اور ایک بند کمرے میں ایک پوٹلی اس کے سامنے رکھ دی اور کہا: بھائی اگر مجھ سے تم کو آج تک کوئی تکلیف پہنچی ہو تو بیان کرو۔

کفن چور نے جواب دیا: نہیں، جناب آپ تو بڑے نیک آدمی ہیں آپ بھلا کسی کو کیونکر تکلیف پہنچائیں گے۔

بھائی مجھے خدشہ ہے کہ میرے مرنے کے بعد تم میری قبر کھود کر کفن چرالو گے۔ اس بات کے پیش نظر میں نے یہ دو کفن خریدے ہیں ایک انتہائی قیمتی ہے اور دوسرا کم قیمت والا ہے۔ تم یہ قیمتی والا کفن لے لو اور مجھے اللہ کے واسطے مرنے کے بعد برہنہ نہ کرنا۔

کفن چور نے پہلے تو تکلف سے کام لیا۔ کہنے لگا میں آپ کے ساتھ ایسی کوئی حرکت نہیں کروں گا۔ کفن آپ ہی رکھ لیں لیکن ہمسایہ نہ مانا اور کہا: ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا۔ آپ کو میری یہ پیشکش قبول کرنا ہوگی۔ یہ بات میرے اور تمہارے درمیان رہی گی کسی کو اس بات کا علم تک نہیں ہوگا۔ بہرحال کافی اصرار کے بعد اس کفن چور نے کفن لے لیا اور چلا گیا۔ ہمسایہ دنیا سے رخصت ہوگیا اور اسے سپردِ خاک کر دیا گیا۔

رات کو کفن چور کو خیال آیا کہ مردے کو کیا معلوم وہ کون سی عقل رکھتا ہے۔ کیوں نہ پڑوسی کا کفن بھی چرالیا جائے ایسے ہی ضائع ہو جائے گا۔

کفن چور نے حسب معمول ہمسایہ کی قبر کھودی اور اسے برہنہ کرنا چاہا تو یکا یک میت سے رونے کی آوازیں آنے لگیں مجھے برہنہ مت کر، مجھے برہنہ مت کر۔

یہ جملہ کفن چور کے دل میں راسخ ہو گیا وہ خوفِ خدا سے لرزنے لگا اور قبر سے فوراً

Presented by Ziaraat.Com

باہر آ گیا۔

اللہ تعالیٰ کی یاد میں رونے والو، گریہ کرنے والو، سنو کفن چور کے اوپر ایسا خوف خدا طاری ہوا کہ بیمار پڑ گیا، سمجھ گیا کہ یہ خوف مجھے مار ڈالے گا۔ اپنے بیٹے کو وصیت کی کہ میں نے تمہاری خاطر بڑی زحمتیں اٹھائیں اب تم سے ایک خواہش ہے میری وصیت ہے کہ میرے مرنے کے بعد مجھے سپردِ خاک مت کرنا بلکہ میری لاش کو ایک صحرا میں لے جا کر نذرِ آتش کر دینا۔ آدھی راکھ کو دریا میں اور نصف دیگر کو صحرا میں بکھیر دینا۔ میں بڑا گناھگار بندہ ہوں۔ میں مسلمانوں کے قبرستان میں دفن ہونے کی لیاقت نہیں رکھتا۔

جب کفن چور مر گیا اور اس کی وصیت پر عمل کیا گیا تو اللہ کی طرف سے اسے زندہ کیے جانے کا حکم ہوا۔ اسے زندہ کیا گیا، ندا آئی اے بندۂ تو نے یہ کیسی وصیت کی۔ عرض کیا: خدایا! تو تو شاہد ہے کہ خوفِ ندامت کی وجہ سے ایسا کیا۔ ندا آئی ہم نے تجھے اپنی امان میں قرار دیا۔ جو کوئی خدا سے ڈر گیا خدا اسے اپنی پناہ میں لے لیتا ہے۔

۴۷۔ ایمانداری کی ایک مثال

ابن بطوطہ مصری نے سات سو سال قبل جن ممالک کا سفر کیا تھا اسے سفر نامے کی صورت میں مرتب کیا۔

۱۔ ایمان، ج ۱، ص ۱۶۱۔

Presented by Ziaraat.Com

وہ بیان کرتا ہے کہ جب شیراز پہنچا تو جامع مسجد عتیق کا دورہ کیا۔ مسجد کا تمام صحن سنگ مرمر کا بنا ہوا تھا۔ ۲۴ گھنٹوں میں تین مرتبہ اس کی دھلائی ہوتی ہے۔ کسی بھی شخص کو جوتا پہن کر مسجد میں داخل ہونے کی اجازت نہیں تھی نماز کے وقت لوگوں کا ہجوم کافی ہوتا تھا۔ مسجد کے باہر ایک بازار بھی تھا (اب یہ بازار نہیں ہے) جس کی زیبائی بازار شام کے علاوہ میں نے کہیں نہیں دیکھی جب میں بازار میں داخل ہوا تو میری نظر ایک دکاندار پر پڑی۔ جس کے پاس کوئی خریدار نہیں تھا اور وہ قرآن کی تلاوت میں مشغول تھا۔ اس کی یہ بات مجھے بڑی پسند آئی اور میں اس کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔ احوال پرسی کی۔ دعا وسلام کے بعد دکاندار نے مجھے بتایا کہ میری دکان میں میری قبر بھی ہے اس نے فرش ہٹا کر قبر دکھائی، واقعی بالکل تیار قبر تھی۔ اس کے نام کا کتبہ موجود تھا اس نے مجھے اس کی وجہ بتاتے ہوئے کہا: میں نے اپنی روزی کی جگہ کو قبرستان میں یوں تبدیل کر رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو نہ بھول سکوں تا کہ موت یاد رہے اور اس طرح دنیا کے فریب کا شکار نہ ہو جاؤں۔ اپنے خریداروں سے کسی قسم کا دھوکہ نہ کروں اور باایمان اس دارِ فانی سے کوچ کروں۔

جب کوئی گاہک نہیں ہوتا تو یہاں بیٹھا قرآن کی تلاوت کرتا ہوں تا کہ نفس قابو میں رہے۔

تو یہ تھی سات سو سال قبل شیراز کے ایک دکاندار کی خدا پرستی کی ایک مثال اور اب دیکھئے صورت حال یکسر بدل چکی ہے سب لوگ موت سے غافل ہو چکے ہیں اب تو برسوں گزر جاتے ہیں اور کوئی موت کو یاد نہیں کرتا۔ آخرت کے لیے کوئی فکر مند

Presented by Ziaraat.Com

نظر نہیں آتا۔ سب کی توجہ کار، بنگلے اور دیگر مادی وسائل کی طرف مرکوز ہے۔(۱)

۴۸۔ اپنی حاجت لکھ کر دو

ایک شخص اپنی حاجت لے کر امام حسن علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؑ نے فرمایا: اپنی حاجت لکھ کر ہمیں دے دو، اور جب آپؑ نے اس کی درخواست پڑھی تو اس کو اس کی حاجت سے دوگنا عطا کیا۔

حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا: یہ درخواست اس کے لیے کتنی بابرکت تھی! امام حسن علیہ السلام نے فرمایا: اس کی برکت ہمارے لیے زیادہ تھی کیونکہ ہمیں اہل نیکی بنا دیا۔ کیا تم لوگ نہیں جانتے کہ نیکی وہ ہے جو بغیر کسی خواہش کے کی جائے لیکن اگر خواہش کے بعد دی جائے تو سوال کرنے والے کی عزت کے سامنے بے ارزش ہے۔ شاید جس شخص نے رات بھر اضطراب و پریشانی اور خوف و امید میں گزاری ہو اور اسے یہ معلوم نہ ہو کہ اس کے سوال کے بعد اس کو رد (منع) کر دیا جائے گا یا قبول کر کے اس کو خوش کر دیا جائے اور اب وہ کانپتے ہوئے بدن اور دل کے ساتھ تمہارے پاس آیا ہے اور تم فقط اُسی مقدار میں عطا کرو کہ جس مقدار کا اس نے سوال کیا ہے تو گویا تم نے اس کی عزت کے سامنے بہت کم عطا کیا ہے۔(۲)

۱۔ ایمان، ج ۱، ص ۲۰۲۔

۲۔ بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۳۴۱۔ اہل بیت علیہم السلام فرش نشین فرشتے، ص ۳۳۵۔

Presented by Ziaraat.Com

۴۹۔ حلال نفع

ابو جعفر فزاری کہتے ہیں کہ حضرت امام صادق علیہ السلام نے اپنے ''مصادف'' نامی غلام کو بلایا اور اس کو ایک ہزار دینار دیے اور فرمایا: تجارت کے لیے مصر جانے کے لیے تیار ہو جاؤ۔

مصادف نے کچھ سامان تیار کیا اور تجارت کرنے والوں کے قافلہ کے ساتھ مصر کے لیے روانہ ہو گئے۔ جب مصر کے قریب پہنچے تو ایک قافلہ مصر سے آ رہا تھا اس سے ملاقات ہو گئی۔ ان قافلے والوں سے اپنے ساتھ لائے ہوئے سامان اور مصر میں ضروری اشیاء کی قیمت کے بارے میں دریافت کیا؟

قافلے والوں نے ان سے کہا کہ ان میں سے کوئی بھی چیز مصر میں موجود نہیں ہے۔ انہوں نے آپس میں قسم کھائی اور عہد کیا کہ ان کو سامان کے دو برابر قیمت میں فروخت کریں! جب سامان فروخت ہو گیا اور اس کی قیمت لے لی تو مدینہ واپس آ گئے۔

مصادف امام علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور ہزار ہزار کی دو تھیلیاں امام علیہ السلام کی خدمت میں پیش کیں اور کہا کہ میں آپؑ پر قربان، یہ اصلی سرمایہ ہے اور یہ دوسری تھیلی میں اس کا نفع ہے۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: یہ منافع تو بہت زیادہ ہے تم نے سامان بیچنے کے لیے کیا کام انجام دیا ہے؟ مصادف نے سارا واقعہ بیان کیا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: سبحان اللہ! تم نے مسلمانوں کے خلاف قسم کھائی کہ مال کو دو برابر قیمت سے کم نہیں بیچیں گے؟ اس کے بعد آپؑ نے ایک تھیلی اٹھائی اور فرمایا: یہ میرا اصل سرمایہ ہے اس کے فائدے کی

Presented by Ziaraat.Com

مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے اور فرمایا: اے مصادف! میدان جنگ میں تلوار چلانا حلال روزی کمانے سے کہیں زیادہ آسان ہے۔(۱)

۵۰۔ دو فقیروں کے ساتھ مختلف سلوک

مسمع بن عبدالملک کہتے ہیں:

میں سرزمین منیٰ میں چند شیعوں کے ساتھ حضرت امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھا ہوا انگور کھا رہا تھا۔ اچانک ایک فقیر آیا اور اس نے حضرت سے مدد چاہی۔ آپؑ نے جب اس کو انگور دینا چاہا تو اس نے لینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ اگر مجھے پیسہ دیں گے تو لونگا! حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: پھر تجھے خدا ہی دے گا! یہ سن کر فقیر چل دیا۔ تھوڑی دیر کے بعد واپس آیا اور کہا کہ اچھا انگور ہی دے دیجئے۔ اس وقت امام علیہ السلام نے فرمایا: خدا ہی تجھے عنایت کرے گا اور اس کو کچھ بھی نہیں دیا۔

اس کے بعد ایک دوسرا فقیر آیا اور اس نے بھی مدد مانگی، امام علیہ السلام نے انگور کے ایک خوشہ سے تین انگور اٹھا کر اس کو دیے۔ اس فقیر نے ان تین دانوں کو لے کر کہا: ”شکر اس خدا کا جس نے مجھے رزق عنایت فرمایا“۔

امام علیہ السلام نے اس سے فرمایا: صبر کرو، اور آپ نے مٹھی بھر کر انگور اٹھائے اور اس فقیر کو دیے اس نے دوبارہ کہا:

۱۔ اصول کافی، ج۵، ص۱۶۱۔ بحار الانوار، ج۴۷، ص۵۹۔ وسائل الشیعہ، ج۱۷، ص۴۲۱۔ اہل بیت علیہم السلام فرش نشین فرشتے، ص۴۷۲۔

Presented by Ziaraat.Com

''شکر اس خدا کا جس نے مجھے رزق عنایت فرمایا''

اس کے بعد امام علیہ السلام نے کہا کہ صبر کرو اور اپنے خادم سے کہا کہ درہم و دینار کتنے ہیں؟ خادم نے ۲۰ درہم لاکر دیے اور کہا کہ میرے پاس یہی تھے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: وہ بیس درہم اس فقیر کو دے دو، جیسے ہی فقیر نے بیس درہم لیے تو کہا:

''تمام تعریف اللہ کے لیے ہیں، پروردگار یہ عطا و بخشش تیری طرف سے ہے اور تیرا کوئی شریک نہیں ہے''۔

امام صادق علیہ السلام نے جب یہ جملہ سنا تو فرمایا: ذرا ٹھہرو اور امام علیہ السلام نے اپنا پیراہن نکال کر اس کو عطا کیا اور اس سے کہا: لو اس کو پہن لو۔ اس نے پیراہن لیا اور کہا: ''تمام تعریف اس پروردگار سے مخصوص ہیں جس نے مجھے لباس عطا کیا''۔ اور اس نے عرض کیا: اے اباعبداللہ! خدا آپ کو جزائے خیر عنایت فرمائے۔

جب ماجرا یہاں تک پہنچا تو وہ شخص وہاں سے روانہ ہوگیا۔ راوی کہتا ہے ہم سب لوگ سوچ رہے تھے کہ اگر وہ امام علیہ السلام کے پاس سے نہ جاتا تو امام مسلسل اس کو عطا کرتے رہتے کیونکہ جب بھی آپؑ اس کو عطا کرتے تھے وہ امام علیہ السلام کی عطا پر خدا کا شکر ادا کرتا جاتا تھا۔ (۱)

قارئین محترم ہم بھی اس فقیر سے درس حاصل کریں نعمت کے ملنے پر خدا کا شکر ادا کریں قرآن میں خدا نے فرمایا ہے: ﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ﴾ نعمتوں کے شکر پر نعمتوں میں اضافہ ہوگا۔ (۲)

۱۔ اصول کافی، ج ۲، ص ۵۸۱۔ بحار الانوار، ج ۴۷، ص ۴۶۔ اہل بیت علیہم السلام فرش نشین فرشتے، ص ۴۶۸۔

۲۔ سورۂ ابراہیم، آیت۔

Presented by Ziaraat.Com

۵۱۔ بے نمازی کے بارے میں نصیحت آمیز نکات

۱۔ جو شخص نماز نہیں پڑھتا گویا اس نے اپنی خلقت کے ہدف کی مخالفت کی کیونکہ پروردگار عالم ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾ (۱) میں نے جن وانس کو خلق نہیں کیا سوائے عبادت کے۔

۲۔ نماز نہ پڑھنے والے کے اعمال بارگاہ الٰہی میں قبول نہیں ہوں گے کیونکہ روایات میں ذکر ہوا ہے "اَنّ اوّل ما یحاسب به العبد الصلاۃ فان قبلت قبل ما سواھا و ان ردّت ردّ ما سِواھا"

بندوں سے جس چیز کے بارے میں سب سے پہلے سوال ہوگا وہ نماز ہے اگر نماز قبول ہے تو بقیہ اعمال بھی قبول کیے جائیں گے اور اگر نماز قبول نہ ہوئی تو بقیہ اعمال بھی قبول نہ ہوں گے۔

۳۔ جو شخص نماز نہیں پڑھتا اس نے تمام انبیاء کے اہداف کی مخالفت کی کیونکہ قرآن مجید کی کافی آیات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ انبیاء کی رسالت کے اہداف میں سے ایک توحید اور دوسرا خدائے وحدہ کی عبادت کی طرف دعوت دینا تھا۔

۴۔ جو نماز نہیں پڑھتا گویا اس نے ائمہ طاہرین علیہم السلام کے راستے کو چھوڑ دیا کیونکہ ائمہ طاہرین کا اہم عمل اول وقت نماز پڑھنا اور تمام انسانوں کو نماز قائم کرنے کی دعوت دینا تھا۔ امام حسین علیہ السلام فرماتے ہیں: "انی احب الصلوۃ" میں نماز کو

۱۔ سورہ ذاریات، آیت ۵۶۔

Presented by Ziaraat.Com

دوست رکھتا ہوں۔ مولا علی علیہ السلام نے جنگ کے دوران نماز قائم کی۔ اسی طرح امام حسین علیہ السلام نے کربلا کے میدان میں اتنے سخت مصائب و آلام کے باوجود نماز کو ترک نہیں کیا۔

۵۔ بے نمازی ہونا عقلائی منطق کے برخلاف ہے کیونکہ احسان کرنے والے کا شکریہ ادا کرنا ضروری ہے۔ اگر کوئی شخص آپ کو کوئی چیز دیتا ہے کیا آپ اس کا شکریہ ادا نہیں کریں گے؟ عقل سالم یہ کہتی ہے کہ: ضرور شکریہ ادا کرنا چاہیے۔

اس بناء پر کون ہستی ہے کہ جس نے ہمیں اشرف المخلوقات خلق کیا؟ یقیناً وہ خدا ہے جس نے ہمیں اتنی نعمتوں سے نواز ہے اور ہمارے اختیار میں اتنی نعمتیں دی ہیں۔ یقیناً یہ بے انصافی ہے کہ انسان اس کی نعمتوں کو تو استعمال کرے لیکن دن رات میں سترہ رکعت نماز واجب نہ پڑھے۔

۶۔ بے نمازی کبھی بھی فحشاء اور منکر سے نہیں بچ سکتا کیونکہ قرآن میں ارشاد رب العزت ہے: ﴿إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ﴾(۱)

یقیناً نماز فحشاء اور منکر سے روکتی ہے۔

۷۔ نماز نہ پڑھنے والا انسان اپنے آپ کو نقصان پہنچا رہا ہے اور وہ اپنے آپ کو معنوی لذتوں اور جنت کی نعمات سے محروم کر رہا ہے۔ اگرچہ خدا کو ہماری عبادت کی کوئی ضرورت نہیں (ہم نماز پڑھیں یا نہیں پڑھیں خدا خدا ہے) ارشاد قدرت ہے:

۱۔ سورہ عنکبوت، آیت ۴۵۔

Presented by Ziaraat.Com

﴿فَإِنَّ اللهَ غَنِیٌّ عَنْ الْعَالَمِینَ﴾(۱)اور جو انکار کرے تو خدا تمام عالمین سے بے نیاز ہے۔دوسری جگہ فرمایا:﴿وَمَنْ شَكَرَ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ رَبِّي غَنِيٌّ كَرِيمٌ﴾(۲)جو شکر یہ ادا کرے گا وہ اپنے فائدہ کے لیے کرے اور جو کفرانِ نعمت کرے گا اس کی طرف سے میرا پروردگار بے نیاز اور کریم ہے۔ایک اور جگہ فرمایا:﴿إِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ﴾(۳)کوئی ایسی شئی نہیں جو اس کی تسبیح نہ کرتی ہو۔

۸۔ شیطان کا رحمت الٰہی سے دوری کا سبب حضرت آدم کو سجدہ نہ کرنا تھا۔ شیطان خدا کو سجدے تو کر رہا تھا(خدا کو تو خدا مان رہا تھا لیکن حکم خدا کو نہیں مان رہا تھا)اس بنا پر بے نمازیوں کو خواب غفلت سے بیدار ہونا چاہیے۔

۹۔ با تقویٰ و پرہیز گار انسان بیشتر نماز کو اہمیت دیتے ہیں۔امام خمینیؒ نے اسپتال میں ڈرپ کے باوجود نماز کو نہیں چھوڑا حتیٰ نماز شب کو بھی۔

بوعلی سینا کو جب بھی کوئی مشکل پیش آتی تھی تو وہ جامع مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھتے تھے اور خدا سے مدد طلب کرتے تھے اس طرح ان کی مشکل دور ہو جاتی تھی۔ان کی وفات کے بعد جنید بغدادی نے عالم خواب میں ان سے پوچھا مرنے کے بعد تمہارے ساتھ کیا ہوا؟

۱۔سورہ آل عمران، آیت ۹۷۔

۲۔سورہ نمل، آیت ۴۰۔

۳۔سورہ اسراء، آیت ۴۴۔

Presented by Ziaraat.Com

کہا: تعلیم و تعلّم کی تمام زحمات کیونکہ خالصانہ نہیں تھیں کسی کام نہیں آئیں فقط جس چیز نے مجھے نجات دلائی وہ میری چند رکعات نمازیں ہیں جو ریا کے بغیر پڑھی تھیں۔(۱)

۱۰۔ جو شخص اپنی نماز کو ضائع کرتا ہے خداوند متعال اس کو قارون و فرعون و ہامان کے ساتھ محشور کرے گا۔ خدا ان پر لعنت اور ان کو رسوا کرتا ہے اور خدا پر لازم ہے کہ ان کو منافقوں کے ساتھ جہنم میں داخل کرے۔ وائے ہو اس شخص پر جو نماز کی حفاظت نہیں کرتا۔(۲)

۵۲۔ ہر روز زمین انسان کو پانچ بار پکارتی ہے

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تَتَکَلَّمُ الاَرضُ کُلُّ یَومٍ بِخَمسِ کَلِمٰاتٍ''

ہر روز زمین پانچ مرتبہ انسان سے باتیں کرتی ہے۔

یعنی جس زمین پر ہم چلتے پھرتے ہیں، جس زمین پر ہم اٹھتے بیٹھتے ہیں ہر روز پانچ مرتبہ ہم سے باتیں کرتی ہیں۔ البتہ یہ حدیث قبر کے بارے میں بھی ذکر ہوئی کہ:

''اَلْقَبْرُ یُنٰادِی بِخَمْسِ کَلِمٰاتٍ'' قبر دن میں پانچ بار انسان کو پکارتی ہے۔

اَلاوَّلُ: اَنَا بَیتُ الوَحدَةِ، فَاحمِلُوا اِلَیَّ اَنیساً؛

۱۔ قصص الصلوۃ، ص ۱۷۷، قاسم میر خلف زادہ۔

۲۔ بحار الانوار، ج ۸۲، ص ۲۰۲۔ قصہ ہای نماز، ص ۵۳، عباس عزیزی۔

Presented by Ziaraat.Com

زمین کی پہلی ندا: میں تنہائی کا گھر ہوں اپنے لیے مونس و مددگار بھیجو تا کہ وہاں اکیلے نہ رہو۔

الثانی: اَنَا بَیتُ الظُّلمَۃِ، فَاحْمِلُوا اِلَیَّ سِرَاجاً؛

زمین کی دوسری ندا: میں تاریک گھر ہوں، بس میرے پاس چراغ کو بھیجو، قبر چراغ چاہتی ہے۔

الثالث: اَنَا بیتُ التُّرابِ، فَاحْمِلُوا اِلَیَّ فِرَاشاً؛

زمین کی تیسری ندا: میں مٹی کا گھر ہوں، میری طرف فرش بھیجو۔ اپنے لیے بستر تیار کرو۔

الرابع: اَنَا بَیتُ الحَیَّۃِ وَ العَقرِبِ، فَاحمِلُوا اِلَیَّ تِریَاقاً؛

زمین کی چوتھی ندا: میں سانپ اور بچھو کا گھر ہوں، بس میرے پاس زہر کی دوا بھیجو۔

الخامس: اَنَا بَیتُ الفَقرِ والفَاقَۃِ، فَاحمِلُوا اِلَیَّ کَنزاً؛ (۱)

زمین کی پانچویں ندا: میں فقر و فاقہ کا گھر ہوں، میری طرف خزانہ بھیجو۔

راوی نے سوال کی: ''یا رسول اللّٰہ، مَن اَنِیسٌ؟''

اے اللہ کے حبیب! وہ مونس و مددگار کیا چیز ہے جس کو قبر کے لیے تیار کریں؟

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''قِرَائَۃُ القُرآن'' قرآن کی تلاوت۔

۱۔ مواعظ العددیہ، ص ۳۹۹۔

Presented by Ziaraat.Com

استاد مجتہدیؒ فرماتے ہیں: جو شخص قرآن کی تلاوت کرتا ہے گویا وہ شخص قبر میں مونس و مددگار رکھتا ہے۔قرآن پڑھو خصوصاً سحر کے وقت ایک یا دو صفحہ قرآن کی تلاوت کرو (افسوس ہمیں اخبارات، ٹی وی وغیرہ پڑھنے اور دیکھنے کے لیے تو وقت مل جاتا ہے لیکن قرآن پڑھنے کے لیے ہمارے پاس وقت نہیں۔ ایک طالب علم ہونے کی حیثیت سے عرض کر رہا ہوں یقیناً آپ قارئین محترم برا نہیں مانے گے وہ یہ ہے کہ خود بھی قرآن پڑھیں اور اپنے بچوں کو بھی قرآن پڑھنے کی عادت ڈالیں جس طرح ہم ٹیوشن اور اسکول کے ہوم ورک کے لیے بچوں پر سختی کرتے ہیں اسی طرح قرآن کے لیے بھی ہمیں سختی کرنا چاہیے قرآن کی تلاوت سے دل منور و روشن ہوتا ہے، رزق و گھر میں برکت ہوتی ہے)۔

راوی نے پوچھا: ''یا رسول اللّٰہ ، مَن سِراج؟ '' اے اللہ کے حبیب! وہ چراغ جو قبر کے لیے تیار کریں کیا ہے؟

پیغمبر اکرم ﷺ نے فرمایا: ''صَلاۃ اللَّیل '' نماز شب۔

استاد مجتہدیؒ فرماتے ہیں جو بھی نماز شب پڑھتا ہے، قبر کا چراغ اس کے پاس ہے۔اس شخص کی قبر تاریک نہیں ہوگی۔قبر کی روشنی و چراغ، نماز شب ہے۔

راوی نے سوال کیا: ''یا رسولُ اللہ، وما الفِراش '' اے اللہ کے رسول! وہ بستر جو قبر کے لیے تیار کریں کیا ہے؟

پیغمبر اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اَلعَمَلُ الصَّالِحُ'' عمل صالح۔

استاد مجتہدیؒ: عمل صالح، اچھے کام، انسان کی قبر کا بستر ہیں جو شخص نیک اعمال

Presented by Ziaraat.Com

بجالاتا ہے درواقع وہ اپنے لیے قبر کا بستر تیار کررہا ہے۔

(جس طرح ہم چاہتے ہیں اس دنیا میں نرم وملائم بستر ہو اسی طرح اپنی آخرت کی آرامگاہ کے لیے نرم وملائم بستر عمل صالح کے ذریعہ تیار کریں)

راوی نے پوچھا: ''یا رسول اللّٰہ، وَمَا التِّریاقُ؟'' اے پیغمبر خداؐ، قبر میں زہر کی دوا کیا چیز ہے؟

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اَلتَّوبَۃ'' توبہ کرنا۔

آقای سید علی حق گو بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک جنازے کو دفن کرنے کے لیے قم لے کر گئے، جس زمین کو بھی قبر کے لیے کھودا اس میں سے سانپ، بچھو وغیرہ نکلتے تھے۔ آخر کار ہم تھک گئے، جنازے کو اسی سانپ، بچھو والی قبر میں دفن کر دیا۔

راوی نے سوال کیا: ''یا رسول اللّٰہ، وَمَا الکَنزُ'' اے خدا کے حبیب! قبر کا خزانہ کیا چیز ہے؟

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کلمۃ لا الہ الّا اللّٰہ'' کلمہ لا الہ الّا اللّٰہ قبر کا خزانہ ہے۔

کلمۂ توحید لا الہ الّا اللہ دن میں سو بار پڑھا کرو، جو شخص سو بار اس کلمہ توحید کو پڑھے گا اس کے نامہ اعمال کا پلہ بھاری ہوگا۔ اپنی زندگی کا ایک ورد بنالو کہ روزانہ سو بار لا الہ الّا للہ پڑھنا ہے۔ یہ ایک ایسا ذکر ہے کہ جس کے پڑھنے میں ریا کاری نہیں ہے۔ منہ بند کر کے بھی یہ ذکر پڑھا جا سکتا ہے۔ برابر میں بیٹھنے والے کو معلوم تک نہیں ہوگا کہ آپ کچھ ذکر بھی پڑھ رہے ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

ہر روز صبح کی نماز کے بعد اس حدیث کو پڑھیں۔ اس حدیث کے پڑھنے کی وجہ سے انسان میں جان آئے گی۔ طاقت پیدا ہوگی کہ کیا کرتا ہے اور کیا نہیں کرتا ہے۔ کھانا اور سونا فقط ہمارا کام نہیں ہے۔(۱)

۵۳۔ نصرانی کے مقابلہ میں عجیب بردباری

ایک نصرانی مذہب سے تعلق رکھنے والے نے امام محمد باقر علیہ السلام کی توہین کرتے ہوئے کہا: تم بقر ہو!

امام علیہ السلام نے فرمایا: نہیں، میں باقر ہوں۔

اس نے کہا: تم اس باورچی عورت کے بیٹے ہو!

امام علیہ السلام نے فرمایا: کھانا بنانا ان کا فن ہے۔

اس نے کہا: تم سیاہ چہرے، حبشی اور بدزبان کے فرزند ہو!

امام علیہ السلام نے فرمایا: اگر تو نے سچ کہا ہے تو خدا انہیں بخش دے اور اگر جھوٹ کہا ہے تو خدا تجھے بخش دے۔

چنانچہ امام علیہ السلام کے اس صابرانہ سلوک کو دیکھ کر وہ نصرانی مسلمان ہو گیا۔(۲)

قارئین محترم اس واقعہ کو پڑھ کر فیصلہ کریں کہ کیا ہم میں بھی ایسا ہی صبر اور بردباری پائی جاتی ہے۔ اگر ان تین توہینوں کو مدنظر رکھیں تو جتنی توہین اس نے کی تو

۱۔ در محضر مجتہدی، ج ۲، ص ۲۳۲۔

۲۔ کشف الغمہ، ج ۲، ص ۱۲۷۔ بحار الانوار، ج ۴۶، ص ۲۸۸۔ اہل بیت علیہم السلام فرش نشین فرشتے، ص ۲۵۹۔

Presented by Ziaraat.Com

شاید میں اس سے زیادہ اس کی توہین کر دیتا۔ لیکن امام علیہ السلام کے کردار نے بتا دیا مسائل کا حل لڑائی جھگڑا، برا بھلا کہنا نہیں بلکہ معاشرے میں اخلاق کو پھیلنا ہے اور اس کے ذریعہ مسائل کو حل کیا جا سکتا ہے۔

۵۴۔ عظیم الشان حدیث

امام محمد باقر علیہ السلام نے جابر جعفی سے فرمایا: "اے جابر! جس نے شیعت کو قبول کر لیا اور وہ یہ اعلان کرے کہ میں اہل بیت علیہم السلام کا دوستدار ہوں تو کیا یہ اس کے لیے کافی ہے؟ خدا کی قسم! وہ شخص ہمارا نہیں ہے مگر یہ کہ وہ خدا کی خوشنودی کے لیے تمام گناہوں سے پرہیز کرے اور خداوند عالم کی اطاعت کرے۔

اے جابر! ہمارے شیعہ چند صفات کے ذریعہ پہچانے جاتے ہیں۔ تواضع، خشوع، امانت داری، کثرت سے ذکر خدا، روزہ، نماز، والدین کے ساتھ نیکی، غریب، مفلس، محتاج اور یتیم پڑوسیوں کی دیکھ بھال، قول میں صداقت، قرآن مجید کی تلاوت، لوگوں کے بارے میں نیکی کے سوا کچھ نہ کہنا، اپنے قبائل کی اشیاء میں امین ہونا۔

جابر کہتے ہیں: میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: اے فرزند رسولؐ! آج ہم ان صفات کے لوگوں کو نہیں دیکھتے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا:

اے جابر! مذہب باطلہ تم کو حق سے ہٹا نہ دے، کیا انسان کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ یہ کہے: میں علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو دوست رکھتا ہوں اور اس کے سوا کچھ کرنے

Presented by Ziaraat.Com

والا نہ ہو اور اسی طرح اگر وہ یہ کہے: میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دوست رکھتا ہوں۔ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علیؑ سے بہتر ہیں اور رسول کی سیرت پر عمل نہ کرے اور ان کی سنت پر عمل نہ کرے تو اس کی محبت اس کو کوئی فائدہ نہیں دے گی۔

اے ہمارے شیعو! تقوائے الٰہی کو اختیار کرو، قرآن مجید پر عمل کرو، خدا کے نزدیک سب سے زیادہ مقرب و محبوب وہ لوگ ہیں جو سب سے زیادہ پرہیز گار، خدا کی عبادت و اطاعت کرنے والے ہیں۔

اے جابر! خدا سے نزدیک ہونے کا کوئی راستہ نہیں ہے سوائے اس کی اطاعت کے۔ ہمارے پاس دوزخ سے نجات کا کوئی پروانہ نہیں ہے۔ جو شخص خدا کا فرماں بردار ہے وہ ہمارا دوست ہے اور جو خدا کا نافرمان ہے وہ ہمارا دشمن ہے۔ عمل و تقویٰ اور پرہیز گاری کے علاوہ ہماری ولایت تک پہنچنے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔(۱)

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب وہ بندہ ہے جو عملِ خیر کو متواتر بجالاتا رہے چاہے وہ عمل کم ہی کیوں نہ ہو۔(۲)

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے سچے بندوں میری عبادت کے ذریعہ دنیا میں طلب راحت کرو میں اس کی وجہ سے تم کو آخرت میں اپنی نعمتوں سے لذت اندوز بنادوں گا۔(۳)

۱۔ اصول کافی، ج ۲، ص ۷۴۔ اہل بیت علیہم السلام فرش نشین فرشتے، ص ۵۶۸۔ کتاب الشافی، ج ۳، ص ۳۵۰۔

۲۔ کتاب الشافی، ج ۳، ص ۳۶۴۔

۳۔ کتاب الشافی، ج ۳، ص ۳۶۵۔

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

۵۵۔ دنیا وآخرت کی بھلائی

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خداوند عالم جس شخص کو میرے اہل بیت علیہم السلام کی محبت عطا فرماتا ہے۔ بے شک دنیا وآخرت کی بھلائی اس کو نصیب ہوگی اور کسی ایک کو شک نہیں کرنا چاہیے کہ وہ یقیناً اہل بہشت میں سے ہے کیونکہ اہل بیت علیہم السلام سے محبت کے بیس فائدے ہیں جن میں سے دس دنیا میں اور دس آخرت کے لیے ہیں۔

دنیا کے فائدے: زہد، مفید چیزوں سے رغبت، دین میں پارسائی، عبادت کا شوق، موت سے پہلے توبہ، رات بھر عبادت میں نشاط وشادمانی، لوگوں کے پاس موجود چیزوں سے چشم پوشی، پروردگار کے احکام کی پابندی، دنیا سے بے رغبتی، جود و بخشش۔

آخرت کے فائدے: نامہ اعمال کا نہ کھلنا، میزان کا قائم نہ ہونا، دائیں ہاتھ میں نامہ اعمال کا ملنا، عذاب سے آزادی کا پروانہ، نورانی چہرہ، بدن پر بہشتی لباس، اہل خاندان سے سو لوگوں کی شفاعت، خدا کا نظر کرم، سر پر بہشتی تاج ہونا اور جنت میں بلا حساب وکتاب کے داخل ہونا۔

پس خوش نصیب ہیں وہ افراد جو اہل بیت علیہم السلام سے محبت کرتے ہیں۔(۱)

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص ہمیں خدا کے لیے دوست رکھتا ہو نہ یہ کہ دنیوی مقاصد حاصل کرنے کے لیے اور ہمارے دشمن کو دشمن بھی رکھتا ہو نہ کہ ذاتی کینہ

۱۔ الخصال، ج ۲، ص ۵۱۵۔ بحار الانوار، ج ۲۷، ص ۷۸۔ اہل بیت فرش نشین فرشتے، ص ۲۰۵۔

و دشمنی کی وجہ سے، چنانچہ اگر وہ روز قیامت ریگستان کے ذروں اور سمندر کے جھاگ کے برابر گناہوں کے ساتھ محشور ہوگا تب بھی پروردگار عالم اس کو بخش دے گا۔(۱)

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہم اہل بیت علیہم السلام کی محبت گناہوں کو ختم کر دیتی ہے اور نیکیوں میں اضافہ کا سبب بنتی ہے۔(۲)

۵۶۔ جنتی شخص

حکم بن عتیبہ کہتے ہیں: میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں تھا آپ کا کمرہ لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ اچانک ایک بوڑھا شخص اپنے عصا کا سہارا لیے ہوئے پہنچا اور اس نے کہا: ''السلام علیک یابن رسول اللّٰہ و رحمۃ اللّٰہ و برکاتہ'' اور خاموش ہو گیا۔

امام علیہ السلام نے سلام کا جواب دیا۔ پھر اس بوڑھے شخص نے مجمع کی طرف رخ کر کے کہا: ''السلام علیکم''

مجمع نے بھی جواب سلام دیا۔ اس کے بعد اس ضعیف شخص نے امام علیہ السلام کی طرف رخ کر کے کہا:

''فَوَ اللّٰہِ اِنِّی لَاُحِبُّکُمْ'' خدا کی قسم میں آپ کو دوست رکھتا ہوں۔

پھر اس کے بعد کہا:

۱۔ امالی طوسی، ص ۱۵۶۔ ۲۔ امالی طوسی، ص ۱۶۴۔

Presented by Ziaraat.Com

''وَ اُحِبُّ مَنْ يُحِبُّكُمْ '' اور جو آپؑ کو دوست رکھتا ہے اس کو بھی دوست رکھتا ہوں۔

پھر کہا:

خدا کی قسم! میں آپؑ کو اور آپؑ کے دوستداروں کو دنیا کے لالچ میں دوست نہیں رکھتا بلکہ میری دوستی خالص ہے۔ خدا کی قسم! میں آپؑ کے دشمنوں سے نفرت کرتا ہوں اور ان سے بیزاری کا اعلان کرتا ہوں۔ خدا کی قسم! میری نفرت اور بیزاری ذاتی کینہ وعداوت کی وجہ سے نہیں ہے۔ خدا کی قسم! میں آپؑ کی حلال کردہ چیزوں کو حلال اور حرام کردہ چیزوں کو حرام جانتا ہوں۔

میں آپؑ پر قربان! کیا میرے اس عقیدہ سے فلاح ونجات کی امید کی جا سکتی ہے؟

امام باقر علیہ السلام نے فرمایا:

''اِلَیَّ اِلَیَّ حَتّٰی اَقْعَدَه اِلٰی جَنْبِهٖ '' میرے نزدیک آؤ، میرے نزدیک آؤ، یہاں تک کہ آپؑ نے اس کو اپنے پہلو میں بٹھایا۔

اس کے بعد امام علیہ السلام نے فرمایا: اے میرے بزرگ! ایک شخص ہمارے والد بزرگوار حضرت علی بن الحسین علیہما السلام کے پاس آیا اور اس نے اسی سلسلہ میں دریافت کیا جو تم نے مجھ سے پوچھا ہے۔ ہمارے والد بزرگوار نے اس کو جواب دیتے ہوئے فرمایا:

اگر تم اس دنیا سے جاؤ گے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، علی مرتضٰی، حسن، حسین اور علی ابن الحسین علیہم السلام کی خدمت میں جاؤ گے تو تمہارا دل خوش وخرم ہو جائے گا اور تمہاری

Presented by Ziaraat.Com

آنکھیں منور ہو جائیں گی۔ جب تمہاری جان یہاں تک (امام علیہ السلام نے اپنے گلے کی طرف اشارہ فرمایا) پہنچ جائے گی تو کراماً کاتبین کے ساتھ خوشی خوشی موت کا استقبال کرو گے اور اگر زندہ رہے تو ایسی چیز کا مشاہدہ کرو گے کہ جس کے ذریعہ خداوند عالم تمہاری آنکھوں کو منور کر دے گا اور تم ہمارے ساتھ بلند درجات پر فائز ہو گے۔

یہ بلند و باعظمت حقائق سننے کے بعد وہ بوڑھا شخص بلند آواز سے رونے لگا۔ جس کو دیکھ کر حاضرین نے بھی گریہ کیا۔ امام علیہ السلام نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور اس ضعیف شخص کی آنکھوں سے آنسو صاف کیے اور اس کے بعد اس شخص نے اپنا سر اٹھایا اور امام علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: اے فرزند رسولؐ میں آپؑ پر قربان! آپؑ اپنا ہاتھ مجھے دیں۔ امام علیہ السلام نے اپنا دست مبارک اس کے ہاتھوں پر رکھا۔ اس شخص نے امامؑ کے ہاتھوں کو بوسہ دیا اور اپنی آنکھوں اور سینہ پر ملا اور خدا حافظی کر کے چلا گیا۔

امام علیہ السلام نے مجمع کی طرف رُخ کر کے فرمایا:

”مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَنظُرَ اِلٰی رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْیَنظُرْ اِلٰی هَذا“

جو شخص دوست رکھتا ہے کہ جنتی شخص کو دیکھے تو اسے چاہیے کہ اس شخص کو دیکھے۔(۱)

۵۷۔ امام زمانہ (عج) کی عجیب توجہ

استاد حسین انصاریان فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی زندگی کے ۲۲ سال اہل بیت علیہم السلام

۱۔ اہل بیت فرش نشین فرشتے، ص ۵۸۶۔ اصول کافی، ج ۸، ص ۷۶، حدیث الشیخ۔

Presented by Ziaraat.Com

کی تعلیمات حاصل کرنے کے لے حوزہ علمیہ قم میں گزارے۔ تعطیلات میں صلۂ رحم کے لیے تہران آتا تھا۔ انہیں تعطیلات کے دوران عالم بزرگوار مدافع ولایت اہل بیت علیہم السلام سلطان والواعظین شیرازی مشہور و معروف کتاب ''شبہای پشاور'' کے مؤلف کی عیادت کے لیے ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔

ایک اور صاحب موصوف کی عیادت کے لیے آئے ہوئے تھے۔ سلطان الواعظین نے ان سے میرا تعارف کرایا کہ یہ قم کے طالب علم ہیں اور تعطیلات کے زمانہ میں میری عیادت کے لیے آتے ہیں اور مجھے بھی ان کا تعارف کرایا کہ موصوف برسوں سے میری مجلس میں آتے ہیں اور حسینی کے نام سے مشہور ہیں۔ اس کے بعد موصوف نے جناب حسینی صاحب سے کہا: اپنی زبان سے اپنے واقعہ کو بیان کریں۔

انہوں نے مجھ سے کہا: میری بیماری کی فائل ''پارس اسپتال'' میں موجود ہے میں چاہتا ہوں کہ آپ بھی اپنی نظروں سے دیکھ لیتے اور ڈاکٹروں کی جواب دی ہوئی فائل سے باخبر ہو جاتے اس کے بعد موصوف نے خود مجھ سے اپنی داستان یوں بیان کی:

ایک روز صبح کے وقت نیند سے بیدار ہوا اور میں نے چاہا کہ وضو اور نماز کے لیے کھڑا ہوں میں نے احساس کیا کہ میں نہیں اٹھ سکتا۔ میں نے اپنی اہلیہ کو آواز دی کہ مجھے نماز کے لیے اٹھائے لیکن ان کی مدد بھی بے فائدہ رہی کیونکہ اٹھنے کی طاقت نہیں تھی۔ چنانچہ میں نے نماز لیٹے لیٹے پڑھی۔ جب سورج نکل گیا تو میں نے کہا:

ڈاکٹر کو بلالو، ڈاکٹر آیا اور مجھے دیکھ کر کہنے لگا: افسوس کہ آپ کو فالج کی بیماری ہوگئی ہے اور ریڑھ کی ہڈی کے خطرناک مرض میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ جس کا علاج بھی

Presented by Ziaraat.Com

ممکن نہیں ہے اور آخر عمر تک اس بیماری کو برداشت کرنا پڑے گا۔

مجھے اسپتال لے گئے ایک مدت تک وہاں علاج، ٹیسٹ، ایکسرے وغیرہ ہوتے رہے لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا، طب اور طبیب سے ناامیدی کے بعد میں گھر واپس آ گیا۔

میں نے اپنی اہلیہ سے کہا: کیا دنیا میں صرف ایران، یورپ، امریکہ اور دیگر ملکوں میں ہی ڈاکٹر ہیں؟ اہلیہ نے جواب دیا: ظاہراً ایسا ہی ہے۔ میں نے کہا: نہیں، میں ان کے علاوہ بھی طبیب کو جانتا ہوں (مؤلف: میں ایسے طبیب کو جانتا ہو جو دنیا والوں کو بھی شفا دیتے ہیں اور آسمان والوں کو بھی) اہلیہ نے سوال کیا: وہ کون ہے؟ میں نے کہا: حضرت امام حسین علیہ السلام اور پھر اپنی اہلیہ سے کہا: میرا پاسپورٹ تیار کراؤ چنانچہ اس نے کچھ ہی مدت میں پاسپورٹ تیار کرالیا۔

سفر سے پہلے میں نے ان سے کہا: میں چاہتا ہوں کہ ایک اعتقادی مسئلہ کو تمہارے سامنے بیان کروں کہ اس طریقہ سے ولایت الٰہیہ رکھنے والوں کی نسبت دوسروں کے عقیدوں کو صحیح کریں۔ اس نے کہا: فرمایئے۔ میں نے کہا: شاید خداوند عالم میرے شفایاب ہونے میں مصلحت نہیں رکھتا اور تقدیر میں یہ ہے کہ آخر عمر تک اسی عالم میں باقی رہوں۔ اگرچہ ہمارا مقصد کربلا اور سید الشہدا امام حسین علیہ السلام ہیں لیکن میں اپنے مقصد کو مخفی رکھنا چاہتا ہوں اور ہمارے احباب ورشتہ دار ہمارے کربلا جانے سے باخبر نہ ہوں کیونکہ ان کے درمیان بعض ضعیف الایمان لوگ ہیں! اگر میں کربلا گیا اور شفا نہ ملی تو کہیں میرا مذاق نہ اڑائیں کہ یہ ہے زیارت اور توسل! لہٰذا

Presented by Ziaraat.Com

جو بھی معلوم کرے تو اس سے کہنا کہ علاج کے لیے اسرائیل جارہے ہیں۔

جب عراق کے سفر کے لیے مقدمات تیار ہوگئے میں نے استخارہ کیا کہ ہوائی جہاز کے ذریعہ یا خرمشہر تک ٹرین کے ذریعہ تو استخارہ بہت برا آیا، دوبارہ استخارہ کیا کہ گاڑی کے ذریعہ خسروی باڈر سے جاؤں تو بہت اچھا استخارہ آیا۔

سفر کے لیے روانہ ہوگئے۔ سب سے پہلے کربلا پہنچے اور حسن اتفاق سے رجب المرجب کا مہینہ تھا۔ میں پورے رجب کربلا میں رہا لیکن مجھے شفا نہیں ملی۔ میں نے اپنی اہلیہ سے کہا: دل میں خستگی اور سستی نہ آنے دینا کہیں طولانی مدت نا اُمید کردے۔ اگر اہل بیت علیہم السلام تیزی کے ساتھ ہماری مشکل آسان نہیں کرتے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ چاہتے ہیں کہ ہم زیادہ سے زیادہ ان کی خدمت میں رہیں اور مزید ان سے راز و نیاز کریں۔

جب ماہِ رجب ختم ہوگیا اور شعبان کے مہینہ کے دو تین دن گزر گئے اور نجف اشرف میں امیر المومنین علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہونے کے لیے اپنی اہلیہ کے مشورے سے حلّہ، سامرا اور کاظمین کی زیارت کے بعد ایران واپسی کے لیے تیار ہوئے۔

میں نے اپنے دل میں کہا: جب ایران میں لوگ ہماری عیادت کے لیے آئیں گے تو ہم کہہ دیں گے کہ بیماری کا علاج طبیبوں سے نہیں ہوسکا اور آخر عمر تک اس درد کو برداشت کرنا ہوگا۔

چنانچہ ہم حلّہ اور حضرت سید محمد کی زیارت کے بعد مِنی بس میں کاظمین کے لیے روانہ ہوئے۔ مجھے ڈرائیور کے پیچھے ایک پوری سیٹ پر بیٹھا دیا اور میری اہلیہ مجھ

Presented by Ziaraat.Com

سے پیچھے والی سیٹ پر بیٹھی تھی۔ ایک لکڑی کا اسٹول ڈرائیور کے پاس رکھا ہوا تھا۔ جس پر کوئی نہیں بیٹھا تھا چنانچہ ڈرائیور بس لے کر روانہ ہوا۔ غروب کے قریب ایک بیابان میں کسی نے گاڑی میں سوار ہونے کے لیے ہاتھ اٹھایا۔ ڈرائیور نے گویا بے اختیار بریک مارا۔ جب گاڑی رک گئی تو ایک عربی جوان جو بہت ہی باوقار، باادب اور بزرگوار و باکرامت تھا گاڑی میں آیا اور ڈرائیور کے پاس موجود اس اسٹول پر بیٹھ گیا اور قرآنی آیات کی تلاوت کرنا شروع کی لیکن کیا کہنا اس کے پڑھنے، اس کی آواز اور اس کی قرائت کا!

﴿وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا﴾(۱)

میں نے اپنے دل میں کہا کہ خدایا! یہ خوبصورت اور حسین جوان کون ہے جو اتنی اچھی آواز اور بہترین قرائت کے ساتھ قرآن کی تلاوت کر رہا ہے؟

قرآن کی تلاوت کے بعد اس نے ڈرائیور کی طرف رُخ کر کے کہا: کیا اس سال خراسان امام رضا علیہ السلام کی زیارت کا ارادہ رکھتے ہو؟ ڈرائیور نے کہا: جی ہاں، برسوں سے میرے دل میں یہ تمنا ہے۔

اس جوان نے اپنی جیب سے کچھ رقم نکالی اور ڈرائیور کو دی اور کہا: اس سال جب وہاں جاؤ تو ایسے ایسے شخص سے ملاقات کرو گے یہ رقم اس کو دے دینا اور کہنا تم نے اس سے زیادہ طلب نہیں کیے تھے۔

۱۔ سورہ انسان، آیت ۸۔

Presented by Ziaraat.Com

اس کے بعد انہوں نے اپنا رُخ میری طرف کیا اور محبت بھری آواز میں بہترین فارسی میں مجھ سے کہا: حسینی صاحب! کیا حال ہیں؟ میں نے کہا: ریڑھ کی ہڈی اور فالج کی بیماری میں مبتلا ہوں۔ اس کے علاج کے لیے اپنی پوری کوشش کر چکا ہوں لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔

وہ اسٹول سے تھوڑا سا اٹھے اور اپنے شفا بخش دست مبارک کو میری کمر پر رکھا اور تھوڑا املا اور پھر بیٹھ گئے اور فرمایا: مجھے تو کوئی بیماری اور درد دکھائی نہیں دیتا۔ پھر انہوں نے اس بیابان میں کہ رات کی تاریکی بڑھ رہی تھی۔ ڈرائیور سے کہا: رک جاؤ، میں اترنا چاہتا ہوں۔ ڈرائیور نے کہا: یہاں تو کوئی آبادی بھی نہیں ہے، مکان یا کوئی سائبان بھی نہیں ہے۔ آپ کہاں جانا چاہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: یہیں۔ چنانچہ ڈرائیور نے گاڑی روکی اور وہ اتر گئے۔ ڈرائیور بھی ان کے احترام میں نیچے اُترا۔ میں بھی بے اختیار اور بے توجہ ان کے پیچھے اٹھ کھڑا ہوا۔ ایک مرتبہ میں نے دیکھا کہ ڈرائیور اور مسافر مجھے تک رہے ہیں۔ فوراً ہی متوجہ ہوا کہ میں بالکل صحیح و سالم اپنے پیروں پر کھڑا ہوں۔

ہم سب نے چاروں طرف دیکھا لیکن اس عرب جوان کو نہیں دیکھا۔ اچانک ہم سب نے فریاد بلند کی: یا صاحب الزمان (عج)، یا صاحب الزمان (عج)! لیکن ہمارے محبوب کا کوئی پتہ نہ چل سکا۔(۱)

۱۔ اہل بیت علیہم السلام فرش نشین فرشتے، ص ۵۹۷۔

Presented by Ziaraat.Com

۵۸۔بت پرست قصاب

مورخین لکھتے ہیں کہ ایک شخص ہندوستان کے سفر پر گیا اس نے یہ واقعہ بیان کیا:

میں ایک روز بازار میں گھومتا ہوا ایک قصائی کی دکان پر پہنچا تو دیکھا کہ وہ اوپر کی جانب دیکھتا جاتا ہے اور گوشت تولتا جاتا ہے۔میں نے غور کیا تو پتہ چلا کہ قصائی نے ایک بت دیوار پر نصب کیا ہوا ہے اور اسے دیکھ کر گوشت تولتا ہے۔میں نے اس کی علت دریافت کی تو اس نے پہلے بتانے سے گریز کیا لیکن اصرار کرنے پر کہا کہ میں بت پرست ہوں اور گوشت تولتے ہوئے اپنے خدا کی طرف دیکھتا ہوں تا کہ اس کا خوف میرے دل میں رہے اور میں ایمان داری سے کام کرتا رہوں اور خیانت سے بچتا رہوں۔

تعجب کا مقام ہے، حیف ہے اُس مسلمان پر جو خدا کو حاضر و ناظر جانتے ہوئے بھی بڑی دیدہ دلیری سے گناہ کرتا ہے۔پس معلوم ہوا کہ عقیدے میں کمزوری ہے۔ اگر انسان خدا سے غافل ہو جائے تو یقیناً ہر گناہ میں آلودہ ہو سکتا ہے اور اپنی آخرت خراب کر سکتا ہے۔(۱)

۱۔ایمان، ج ۱،ص ۱۳۱۔

Presented by Ziaraat.Com

۵۹۔غربت پر پریشان مت ہو

ایک غریب آدمی اپنی غربت پر تنگ تھا۔ ہر وقت پریشان رہتا۔ ایک رات اسے خواب میں ایک فرشتہ نے کہا: اگر تمہاری آنکھوں کی بینائی ختم ہونے لگے تو تم اس پر کتنا خرچ کرو گے۔ اس نے جواب دیا: دس ہزار اشرفیاں بھی دینی پڑیں تو اپنی آنکھ کے علاج میں خرچ کردوں گا۔

فرشتہ: اور اگر تمہاری کانوں کی قوت سماعت جانے لگے تو کیا کرو گے؟ غریب شخص: اس پر بھی دس ہزار اشرفیاں خرچ کرڈالوں گا اور اپنے کانوں کی قوتِ سماعت کو بچاؤں گا۔ اِسی طرح فرشتے نے اِسے دس اعضاء گنوائے اور اس نے یہی جواب دیا۔

اس پر فرشتہ نے کہا: خدا کا شکر ادا کر کہ جس نے تجھے جسمانی طور پر بالکل صحیح و سالم باقی رکھا ہوا ہے اور تو ایک لاکھ اشرفیوں کی مالیت کا حامل ہے تو اتنا مالدار ہے اور غربت کا رونا روتا ہے۔ فرض کرلے کہ تو نے انہیں ایک لاکھ اشرفیوں کے عوض حاصل کرلیا ہے بغیر کسی زحمت و پریشانی کے۔ لہٰذا تجھے حاضر چیزوں کا شکر ادا کرنا چاہیے اور کسی احساسِ کمتری میں مبتلا نہیں ہونا چاہیے۔(۱)

۱۔ایمان، ج۱،ص۱۵۰۔

Presented by Ziaraat.Com

۶۰۔ بند تالے کا کھلنا

سید جلیل علی نقی کشمیری کہتے ہیں: میں نے فاضل محترم سید عباس لاری سے سنا وہ کہہ رہے تھے جب میں نجف اشرف میں تھا تو ایک دن ماہِ رمضان میں سہ پہر کے وقت میں نے افطار کے لیے کھانا تیار کیا۔ کمرے میں رکھا اور باہر آ کر کمرے کو تالا لگا دیا۔ نماز مغرب اور عشاء ادا کرنے اور رات کا کچھ حصہ گزرنے کے بعد میں واپس آیا جب کمرے کے دروازے پر پہنچ کر جیب میں ہاتھ ڈالا تو چابی موجود نہیں تھی میں نے اِدھر اُدھر دیکھا مدرسہ میں تلاش کیا۔ طالب علموں سے پوچھا لیکن چابی نہیں ملی۔ سخت بھوک اور چابی نہ ملنے کے باعث سخت پریشان ہو گیا۔

مدرسے سے باہر آیا اور پریشانی کے عالم میں حرم کی طرف چلنا شروع کر دیا اور ساتھ ہی ساتھ میں زمین پر بھی دیکھتا جاتا تھا اچانک مرحوم حاج سید مرتضیٰ کشمیری اعلی اللہ مقامہ کو دیکھا۔ انہوں نے میری پریشانی کا سبب دریافت کیا۔ یں نے سارا ماجرا بیان کیا۔ وہ میرے ساتھ مدرسہ آئے اور میرے کمرے کے قریب پہنچ کر کہا لوگ کہتے ہیں کہ اگر کسی کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا نام یاد ہو اور وہ بند تالے پر اسے پڑھے تو بند تالا کھل جاتا ہے۔ کیا ہماری جدہ حضرت فاطمہ علیہا السلام ان سے کمتر ہیں پس انہوں نے بند تالے پر ہاتھ رکھا اور کہا: یا فاطمہ! تالا فوراً کھل گیا۔(۱)

۱۔ فضائل الزہراء، ومناقب انسیہ الحوراء، ص ۵۹۷۔

Presented by Ziaraat.Com

۶۱۔اُزری کا واقعہ

ازری نام کا ایک کٹر شیعہ شاعر تھا ایک دن اس نے بغداد کے بازار میں سنا کہ ایک سنی شخص صدیقہ طاہرہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کو برا بھلا کہہ رہا ہے۔ وہ بہت ناراض ہوا اس نے سزا دینے کا سوچا لیکن اس نے اپنے آپ سے کہا کہ اس شخص کو اس کام سے روکنا چاہیے۔ بس وہ اس کے پیچھے روانہ ہوگیا، چلتے چلتے وہ شخص اپنی دکان پر پہنچ گیا اور دروازہ کھول کر اندر داخل ہوگیا۔ ازری نے اس کے پاس جا کر کان میں کہا تیرے پیشوا پر لعنت۔ یہ سن کر اس شخص کو بہت غصہ آیا لیکن دیکھا ازری کے پاس تیز دھار کا خنجر ہے جس سے خون ٹپک رہا ہے یہ دیکھ کر وہ ڈر کے مارے خاموش رہا۔

ازری واپس چلا گیا اور وہ شخص اگلے دن صبح تک غصہ میں پیچ و تاب کھاتا رہا۔ اگلے دن صبح ازری پھر اس کی دکان پر آیا اور وہی بات دہرائی اور چالیس دن تک یہ سلسل چلتا رہا۔ آخر اس نے تنگ آ کر خلیفہ سے شکایت کی۔ خلیفہ نے اپنے دو بھروسہ مند آدمیوں سے کہا کہ وہ اس بارے میں تحقیق کریں۔ اس رات ازری نے حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو خواب میں دیکھا، بی بی نے اس سے فرمایا:

یَا شَیخ غَیِّر کَلَامَکَ: اے ازری تم اپنے بات بدل دو۔

ازری جب بیدار ہوا تو وہ اس خواب پر حیران ہوا لیکن ہر روز کی طرح وہ اس شخص کی دوکان پر گیا جب وہ دوکان پر پہنچا تو دیکھا کہ دوکان کے درمیان میں ایک پردہ پڑا ہوا ہے اچانک اسے رات والا خواب یاد آ گیا اس نے کہا میرے چار سو دینار واپس کرو۔ اس دوکاندار نے کہا: اپنی ہر روز والی بات کرو۔ ازری نے کہا: میں ایک

Presented by Ziaraat.Com

عرصے سے یہی بات کہہ رہا ہوں تجھے شرم نہیں آتی؟ خلیفہ کے دونوں آدمیوں نے پردے سے باہر نکل کر اس دوکاندار سے کہا: تم اس بہانے سے لوگوں کا مال کھانا چاہتے ہو اس کو اپنے ساتھ لے گئے اور اس سے رقم لے کر ازری کو دی۔

اگلے دن صبح ازری آیا اور کہا: تیرے فلاں پر لعنت۔ اس شخص نے کہا ہزاروں پر لعنت۔ ازری نے کہا: پہلی مرتبہ ہی یہ کیوں نہ کہا: اس نے کہا میں نے اس عرصے میں جو دفاع کیا اس کا مجھے صرف نقصان ہی ہوا ہے میں نے جان لیا کہ وہ ناحق پر ہیں اور یہ (ہستیاں بابرکت) حق پر ہیں۔(۱)

۶۲۔ زیارت امام حسین علیہ السلام دوزخ سے رہائی کا سبب

سلیمان اعمش نے کہا میں کوفہ میں گیا وہاں میرا دوست تھا جس کے ساتھ میرا اٹھنا بیٹھنا تھا۔ شب جمعہ اس کے پاس گیا اور کہا: تم امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے بارے میں کیا کہتے ہو؟

اس نے کہا: **هي بدعة و كل بدعة ضلالة و كل ضلالة في النار** - یہ بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی والا دوزخ میں ہے۔ یہ سن کر غصے میں اٹھا اور اپنے آپ سے کہا کہ میں سحر کے وقت آؤں گا اور اس کے سامنے امام حسین علیہ السلام کے کچھ فضائل بیان کروں گا اگر اس نے اپنی دشمنی اور عناد پر اصرار کیا تو

۱۔ فضائل زہرا و مناقب انسیہ الحوراء، ص ۵۹۸۔

Presented by Ziaraat.Com

میں اسے قتل کر دوں گا۔

جب میں سحر کے وقت اس کے گھر گیا، دق الباب کیا اور اس کا نام لے کر آواز دی تو اس کی بیوی نے کہا: وہ حسین علیہ السلام کی زیارت کے لیے گیا ہوا ہے۔ سلیمان نے کہا کہ میں بھی امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے لیے روانہ ہو گیا جب میں امام علیہ السلام کے روضۂ اقدس میں داخل ہوا تو دیکھا کہ وہ سجدے میں گرا ہوا ہے اور بخشش کی دعا کر رہا ہے۔ کافی دیر کے بعد اس نے سر سجدے سے اٹھایا تو مجھے اپنے قریب دیکھا میں نے کہا: اے شیخ تو کل کہہ رہا تھا کہ زیارتِ حسین علیہ السلام بدعت ہے اور آج خود زیارت کر رہا ہے؟

اس نے کہا: اے سلیمان مجھے ملامت کرو کیونکہ میں اہل بیت علیہم السلام کا قائل نہیں تھا یہاں تک کہ میں نے گذشتہ رات ایک خواب دیکھا جس نے مجھے ہلا کر رکھ دیا۔ میں نے کہا: تو نے خواب میں کیا دیکھا؟

اس نے کہا: میں نے دیکھا ایک خوبصورت اور باوقار شخص جس کی عظمت و جلالت اور ہیبت و کمال کو میں لفظوں میں بیان نہیں کر سکتا۔ لوگوں کے ایک گروہ نے انہیں چاروں طرف سے گھیر رکھا تھا۔ ان کے قریب ایک سوار تھا جس کے سر پر تاج تھا۔ اس تاج کے چار رکن تھے اور ہر رکن پر ایک جوہر نصب تھا جو نور کی تین دور کی مسافت پر پھیلا ہوا تھا۔ میں نے ان کے بعض خادموں سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا: یہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ میں نے پوچھا یہ دوسرے شخص کون ہیں؟ کہا: یہ علی المرتضیٰ علیہ السلام رسول خداؐ کے وصی ہیں۔ پھر اچانک میں نے نور ایک ناقہ دیکھا جس کے اوپر نور کا ہودج تھا جس میں دو خواتین بیٹھی ہوئی تھیں اور ناقہ زمین اور آسمان

Presented by Ziaraat.Com

کے درمیان پرواز کر رہا تھا۔

میں نے پوچھا یہ ناقہ کس کا ہے؟ کہا: خدیجہ کبریٰ اور فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا ہے۔ میں نے پوچھا یہ جوان کون ہے؟ کہا کہ حسن بن علی ہیں۔ پوچھا کہاں جا رہے ہیں؟ کہا: شہید کربلا امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے لیے۔ اس کے بعد میں نے ہودج کا قصد کیا اچانک دیکھا کہ آسمان سے کاغذ گر رہے ہیں۔ میں نے پوچھا یہ کاغذ کیسے ہیں؟ جواب ملا یہ سب جمعہ میں حسین علیہ السلام کی زیارت کرنے والے کے لیے دوزخ سے بچنے کا امان نامہ ہے پس میں نے وہ امان نامہ مانگا تو جواب ملا کہ تو تو کہتا ہے کہ زیارت بدعت ہے یہ تمہیں تب تک نہیں ملے گا جب تک تم حسین علیہ السلام کی زیارت نہیں کر لیتے اور ان کے فضل و شرف پر عقیدہ نہیں رکھتے۔ یہ خواب دیکھ کر میں بیدار ہوا اور اسی وقت اپنے آقا و مولا حسین علیہ السلام کی زیارت کے لیے چل پڑا اور خدا سے توبہ و استغفار کی ہے۔ خدا کی قسم! اے سلیمان میں قبر حسین علیہ السلام سے الگ نہیں ہوں گا یہاں تک کہ میری روح میرے جسم سے پرواز کر جائے۔

پس اے علی علیہ السلام کے دوستدارو! شب جمعہ میں قبر حسین علیہ السلام کی زیارت کو ترک نہ کرو تا کہ آپ کو بھی امان نامہ مل جائے۔

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کربلا میں حاضر ہوتی ہیں اور حسین علیہ السلام کے زوار کے لیے بخشش طلب کرتی ہیں۔(۱)

۱۔ فضائل الزہراء و مناقب انسیہ حوراء، ص ۱۲۴۔

Presented by Ziaraat.Com

۶۳۔ اوّل وقت نماز پڑھنے کا فائدہ (دلچسپ)

نماز جماعت کا ایک فائدہ یہ ہے کہ امام زمانہ علیہ السلام کی برکت سے ہماری نمازیں بارگاہ الٰہی میں قبول ہو جاتی ہیں کیونکہ اولِ وقت امام زمانہ (عج) نماز پڑھتے ہیں، ہم نماز میں کہتے ہیں: ''ایاک نعبد'' طالب علم جانتے ہیں کہ ''نعبد'' صیغہ جمع مع الغیر ہے۔ میں ایک فرد ہوں جو اکیلا نماز پڑھ رہا ہوں تو مجھے ''اَعبُدُ'' کہنا چاہیے۔ کیوں ہم ''نَعبُدُ'' کہتے ہیں؟

اس کا جواب ی ہے کہ: دینی طالب علم جانتے ہیں کہ فقہ کی کتاب میں ایک مسئلہ پڑھتے ہیں کہ مجتہدین نے فتوا دیا ہے کہ ''اگر آپ نے کوئی جنس یا سامان خریدا، اس کے بعد آپ نے دیکھا کہ اس سامان میں سے کچھ مقدار سامان صحیح و سالم ہے اور کچھ مقدار میں سامان خراب ہے (مثلاً ایک کلو سیب خریدے جس میں سے دو چار خراب ہیں باقی صحیح و سالم ہیں) اب آپ یا سارا سامان لیں یا سارا سامان واپس کر دیں۔ یہ نہیں ہوسکتا اچھا سامان کو آپ لے لیں اور خراب سامان واپس کر دیں۔

اب ہم بھی یہاں کہتے ہیں: خدایا! ہم سب تیرے بندے ہیں ہم سب اپنے زمانے کے امامؑ کے ساتھ، اچھے و نیک لوگوں کے ساتھ، تیرے اولیاء کے ساتھ تیری عبادت کر رہے ہیں اور نماز پڑھ رہے ہیں پس تو بھی یا ہم سب کی نمازوں کو اپنی بارگاہ میں قبول کر لے یا ہم سب کی نماز کو ردّ کر دے۔ ہم سب کی نمازوں کو تو ردّ نہیں کر سکتا کیونکہ امام زمانہ (عج) کی نماز بھی ہماری نمازوں کے ساتھ ہے پس ہم سب کی نمازوں کو قبول کر لے۔

Presented by Ziaraat.Com

اگر پروردگار عالم کہے: میں نیک افراد کی نماز کو قبول کرتا ہوں اور برے افراد کی قبول نہیں کرتا۔ ہم خدا کا ہاتھ پکڑ کر کہیں گے: ”خدایا! تو نے ہی تو کہا ہے جائز نہیں ہے کہ اچھے سامان کو اٹھالو اور خراب سامان واپس کردو۔ اب تو خود نیک افراد کی نماز قبول کر رہا ہے اور برے افراد کی نماز قبول نہیں کر رہا ہے“۔

پس اول وقت نماز پڑھنے کا ایک فائدہ یہ ہے کہ ہم اپنی نماز کو امام زمانہ ع (ج) اور اولیاء کے ساتھ اول وقت پڑھتے ہیں اور اسی لیے ”نعبد“ کہتے نہ کہ ”اعبد“ پس انشاء اللہ سب لوگوں کی نماز خدا کی بارگاہ میں قبول ہیں۔(۱)

۶۴۔ یہ کیسی فاتحہ پڑھ کر مجھے بھیجی

آیت اللہ مجتہدی فرماتے ہیں کہ اپنے ماں باپ کو راضی رکھو۔ اگر اس دنیا سے چلے گئے ہیں تو سحر کے وقت نمازِ شب میں ان کے لیے دعا کرو۔ اگر مالی حالات صحیح ہیں تو ان کے لیے گوسفند وغیرہ ذبح کر کے غریبوں میں تقسیم کرو۔ جو چیز والدین زندگی میں دوست رکھتے تھے ان کے مرنے کے بعد وہی چیز ان کی طرف سے صدقہ و خیرات کرو۔

جو سورۂ فاتحہ آپ لوگ اپنے والدین کے لیے پڑھتے ہیں، حمد اور سورۂ توحید ان تک پہنچتی ہے۔ ہمارے ایک عزیز نے مجھ سے کہا: میں اپنے والد کی قبر پر کھڑے

۱۔ در محضر مجتہدی، ج۱، ص۱۳۴۔

Presented by Ziaraat.Com

ہوئے سورۂ فاتحہ پڑھ رہا تھا ایک ہندوستان کا کاروان میرے سامنے سے گزرا۔ میرا دھیان بٹ گیا اور میں ان لوگوں کو دیکھنے لگا اور میں نے حمد وسورہ بغیر حضورِ قلب کے پڑھی۔ اسی رات میں نے اپنے والد کو خواب میں دیکھا تو انہوں نے مجھ سے کہا: یہ کیسی حمد وسورہ تھی جو تم نے میرے لیے پڑھی تھی؟!

(والدین کے لیے اگر کچھ بھی نہ کرسکیں تو کم از کم روزانہ ایک مرتبہ خلوص نیت، حضورِ قلب کے ساتھ صلوات پڑھ کر ان کو ہدیہ کردیں)۔(۱)

۶۵۔ مجرب عمل

دعا بہت مؤثر عمل ہے اکثر افراد کو کوئی نہ کوئی حاجت ضرور پیش آتی رہتی ہے یا کوئی نہ کوئی فعلاً حاجت ضرور رکھتے ہیں بجائے اس کے کہ آپ لوگ تعویذ گنڈوں والوں کے پاس جائیں اور ان کو پیسے وغیرہ دیں اور وہ لوگ کیڑے مکوڑے بنا کر آپ کو دے دیں اور آپ بھی خوشی خوشی گھر واپس آجائیں اور کچھ دنوں بعد معلوم ہو کہ پیسے بھی چلے گئے اور کام بھی نہیں ہوا۔ اس لیے اسی کتاب میں ہم آپ کو ایک مجرب عمل بتا رہے ہیں۔

آیت اللہ مجتہدی فرماتے ہیں: سات یا آٹھ سال پہلے کسی شخص نے مجھے کچھ رقم دی کہ مرجع تقلید کو قم لے جا کر دے دوں۔ میں راستے میں امام زادہ ابوالحسن شہری گیا

۱۔ در محضر مجتہدی، ج ۱، ص ۳۵۔

Presented by Ziaraat.Com

تاکہ وہاں میں ناشتہ کرلوں۔ پیسوں کو میں نے ایک جگہ رکھ دیا اور طہارت کے لیے چلا گیا۔ میں نے دیکھا کہ ایک پلاسٹک کونے میں پڑی ہوئی ہے میں اس خیال سے کہ یہ کوڑا ہے اس کو کوڑے کی ٹوکری میں ڈال دیا اور ناشتہ کے بعد قم چلا گیا۔

جب میں آیت اللہ تبریزی کے پاس پہنچا کہ ان کو وہ رقم دوں دیکھا کہ میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ میں گھر واپس آیا اور تمام جگہوں پر اس رقم کو تلاش کیا لیکن مجھے وہ رقم نہیں ملی۔ میں نے امام زمانہ (عج) کی والدہ گرامی کے لیے نذر کی کہ اگر رقم مل گئی تو ہزار مرتبہ درود شریف پڑھ کر بی بی نرجس خاتون کو ہدیہ کروں گا۔

اسی رات ایک دس سالہ بچہ اپنے والد کے ہمراہ میرے پاس آیا۔ بچہ کے والد نے کہا: آغا جان کل میرا بچہ امام زادہ ابوالحسن کے یہاں کوڑے کی ٹوکری سے کھیل رہا تھا میں اس پر ناراض ہوا اور کہا: اے بیٹا! کیوں کوڑے سے کھیل رہے ہو؟

بچے نے کہا: بابا ایسا لگتا ہے اس پلاسٹک میں کچھ ہے۔

میں نے پلاسٹک کا تھیلا اٹھایا تو اس میں، میں نے ایک کاغذ کو دیکھا جس پر آپ کے دستخط ہوئے ہیں اسی وجہ سے یہ رقم آپ کے پاس لایا ہوں۔

دیکھا آپ نے درود شریف نے کیا کام کیا؟ خدا نے اس بچہ سے کہا کہ اس کوڑے کی ٹوکری سے کھیلو تاکہ چیک مل جائے۔ آیت اللہ مجتہدی فرماتے ہیں میں نے اس بچے کو پانچ ہزار تومان بطور انعام دیے اور اس کے والد سے کہا: ''تمہارا بیٹا روحانی بننے کے قابل ہے''۔

کافی افراد تھے جو بے اولاد تھے میں نے ان کو کہا: ایک پورا قرآن امام زمانہؑ

Presented by Ziaraat.Com

کی والدہ کے لیے نذر کرو تا کہ صاحب اولاد ہو جاؤ۔

''حاج آقا فصیح'' بازار میں آجیل (ایران کی سوغات) بیچا کرتا تھا اس کے دو بیٹے تھے، چھوٹے بیٹے کے اولاد تھی لیکن بڑا بیٹا بے اولاد تھا۔ بڑا بیٹا بہت ہی نیک اور اخلاق کا اچھا تھا۔ مجھے یہ رنج تھا کہ کیوں اس کے بڑے بیٹے کے اولاد نہیں ہے۔

ں نے اس سے کہا: ''اپنے بڑے بیٹے یا بہو سے کہو ایک پورا قرآن امام زمانہ (عج) ی والدہ کے لے پڑھے''۔

چند دنوں کے بعد مجھے بتایا گیا کہ ان کے یہاں خوشخبری ہے۔ جس وقت بچہ کی ادت ہوئی تو مجھے اپنے گھر سے کر گئے اور میں نے بچے کے مان میں اذان و ا مت کہی۔ (۱)

گھر کے کام کاج میں ہاتھ بٹانے کا ثواب

امیر المومنین امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں: ایک دن پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے گھر تشریف اے۔ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا دیگچی کے قریب بیٹھی ہوئی تھیں اور میں دال کو صاف کرنے میں مصروف تھا۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اپنی بیٹی کے گھریلو کام کاج میں مصروف دیکھا تو خوش ہوئے اور فرمایا: یا ابا الحسن!

میں نے عرض کیا: لبیک یا رسول اللہ

۱۔ در محضر مجتہدی، ص ۲۸۸۔

Presented by Ziaraat.Com

رسول طلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو کچھ بیان کر رہا ہوں غور سے سنو۔ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں میرے خدا کا امر ہے۔ کوئی مرد گھریلوں کام کاج میں اپنی زوجہ کا ہاتھ نہیں بٹائے گا مگر یہ کہ پروردگار عالم اس کے نامۂ اعمال میں بدن کے ہر بال کے بدلے میں ایک سال کی عبادت کا ثواب لکھے گا''۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ثواب بیان فرمایا: عبادت بھی ایک سال کی ایسی کہ جس کے دنوں میں روزہ ہو اور راتوں کو شب بیداری میں گزارا ہو۔ اس کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا اور پروردگار عالم صابرین کا ثواب اس شخص کو عطا کرے گا۔

صابرین کون لوگ ہیں؟ صابرین وہ افراد ہیں جیسے حضرت داؤد، حضرت یعقوب، حضرت عیسیٰ علیہم السلام ۔ یہ ہیں صابرین ان ہستیوں کا ثواب اس شخص کو بھی دیا جائے گا۔

''اے علیؑ زوجہ کے کام کاج میں مدد کرنے سے شرم نہ کرنا۔ جو شخص گھر میں جھاڑو دے، کپڑے وغیرہ دھوئے اس شخص کا نام شہداء کے ناموں کے ساتھ تحریر کیا جائے گا اور ہر دن ورات اس کے نامہ اعمال میں ہزار شہید کا ثواب لکھا جائے گا اور ہر قدم کے بدلے میں ایک حج وعمرہ کا ثواب اس کو دیا جائے گا اور بدن میں جتنی رگیں ہیں ہر ایک رگ کے بدلے جنت میں ایک شہر عطا کیا جائے گا۔ اے علی! گھر میں ایک سال خدمت کرنا ہزار سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

اے علی! ایک ساعت گھر میں کام کرنا بہتر ہے ہزار سال کی عبادت سے اور ہزار حج، ہزار عمرہ، ہزارے بندے کو آزاد کرنا اور ہزار مرتبہ جنگ میں جانا، ہزار

Presented by Ziaraat.Com

مریضوں کی عیادت کرنا، ہزار بار نماز جمعہ پہ جانا، ہزار تشیع جنازہ میں شریک ہونا، ہزار بھوکوں کو سیر کرنا، ہزار برہنہ کولباس عطا کرنا، ہزار گھوڑوں کو جنگ میں بھیجنا، ہزار دینار صدقہ فقراء کو دینا، تورات، انجیل، زبور اور قرآن کو پڑھنے سے بہتر ہے اور ہزار اسیروں کو رہا کرنا، ہزار اونٹ ذبح کر کے مساکین میں دینے کا ثواب۔

اے علی! ایسا شخص دنیا سے نہیں جائے گا مگر یہ کہ جنت میں اپنا گھر دیکھ لے اے علی! اگر کسی شخص کو گھر کے کام کاج کرتے ہوئے برا نہ لگے تو یہ اس کا عمل اس کے گناہانِ کبیرہ کا کفارہ ہوگا۔ اور اس کام کے ذریعہ خدا کے غضب کو خاموش کرتا ہے۔ یہ عمل حور العین کا مہر ہے اور یہ عمل نیکیوں کی زیادتی اور درجات کی بلندی کا سبب بنے گا۔

اے علی! گھر والوں کی خدمت نہیں کرے گا مگر وہ انسان جو صدیق شہید ہے یا وہ شخص جس کے لیے خدا نے ارادہ کیا ہے کہ اس کو دنیا و آخرت کی خیر پہنچائے۔

خداوند عالم سے دعا ہے کہ ہمیں توفیق دے کہ گھر میں اس حدیث پر عمل کریں تاکہ اہل وعیال کے درمیان محبت قائم ہو۔(۱)

۶۷۔ آخرت کے لیے بہترین توشہ

ایک بادیہ نشین پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا اور سوال کیا: ''مَتٰی قِیَامُ السَّاعَةِ'' قیامت کب آئے گی؟

۱۔ در محضر مجتہدی، ج۱، ص۱۹۶۔

Presented by Ziaraat.Com

ظہر کا وقت تھا پیغمبر ﷺ نماز پڑھنا شروع کر رہے تھے اور یہ بادیہ نشین آیا اور سوال کیا کہ قیامت کب آئے گی؟

نماز کا اول وقت تھا حضرت نے جواب نہیں دیا اور نماز شروع کر دی۔ نماز کے سلام کے بعد حضرت نے فرمایا "اَیْنَ السَّائِلُ عَنِ السَّاعَۃِ" وہ شخص کہاں ہے جو قیامت کے بارے میں پوچھ رہا تھا؟

سائل نے عرض کیا: "اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ" میں ہوں اے اللہ کے رسولؐ۔

حضرتؐ نے فرمایا: "فَمَا اَعددتَ لَھَا" تم نے جو سوال کیا قیامت کب آئے گی تو تم نے قیامت کے لیے کیا توشہ تیار کیا ہے؟ کیا تم نے توشۂ آخرت کو جمع کر لیا ہے؟

اس نے کہا: "وَ اللّٰہِ مَ اَعدَدتُ مِن کَثِیرِ عَمَلٍ مِن صَلاۃٍ وَ لَا صَومٍ اِلَّا اِنِّی اُحِبُّ اللّٰہَ وَ رَسُولَہٗ"

اے اللہ کے رسولؐ! خدا کی قسم میرے پاس نماز و روزہ میں سے کوئی زیادہ عمل نہیں ہے سوائے اس کے کہ میں خدا اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہوں۔

حضرتؐ نے فرمایا: "اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ" انسان اس کے ساتھ محشور ہوگا جس کو دوست رکھتا ہے۔ تو خدا اور رسول کو دوست رکھتا ہے اس بنا پر تو قیامت کے دن خدا اور رسول کے ساتھ ہوگا۔ غم کرنے کی ضرورت نہیں عمل زیادہ نہیں ہے۔ تیرے اعمال کو بند کرنے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ تو محبت رکھتا ہے۔ (۱)

۱۔ در محضر مجتہدی، ج۱، ص۹۷۔

Presented by Ziaraat.Com

۶۸۔ سجدۂ شکر

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک سفر کے دوران اپنی سواری سے اترے اور پانچ سجدے بجالائے۔ جب سواری پر سوار ہوئے تو آپؐ کے ایک صحابی نے سوال کیا: یا رسول اللہ! میں نے آپ کو ایسا کرتے ہوئے پہلی بار دیکھا ہے۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: بے شک، جبرائیل میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھے بشارت دی کہ علی علیہ السلام اہل بہشت ہیں چنانچہ میں نے اس کے شکرانے میں ایک سجدہ کیا۔ ابھی سجدہ سے سر اٹھایا ہی تھا کہ انہوں نے کہا: فاطمہ بھی اہل بہشت سے ہیں۔ چنانچہ میں نے اس پر بھی خدائے بزرگ کا سجدہ کیا اور جب سجدہ سے سر اٹھایا تو انہوں نے کہا: حسنؑ و حسینؑ جوانانِ جنت کے سردار ہیں۔ میں نے شکرانہ میں خدائے عظیم کا سجدہ کیا اور جب سجدہ سے سر اٹھایا تو انہوں نے کہا: ان کے دوستدار اور محب بھی اہل بہشت ہیں۔ میں نے اس پر بھی خدائے متعال کے سامنے سجدۂ شکر کیا اور جب سجدہ سے سر اٹھایا تو انہوں نے کہا: ان کے دوستداروں کے دوستدار بھی اہل بہشت سے ہیں چنانچہ میں نے پھر سجدہ شکر کیا۔(۱)

پس ہمیں بھی ہر نعمت کے ملنے پر سجدۂ شکر بجالا چاہیے تا کہ پروردگار عالم نعمتوں میں اضافہ کرے۔

۱۔ بحار الانوار، ج ۶۵، ص ۱۱۱۔ اہل بیت علیہم السلام فرش نشین فرشتے، ص ۵۸۸۔

Presented by Ziaraat.Com

۶۹۔ علم یا دینار

ایک روز رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المومنین علیہ السلام سے فرمایا: ''یَا عَلِی! اَتُحِبُّ خَمْسَ مِنَ الْکَلَامِ اَمْ خَمْسَ آلاَفِ مِنَ الدِّینارِ''

اے علی! کیا تم دوست رکھتے ہو کہ تمہیں علم کے پانچ کلمہ عطا کروں یا پانچ ہزار دینار؟ ان میں سے کس کو انتخاب کرتے ہو؟

اگر ہم ہوتے تو کہتے یا رسول اللہ ہمیں پانچ ہزار دینار دے دیں لیکن امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: ''خَمسُ مِنَ الکَلامِ عِندِی خَیرٌ مِن کُلِّ العالَمِ یَا رَسُولَ اللّٰہ''

اے اللہ کے رسولؐ! مجھے پانچ علم کے کلمات یاد دیں یہ دنیا کی تمام نعمتوں سے بہتر ہیں۔

کتنا بہتر ہے کہ انسان اس طرح کا ہو، زاہد ہو، دنیا کی فکر میں نہ ہو، طالب علم ہو، طالب حدیث ہو۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یَا علی لا تَنَم حَتّٰی تَختِمَ القُرآنَ

اے علی! سونے سے پہلے قرآن کو ختم کرو۔ حضرت امیر علیہ السلام نے ان کلمات کے سننے کے بعد پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا: یا رسول اللہ! کون شخص ایک رات میں قرآن ختم کرسکتا ہے؟

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی گفتگو کو آگے بڑھاتے ہوئے حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام سے فرمایا: دوسرا یہ کہ رات کو ہزار دینار صدقہ دے کر سویا کرو۔ تیسرا ایک

Presented by Ziaraat.Com

بندہ کو آزاد کر کے آرام کرو۔ چوتھا یہ کہ خود کو جہنم کی آگ سے آزاد کر کے سویا کرو اگر اہل جہنمی ہو تو ایسا کام کر کے آرام کرو کہ جہنم کی آگ سے آزاد ہو جاؤ۔ پانچواں یہ کہ ہزار رکعت نماز پڑھ کر سویا کرو۔

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: ''فِي لَيلَةٍ وَاحِدَةٍ يُمكِنُ هَذِهِ كُلِّهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟''

اے اللہ کے حبیب! ایک رات میں اتنے سارے کام کس طرح ممکن ہیں؟ قرآن ختم، بندہ آزاد، خود کو جہنم سے آزاد، ہزار دینار صدقہ، ہزار رکعت نماز!

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم سونے کا ارادہ کرو تو سورۂ توحید ''قل ھو اللہ احد'' اور سورۂ معوذتین ''قل اعوذ برب الناس'' اور قل اعوذ برب الفلق'' اور سورۂ حمد اور سورہ بقرہ کی ابتدائی پانچ آیات ''الم ذالک سے لیکر ہم المفلحون تک پڑھ کر آرام کرو'' فاذا قرأت ھذہ فکانّما قرأت القرآن کلّہ''

اگر ہر شب تم نے یہ کام کیا تو گیا تم نے پورا قرآن ختم کیا۔

دوسرا یہ کہ اگر مجھ پیغمبر پر اور میری اہل بیت اطہار علیہم السلام پر دس مرتبہ صلوات بھیجا اور کہا: ''اللھم صل علی محمد و اھل بیتہ'' تو گویا ہزار دینار صدقہ دیا۔

تیسرا یہ کہ سوتے وقت دس مرتبہ اس ذکر ''لا الہ الّا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ، لہ الملک و لہ الحمد، یحیی و یمیت و ھو حیّ لا یموت'' کو پڑھا تو یہ اس کی مثل ہے کہ تم نے بندہ خریدا اور خدا کی راہ میں آزاد کر دیا۔

چوتھا یہ کہ آرام کرنے سے پہلے دس مرتبہ کہو ''لا حول ولا قوّۃ الّا باللّٰہ

Presented by Ziaraat.Com

العلیّ العظیم ''گویا تم نے اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے آزاد کیا۔

پانچواں یہ کہ اگر اس ذکر کو دس مرتبہ پڑھا ''یَفعلُ اللّٰہ ما یشاءُ بقدرته و یحکم ما یریدُ بعزّته ''اس کی مثل ہے کہ گویا تم نے ہزار رکعت نماز پڑھی۔

واقعاً یہ حدیث پر معنا ہے۔اس عمل کو انجام دینے میں دس منٹ یا زیادہ سے زیادہ پندرہ منٹ لگیں گے۔فقط توفیق الٰہی چاہیے اس عمل کو انجام دینے کے لیے۔(۱)

۷۰۔یا حسین علیہ السلام آپ بھی مجھے تلاش کرنا

آیت اللہ مجتہدیؒ فرماتے ہیں کہ میرے ایک دوست نے مجھے بتایا کہ ''عرفہ کے دن میں کربلا میں تھا، صحن حرم امام حسین علیہ السلام میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک عربی پیدل کافی دور دراز کے علاقہ سے کربلا آیا۔پیر زخمی تھے،خون آلودہ پیر کو بلند کیا اور عربی زبان میں امام حسین علیہ السلام سے گفتگو کرنے لگا۔میں نے اپنے ایک عربی دوست سے جس کو فارسی آتی تھی پوچھا: یہ عرب امام حسین علیہ السلام سے کیا کہہ رہا تھا؟

(توجہ کریں) میرے دوست نے کہا: وہ کہہ رہا تھا: ''مولا حسین میں کافی دور سے آپ کے پاس آیا ہوں اور میں نے آپ کو تلاش و ڈھونڈ لیا ہے۔آپ بھی کل قیامت کے دن صحرائے محشر میں مجھے ضرور ڈھونڈ لیجئے گا۔

خوش قسمت ہیں ایسے افراد،سلام ہو ایسے عقیدے رکھنے والوں پر خدا کرے ہم

۱۔در محضر مجتہدی، ج۱، ص۳۲۔

Presented by Ziaraat.Com

بھی ان افراد کی طرح عقیدہ رکھیں۔امام علیہ السلام کے یہاں دوروقریب نہیں ہے (وہ فقط نیت خالص وعقیدہ دیکھتے ہیں)۔(۱)

۷۱۔حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا سے توسل کی برکت

ایک ذاکر نے نقل کیا ہے کہ وہ آیت اللہ سید محمد ہادی میلانی کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک جرمن سے فیملی، میاں بیوی اپنی بیٹی کے ساتھ ان کے پاس آئے۔ سلام ودعا کے بعد انہوں نے کہا کہ ہم اسلام قبول کرنے آئے ہیں۔

آیت اللہ میلانی نے فرمایا: اس کی وجہ کیا ہے؟ اس شخص نے عرض کیا کہ یہ میری بیٹی جو آپ کے سامنے بیٹھی ہے ایک حادثہ میں اس کی پسلیوں کی ہڈیاں ٹوٹ گئیں تھیں ڈاکٹروں نے علاج سے جواب دے دیا اور کہا کہ آپریشن کرنا ہوگا جو خطرناک ثابت ہوسکتا ہے۔میری بیٹی راضی نہ ہوئی کہا کہ آپریشن ٹیبل پر مرنے سے بہتر ہے کہ میں اپنے بستر پر مرجاؤں۔ بہرحال ہم اسے گھر لے آئے ہماری ایک ایرانی ملازمہ ہے جسے ہم بی بی کہہ کر پکارتے ہیں۔اس سے میری بیٹی نے کہا کہ میں اپنی سارت دولت دینے پر راضی ہوں تاکہ صحت یاب ہوجاؤں لیکن میرا خیال ہے کہ میں اسی حالت میں مرجاؤں گی۔ بی بی نے کہا مجھے ایسے طبیب کا پتہ ہے جو تمہیں شفا دے سکتا ہے۔اس نے کہا: میں اپنی ساری دولت اسے دینے کے لیے تیار ہوں۔

۱۔در محضر مجتہدی، ج۱، ص۶۶۔

Presented by Ziaraat.Com

بی بی نے کہا: تمہاری دولت تمہیں مبارک ہو۔ جان لو کہ میں سیدزادی ہوں اور میری دادی جناب زہرا سلام اللہ علیہا ہیں جس کا پہلو ظلم سے شکستہ کر دیا گیا۔ تم بھی شکستہ دل اور جاری اشکوں کے ساتھ کہو: اے فاطمہ زہرا! مجھے شفا دیجئے۔ میری بیٹی نے شکستہ دل کے ساتھ پکارنا شروع کر دیا اور گھر کے ایک گوشے میں بی بی نے بھی جناب زہراؑ سے مدد مانگنا شروع کر دی اور روتے ہوئے کہنے لگی اے فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا اس جرمن بیمار کو لائی ہوں آپ سے شفا چاہتی ہوں میری مدد کیجئے اور میری عزت رکھ لیجئے۔ (اس شخص نے مزید کہا) مجھ پر بھی یہ منظر دیکھ کہ عجیب کیفیت طاری ہوگئی اور میں نے بھی کہنا شروع کر دیا۔ اے پہلو شکستہ فاطمہ سلام اللہ علیہا۔ کچھ دیر کے بعد میں نے دیکھا میری بیٹی خاموش ہوگئی اچانک مجھے آواز دی۔ کہا: بابا آیئے میرا درد ختم ہو گیا ہے، میں اس کے پاس گیا دیکھا کہ وہ مکمل طور پر صحت یاب ہو چکی ہے۔ اس نے کہا کہ میں ابھی ایک سمندر میں تھی۔ ایک باعظمت خاتون میرے پاس آئیں اور میرے شکستہ پہلو پر ہاتھ رکھ دیا۔ میں نے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ فرمایا: میں وہی ہوں جسے تم پکار رہی تھیں۔ پھر میری بیٹی اٹھ گئی اور مکمل صحت یاب ہوگئی۔ میں نے جان لیا کہ اسلام حق ہے اور اب ہم ایران آئے ہیں اور آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں تاکہ مسلمان ہو جائیں۔ اس معجزے سے مرحوم میلانی قدس سرہ اور حاضرین مسرور ہوئے اور انہیں کلمہ پڑھایا اور اسلامی تعلیمات سے آگاہ کیا اور پھر وہ اسلام کی نورانیت کے ساتھ واپس چلے گئے۔ (۱)

۱۔ فضائل الزہراء و مناقب انسیۃ الحوراء، ص ۲۲۵۔ فضائل و کرامات فاطمۃ الزہراءؑ، ص ۳۵۲۔

Presented by Ziaraat.Com

۴۲۔نماز کی اہمیت

رسول خدا ﷺ سے نماز کے بارے میں سوال کیا گیا۔آنحضرتؐ نے فرمایا:

نماز دین کے شرائع و مقررات میں سے ہے اور یہ رضائے پروردگار کا باعث ہے اور یہ انبیاء کا راستہ ہے۔

نماز گزار کو فرشتے دوست رکھتے ہیں۔

ہدایت و ایمان اور معرفت کا نور نماز سے آتا ہے۔

نماز سے رزق میں برکت ہوتی ہے۔

نماز بدن کے لیے چین و سکون و اطمینان کا باعث ہے۔

نماز شیطان کے غصہ کا باعث ہے اور اسے ناپسند کرتا ہے۔

نماز کافر کے مقابلہ میں اسلحہ ہے۔

نماز قبولیتِ دعا کا باعث ہے۔

نماز اعمال کی قبولیت کا باعث ہے۔

نماز مؤمن کے لیے دنیا سے آخرت کی طرف جانے میں زادِ راہ ہے۔

نماز بندہ اور ملک الموت کے درمیان شفاعت کا باعث ہے۔

نماز قبر میں اُنس کا باعث ہے۔

نماز بندہ کی آرام گاہ میں بستر ہے۔

نماز منکر و نکیر کا جواب ہے۔

نماز محشر میں اس کے سر کا تاج قرار پائے گی۔

Presented by Ziaraat.Com

نماز اچہرہ پر نور کا باعث ہے۔

نماز بندہ اور جہنم کے درمیان حجاب وحائل ہے۔

نماز بندہ اور پروردگار کے درمیان حجت ودلیل ہے۔

نماز آتشِ جہنم سے اس کے بدن کے لیے باعث نجات ہے۔

نماز پل صراط سے عبور کرنے کا پروانہ ہے۔

نماز جنت کی چابی ہے۔

نماز حوروں کے لیے مہر ہے۔

نماز جنت کی قیمت ہے

نماز کے ذریعہ بندہ بلند درجات تک پہنچتا ہے کیونکہ نماز تسبیح وتہلیل وتمجید و تقدیس وسخن ودعا ہے۔(۱)

۷۳۔علمی مجلس افضل ہے یا تشیع جنازہ

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ ہم مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ابوذر مسجد میں داخل ہوئے اور کہا: اے اللہ کے رسولؐ! آپ کے نزدیک عابد کی تشیع جنازہ میں جانا بہتر ہے یا علمی مجلس میں حاضر ہونا؟

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! علمی مذاکرہ ومباحثہ میں ایک گھنٹہ بیٹھنا

۱۔گنجینۂ نور، پیغمبرؐ سے سوالات وجوابات، ص ۵۱۰۔

Presented by Ziaraat.Com

خدا کے نزدیک شہداء کے ہزاروں جنازوں کو تشییع کرنے سے بہتر ہے۔

اور علمی مذاکرہ و مباحثہ میں ایک گھنٹہ بیٹھنا خدا کے نزدیک ان ہزار راتوں سے زیادہ محبوب ہے جس میں ہر رات ہزار رکعت نماز پڑھی جائے۔

اور علمی مجلس میں ایک گھنٹہ بیٹھنا خدا کی بارگاہ میں ہزار جہاد اور پورے قرآن کی تلاوت سے افضل ہے۔

ابوذر نے کہا: اے اللہ کے حبیب! علمی مذاکرہ و مباحثہ پورے قرآن کی تلاوت سے بہتر ہے؟

رسول خدا ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! علمی مذاکرہ و مباحثہ میں ایک گھنٹہ بیٹھنا خدا کی بارگاہ میں پورے قرآن کی بارہ ہزار مرتبہ تلاوت کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔

تم پر علمی مذاکرہ و مباحثہ کرنا ضروری ہے کیونکہ تم علم کی روشنی کے ذریعہ خدا کے حلال و حرام کو پہچان لو گے۔(۱)

۴۷۔ کہاں فرار کروں؟

ابو دجانہ انصاری کہتے ہیں: رسول خدا ﷺ نے جنگ اُحد میں جب کافی اصحاب فرار کر گئے تو ابوایوب سے فرمایا: آپ کیوں نہیں بھاگے؟ ابوایوب نے کہا:

اِلیٰ اَیْنَ اَفِرُّ زَوجَۃٍ تَموتُ اَو وَلَدٍ دارٍ تخرِبُ وَ مَالٍ یَفنیٰ؟

۱۔ گنجینۂ نور، پیغمبرؐ سے سوالات و جوابات، ص۵۰۶۔

Presented by Ziaraat.Com

میں کہاں فرار کروں؟ زوجہ کی طرف جو مر جائے گی یا بیٹے کی طرف یا گھر کی طرف جو کہ خراب ونابود ہو جائے گا یا مال کی طرف جو فنا ہو جائے گا؟(۱)

۷۵۔ شیخ کاشف الغطاء

مرحوم شیخ کاشف الغطاءؒ ایک روز اذانِ صبح سے پہلے اپنے بیٹے کو بیدار کرنے کے لیے گئے اور کہا: بیٹا اٹھو تا کہ حرم مطہر امیر المومنین علیہ السلام میں جا کر نماز و زیارت کا شرف حاصل کریں۔

نوجوان بیٹے نے نیند کی حالت میں کہا: آپ چلیں میں آتا ہوں۔ شیخ کاشف الغطاء نے کہا: نہیں میں تمہارا انتظار کرتا ہوں ساتھ چلے گے۔ بیٹا اٹھا اور باپ بیٹا دونوں حرم کی طرف چلے۔ حرم کے دروازے کے قریب ایک فقیر ہاتھ پھیلائے ہوئے بیٹھا تھا۔

شیخ جعفر کاشف الغطاء نے اپنے فرزند سے پوچھا بیٹا یہ فقیر یہاں پر کیوں بیٹھا ہوا ہے؟ بیٹے نے کہا: فقیر ہے لوگوں سے بھیک مانگنے کے لیے بیٹھا ہوا ہے۔ شیخ جعفر بیٹا تم فکر کر سکتے ہو یہ کتنا کمائے گا۔ بیٹا شاید کچھ درہم مل جائیں۔

کاشف الغطاء: کیا تم مطمئن ہو کہ اس کو کچھ درہم مل جائیں گے۔

فرزند نے جواب دیا: معلوم نہیں، میں یقین سے نہیں کہہ سکتا۔

۱۔ گفتار رفیع، ج ۱، ص ۵۰۔

Presented by Ziaraat.Com

باپ نے جب دیکھا کہ اب میری بات اثر کرے گی تو کہا: بیٹا یہ مرد کچھ مقدار درہم حاصل کرنے کی غرض سے لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلائے ہوئے دنیاوی منفعت حاصل کرنے کی غرض سے اس رات کے اندھیرے میں یہاں پر بیٹھا ہوا ہے اور اسے یقین بھی نہیں ہے کہ اسے کچھ مل جائے گا۔ اے بیٹا! اگر تم کو واقعاً یقین ہو کہ جو پروردگار عالم نے سحر خیزی اور نماز شب کا ثواب معین کیا ہے اور ائمہ طاہرین علیہم السلام کے اقوال پر یقین رکھتے تو ہرگز تم اس کام (نماز شب وسحر خیزی) میں سستی نہ کرتے۔(۱)

۷۶۔ آگ میں نہ جلنے کا سبب

ایک پرہیز گار آدمی مصر گیا تو وہاں اس نے ایک لوہار کو دیکھا جو تپتے ہوئے لوہے کو بھٹی سے نکالتا تھا لیکن اس کی حرات کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا تھا اس نے اپنے آپ سے کہا یہ کوئی ولی ہے۔ وہ شخص آگے بڑھا اور اسے سلام کیا اور کہا تجھے اس خدا کا واسطہ جس نے تیرے ہاتھ پر یہ کرامت جاری کی ہے میرے حق میں دعا کر۔ لوہار نے جب یہ بات سنی تو رونے لگا اور کہا میرے بارے میں جو تم سوچ رہے ہو وہ صحیح نہیں ہے میں متقین وصالحین میں سے نہیں ہوں۔ اس شخص نے کہا ایسا کیسے ہوسکتا ہے؟ ایسا کام تو خدا کے نیک بندوں کے سوا کوئی نہیں کرسکتا۔

اس نے جواب دیا یہ بات صحیح لیکن اس کا سبب کچھ اور ہے۔ اس شخص نے اس

۱۔ گفتار فلسفی، ج۱، ص۲۵۰۔

Presented by Ziaraat.Com

کا سبب جاننے پر اصرار کیا۔

لوہار نے کہا: ایک دن اپنی دوکان میں کام میں مشغول تھا کہ ایک انتہائی خوبصورت عورت میرے پاس آئی اور اپنی غربت و لاچاری ظاہر کی۔ میرا اس پر دل آ گیا۔ میں نے کہا: ایک شرط پر میں تمہاری مدد کر سکتا ہوں اگر تم میری خواہش پوری کر دو تو میں پھر تمہاری مدد کروں گا۔ اس نے انتہائی افسوس سے کہا کہ خدا سے ڈرو میں ایسی عورت نہیں ہوں۔ میں نے کہا کہ پھر اپنا راستہ لو وہ چلی گئی۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ پلٹ کر آئی اور کہا کہ اتنا جان لو کہ انتہائی تنگدستی نے مجھے تیری خواہش پوری کرنے پر مجبور کیا ہے۔ میں نے دوکان بند کی اور اس کے ساتھ گھر چلا گیا۔ دروازے کو تالا لگایا تو اس نے کہا کہ تالا کیوں لگا رہے ہو۔ میں نے کہا کہ ڈرتا ہوں کسی کو اطلاع نہ ہو جائے اور میری رسوائی کا سبب بنے۔ یہ سن کر وہ کانپنے لگی اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ اس نے کہا: خدا سے کیوں نہیں ڈرتے ہو؟

میں نے کہا: تم کیوں لرز اور کانپ رہی ہو؟

اس نے کہا: (تو لوگوں کے خوف کی وجہ سے تالا لگا رہا ہے لیکن) میرا خدا ہمیں دیکھ رہا ہے میں کیوں نہ ڈروں اس نے گڑگڑا کر کہا: اے شخص اگر تو مجھے چھوڑ دے تو میں خدا سے دعا کروں کہ وہ تیرے بدن کو دنیا و آخرت کی آگ میں نہ جلائے۔ اس کے آنسوؤں اور التجا نے مجھ پر اثر کیا۔ میں اپنے ارادے سے رک گیا اور اس کی ضرورت پوری کر دی۔ وہ خوشی خوشی اپنے گھر چلی گئی۔

اسی رات میں نے خواب میں ایک محترم خاتون کو دیکھا جن کے سر پر یاقوت کا

Presented by Ziaraat.Com

تاج تھا۔ انہوں نے کہا: اے شخص خدا تجھے جزائے خیر دے۔ میں نے کہا: آپ کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں اس لڑکی کی ماں ہوں جو تیرے پاس آئی تھی اور تو نے خوفِ خدا کے باعث اسے چھوڑ دیا۔ خدا دنیا و آخرت میں تجھے آگ میں نہیں جلائے گا۔

میں نے کہا: وہ عورت کس خاندان سے تھی؟ انہوں نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے خاندان سے۔ اس کے بعد میں خواب سے بیدار ہوا اور انتہائی شکر الٰہی کیا۔ لہٰذا اس لیے آگ مجھ پر کوئی اثر نہیں کرتی۔ (۱)

۷۷۔ جنت کی چوکھٹ اور حور العین کی پیشانی

ایک شخص پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ اے اللہ کے حبیب میں نے قسم کھائی ہے کہ جنت کے دروازے کی چوکھٹ اور حور العین کی پیشانی کا بوسہ لوں گا۔ اب میں کیا کروں؟

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: ماں کے قدموں اور باپ کی پیشانی کا بوسہ لو۔ یعنی اگر تم نے اس طرح کیا تو تم اپنے قسم پر عمل کر لو گے (اللہ اکبر)

اس شخص نے کہا: اگر ماں، باپ اس دنیا سے جا چکے ہوں تو کیا کروں؟

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم: ان کی قبر کو جا کر چومو۔

جس وقت حضرت ابراہیم خلیل خدا علیہ السلام اپنے فرزند اسمٰعیل کے دیدار کے لیے

۱۔ فضائل الزہراء و مناقب انسیۃ الحوراء، ص ۵۶۵۔

Presented by Ziaraat.Com

شام سے مکہ آئے۔ فرزند گھر میں نہ تھے، حضرت ابراہیم علیہ السلام شام واپس چلے گئے جس وقت حضرت اسماعیل علیہ السلام سفر سے واپس پلٹے ان کی زوجہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے آنے کے بارے میں انہیں بتایا۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اپنے والد گرامی کے پیروں کے نشان کو تلاش کیا اور بعنوان پدر پیروں کے نشان کی جگہ کا بوسہ لیا۔(۱)

۷۸۔ ماں سے سخت کلامی

ابراہیم بن مہزیار کہتے ہیں: میں امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں تھا۔ جب میں واپس اپنے گھر آیا میرے اور والدہ کے درمیان گفتگو ہوئی اور میں نے والدہ سے سخت کلامی کی یعنی سخت لہجے میں بات چیت کی۔ اگلے روز نماز صبح کے بعد میں امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں گیا۔ ابھی میں نے کوئی بات نہیں کی تھی کہ امام صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا:

”یَا مِهزَمُ مَالَکَ وَلِخَالِدَةَ؟ اَغلَظتُ فِي کَلَامِهَا البَارِحَةَ، اَمَا عَلِمتَ اَنَّ بَطنَهَا مَنزِلٌ قَد سَکَنتَهُ وَ اَنَّ حُجرَهَا مَهدٌ قَد غَمَزتَهُ وَ ثُديُهَا وِعَاءٌ قَد شَرِبتَهُ“

اے مہزیار! آپ کو اپنی والدہ خالدہ سے کیا مطلب؟ جو تم نے کل رات ان

۱۔ اماماں شیعہ، ص ۹۱۔

Presented by Ziaraat.Com

سے سخت لہجہ میں گفتگو کی کیا تم نہیں جانتے کہ اس کا شکم تیرے سکونت کی جگہ تھی اور اس کی گود تیری پرورش گاہ تھی اور اس کی چھاتی سے تم دودھ پیا کرتے تھے؟(۱)

۷۹۔ فقر کیا ہے؟

رسول خدا ﷺ سے سوال کیا گیا: فقر کیا ہے؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: خدا کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔

دوسرے نے دریافت کیا: اے اللہ کے حبیبؐ فقر کیا ہے؟

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: خدا کی طرف سے کرامت و بزرگی ہے۔

تیسرے نے پوچھا: فقر کیا ہے؟

مرسل اعظم ﷺ نے فرمایا: ایک ایسی شی (نعمت) ہے جو خدا کسی کو نہیں دیتا سوائے نبی مرسل اور اس کے مومن کے جو خدا کے نزدیک با کرامت ہو۔(۲)

۸۰۔ جو تم سے جفا کرے اس سے صلۂ رحمی کرو

حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول خدا ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسولؐ! میرے گھر والے مجھ سے لڑتے جھگڑتے ہیں اور میرے ساتھ ترکِ تعلق کیے ہوئے ہیں، ناسزا کہتے ہیں۔ کیا میں انہیں چھوڑ دوں؟

۱۔ امامان شیعہؑ، ص۹۲۔

۲۔ گنجینۂ نور، پیغمبرؐ سے سوالات و جوابات، ص۲۸۰۔

Presented by Ziaraat.Com

آنحضرتؐ نے فرمایا: (اگر تم نے اس طرح کیا تو) خدا تم سب کو چھوڑ دے گا۔

اس شخص نے کہا: یا رسول اللہ! تو پھر میں کیا کروں؟

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے تم سے ترک تعلق کیا ہے اس سے صلۂ رحمی کرو اور جس نے تم کو کچھ دینے سے ہاتھ روکا ہوا ہے اس کی مدد کرو اور جس نے تمہارے حق میں ظلم کیا ہے اس سے درگزر کرو اگر تم نے ایسا کیا تو خدا تمہیں ان پر غالب کر دے گا۔(۱)

۸۱۔ سفر آخرت کے تحائف وہدایا (توجہ کریں)

ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا: آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ موت کی تمنا کروں؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: یہ تو حتمی ہے لیکن سفر طولانی ہے۔ مناسب ہے کہ جو آدمی اس سفر کو طے کرنا چاہتا ہے دس ہدیہ پیش کرے۔

اس شخص نے کہا: وہ دس تحائف کیا ہیں؟

حضورؐ نے فرمایا: ایک ہدیہ جناب عزرائیل کے لیے، ایک ہدیہ قبر کے لیے، ایک ہدیہ منکر ونکیر کے لیے، ایک ہدیہ نامہ اعمال کے ترازو کے لیے، ایک ہدیہ پل صراط کے لیے، ایک ہدیہ جہنم کے نگہبان کے لیے، ایک ہدیہ رضوانِ جنت کے لیے،

۱۔ گنجینۂ نور، پیغمبرؐ کے سوالات وجوابات، ص ۴۸۴۔

Presented by Ziaraat.Com

ایک ہدیہ نبیؐ کے لیے، ایک ہدیہ جبرائیل کے لیے اور ایک ہدیہ خدا کے لیے۔

۱۔ جناب عزرائیل (ملک الموت) کا ہدیہ چار چیزیں ہیں:

ناراض لوگوں کو راضی کرنا، عبادتوں کی قضا بجالانا، خدا سے ملاقات کا شوق، موت کی تمنا۔

۲۔ قبر کا تحفہ چار چیزیں ہیں:

سخن چینی ترک کرنا، استنجاء (پیشاب) کے بعد استبراء کرنا، قرآن مجید کی تلاوت اور نماز شب پڑھنا۔

۳۔ منکر ونکیر کا ہدیہ چار چیزیں ہیں:

سچ بولنا، غیبت نہ کرنا، حق بیانی اور ہر ایک کے لیے تواضع کرنا۔

۴۔ میزان کا ہدیہ یہ چار چیزیں ہیں:

غصہ کو پی جانا، سچا تقویٰ، نماز جماعت کے لیے جانا اور مغفرت کی دعا کرنا۔

۵۔ پل صراط کا تحفہ یہ چار چیزیں ہیں:

عمل میں خلوص، اچھا اخلاق، ذکر خدا زیادہ کرنا اور دوسروں کی تکلیف پر صبر کرنا۔

۶۔ جہنم کے نگہبان کا ہدیہ چار چیزیں ہیں:

خوف خدا سے گریہ کرنا، چھپ کر صدقہ دینا، گناہوں کو ترک کرنا اور والدین کے ساتھ نیکی کرنا۔

۷۔ رضوانِ جنت کا تحفہ چار چیز ہیں:

Presented by Ziaraat.Com

سختی وصعوبت پر صبر، خدا کی نعمتوں پر شکر، خدا کی اطاعت میں مال انفاق کرنا، وقف میں امانت کی حفاظت کرنا۔

۸۔ نبی کا ہدیہ چار چیزیں ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دوست رکھنا، سنت و سیرت نبی کی پیروی کرنا، اہل بیت پیغمبر علیہم السلام سے محبت کرنا اور برائیوں سے زبان کو محفوظ رکھنا۔

۹۔ جبرائیل کا تحفہ چار چیزیں ہیں:

کم کھانا، کم سونا، ہمیشہ خدا کی حمد اور ثنا کرنا۔

۱۰۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا تحفہ چار چیزیں ہیں:

نیکیوں کا حکم دینا، برائیوں سے روکنا، لوگوں کو وعظ ونصیحت کرنا اور ہر ایک کے ساتھ مہربانی سے پیش آنا۔(۱)

۸۲۔ پانچ لوگوں کی ہم نشینی سے بچو

امام صادق علیہ السلام نے اپنے پدر بزرگوار سے روایت کی ہے میرے والد علی بن الحسین علیہ السلام نے فرمایا: اے بیٹا پانچ قسم کے لوگوں کی ہم نشینی سے بچو اور نہ ان سے بات کرو اور نہ راستہ میں ان کے ساتھ چلو۔

میں نے کہا: بابا جان وہ کون لوگ ہیں؟

۱۔ گنجینۂ نور، پیغمبرؐ سے سوالات و جوابات، ص ۴۲۸۔ تحریر المواعظ العددیہ، ص ۵۰۸۔

Presented by Ziaraat.Com

فرمایا: جھوٹے کی ہم نشینی سے بچو وہ بمنزلہ سراب ہے۔ بعید کو تجھ سے قریب کرے گا اور قریب کو بعید۔

اور فاسق کی صحبت سے بچو وہ تمہیں مال دنیا کے بدلے بیچ ڈالے گا بلکہ اس سے بھی کم میں۔

اور بخیل کی ہم نشینی سے بچو وہ وقت ضرورت اپنا مال تمہیں نہ دے کر ذلیل کر دے گا۔

اور احمق کی ہم نشینی سے بچو وہ تمہیں فائدہ پہنچانا چاہے گا اور تمہیں اس کی جگہ نقصان پہنچا دے گا۔

اور قاطع رحم کی مصاحبت سے بچو۔ میں نے تین جگہ کتاب الٰہی میں اس پر لعنت کو پایا ہے۔

پہلی جگہ سورۂ محمد، آیت ۲۳،۲۲ میں ارشاد رب العزت ہے:

﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ ☆ أُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَى أَبْصَارَهُمْ﴾

تو کیا تم سے بعید ہے کہ تم صاحب اقتدار بن جاؤ تو زمین میں فساد برپا کرو اور قرابت داروں سے قطع تعلقات کرلو یہی وہ لوگ ہیں جن پر خدا کی لعنت ہے اور ان کے کانوں کو بہرا کر دیا ہے اور ان کی آنکھوں کو اندھا بنا دیا ہے۔

دوسری جگہ سورۂ رعد، آیت ۲۵ میں ارشاد الٰہی ہے:

﴿وَالَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللهُ بِهِ

Presented by Ziaraat.Com

أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُوْلَئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ﴾

اور جو لوگ عہد خدا کو توڑ دیتے ہیں اور جن سے تعلقات کا حکم دیا گیا ہے ان سے قطع تعلقات کر لیتے ہیں اور زمین میں فساد برپا کرتے ہیں ان کے لیے لعنت اور بدترین گھر ہے۔

تیسری جگہ سورۂ بقرہ، آیت ۲۷ میں ارشاد قدرت ہے:

﴿الَّذِينَ يَنقُضُونَ عَهْدَ اللهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُوْلَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ﴾

جو خدا کے ساتھ مضبوط عہد کرنے کے بعد بھی اسے توڑ دیتے ہیں اور جسے خدا نے جوڑنے کا حکم دیا ہے اس کاٹ دیتے ہیں اور زمین میں فساد برپا کرتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جو حقیقتاً خسارے والے ہیں۔(۱)

۸۳۔ذکر سریع الاجابۃ

مرحوم آیت اللہ شیخ محمد تقی معروف بہ آقا نجفی اصفہانی اپنے حالات تحریر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

میں نے نجف میں اقامت کے دوران بہت ریاضتیں انجام دی تھی اور میرے لیے بہت سے اسرار ورموز کشف ہوئے تھے انہیں اسرار میں سے ایک راز یہ بھی ہے

۱۔کتاب الشافی، ج۵، ص۳۶۵۔اختصار کے ساتھ تحف العقول، ص۲۷۹۔

Presented by Ziaraat.Com

کہ میں ایک رات صبح تک مسجد سہلہ میں بیٹھا عبادت کرتا رہا۔ سحر کے وقت میری ملاقات صاحب اسرار رجال الغیب میں سے ایک شخص سے ہوئی۔ میں نے اس سے بہت سے سوالات کیے اور اس نے ہر ایک کا جواب امام عصر ارواحنا فداہ کی طرف سے مکمل دیا اور میں نے بھی ان تمام سوالات کے جوابات کو لکھ لیا۔

انہیں سوالات میں سے ایک سوال یہ بھی تھا کہ مجھے کسی ایسے ذکر کی تعلیم دیں جس کے ذریعہ میں اپنی مشکلوں کو حل کر سکوں اور اپنی حاجت کو پورا کر سکوں۔

صاحب اسرار نے فرمایا:

خدا کے نزدیک محمد وآل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیجنے س بہتر کوئی اور ذکر نہیں ہے اس لیے کہ یہ ذکر بہت جلد بندے کو خدا سے نزدیک کر دیتا ہے لہٰذا زیادہ سے زیادہ صلوات بھیجا کرو۔(۱)

۸۴۔شہد کی شیرینی کا راز

ایک روز پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کے ہمراہ مدینہ کے ایک نخلستان میں تشریف فرما تھے کہ ایک شہد کی مکھی حاضر ہوئی اور آپؐ کے مقدس وجود کا طواف کرنے لگی۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: اے علی! کیا آپ کو معلوم ہے کہ یہ شہد کی مکھی کیا کہہ رہی ہے؟

۱۔ مردان جاوید کی داستانیں، ص۱۱۲، نقل از فوائد صلوات، ص۴۹۔

Presented by Ziaraat.Com

امام علی علیہ السلام نے عرض کیا: نہیں اے اللہ کے رسولؐ۔

فرمایا: یہ شہد کی مکھی ہمیں اپنا مہمان بنانا چاہتی ہے اور کہہ رہی ہے کہ فلاں مقام پر تھوڑا سا شہد جمع کر رکھا ہے۔ امیر المومنین علیہ السلام سے کہیں کہ وہ جا کر اسے لے آئیں۔ امیر المومنین علی علیہ السلام گئے اور وہ شہد لے کر حاضر ہوئے۔

آنحضرتؐ نے اس شہد کی مکھی کو مخاطب کر کے فرمایا: اے شہد کی مکھی! اس راز سے ہمیں باخبر کرو کہ تم پھولوں کے تلخ اور ناگوار رس کو چوستی ہو تو وہ کیسے میٹھے ہو جاتے ہیں اور شہد بن جاتے ہیں؟

اس شہد کی مکھی نے کہا: یا رسول اللہؐ! یہ شیرینی آپؐ اور آپ کی اولاد علیہم السلام کے ذکر کی برکت سے ہے اس لیے کہ ہم جب بھی رس چوستے ہیں تو ہم پر الہام ہوتا ہے کہ ہم تین مرتبہ آپ اور آپ کی اولاد علیہم السلام پر صلوات بھیجیں اور جیسے ہم صلوات (اللّٰھم صل علی محمد و آل محمد) بھیجتے ہیں یہ رس شیریں ہو جاتے ہیں۔(۱)

۸۵۔ نعلین در بغلین (بغل میں چپل)

علامہ حلی ساتویں صدی کے علماء میں سے ایک تھے۔ ان کے زمانے میں شاہ خدابندہ بادشاہ زندگی کرتا تھا۔ شاہ خدابندہ کی ایک زوجہ تھی جس سے وہ بہت ہی زیادہ محبت کرتا تھا۔ کسی وجہ سے اس نے ایک دن غصہ میں آ کر ایک ہی مجلس میں تین دفعہ

۱۔ مردان جاویدان کی داستانیں، ص ۱۱۲، نقل از صلوات بر محمد و آل محمد، ص ۲۱۔

Presented by Ziaraat.Com

طلاق (طلاق، طلاق، طلاق کہا) دے دی۔

سنی مذہب کے مفتیوں سے سوال کیا کہ کوئی اس سے بچنے کا رستہ بتائے؟ (کہ زوجہ کو طلاق نہ ہوئی ہو)

اہل سنت کے مفتیوں نے کہا: صرف ایک ہی راستہ ہے وہ یہ کہ حلالہ ہو (یعنی آپ کی بیوی کسی سے شادی کرے اور وہ حق زوجیت ادا کرے اس کے بعد وہ طلاق دے یا مرجائے پھر آپ اس سے شادی کریں) بغیر حلالہ کے آپ رجوع نہیں کر سکتے۔

بادشاہ نے کہا: کیا اسلام میں کوئی اور مذہب بھی ہے جو اس مسئلہ کو جائز سمجھتا ہو؟ بادشاہ کو بتایا گیا ہاں ایک مذہب کے نزدیک ہی مجلس و محفل میں تین طلاقیں باطل ہیں اور وہ مذہب شیعہ ہے۔

بادشاہ نے حکم دیا کہ علامہ حلی کو میرے پاس لایا جائے۔

علامہ حلی نہایت جلالت و عظمت کے ساتھ بادشاہ کے دربار میں اپنی نعلین کو بغل میں دبائے ہوئے حاضر ہوئے۔ اس عمل سے حاضرین بڑے تعجب میں پڑ گئے۔

بعض علماء اہل سنت نے ان کو شرمندہ کرنے کی غرض سے کہا:

بادشاہ کو سجدہ نہ کرنا اور نعلین کو مجلس و محفل میں لے کر آنا آداب و رسوم کے خلاف ہے۔

علامہ حلی: ہمارے اور تمہارے درمیان اجماع ہے کہ خدا کے سوا کسی کو سجدہ کرنا جائز نہیں ہے اور خداوند متعال فرماتا ہے: ﴿فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوا﴾ (۱)

۱۔ سورہ نور، آیت ۶۱۔

Presented by Ziaraat.Com

جب تم گھر میں داخل ہو تو پہلے سلام کرو۔

علامہ حلی نے جواب دیتے ہوئے فرمایا: میں نے سنا ہے کہ ایک روز پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہیں دعوت پر مدعو تھے اور "مالک" (جو کہ مذہب مالکی کے سربراہ ہیں) نے نعلین مبارک کو چرا لیا اور اس محفل میں کیونکہ مالکی مذہب کے افراد ہیں اس ڈر کی وجہ سے میں نے نعلین کو بغل میں لیا ہوا ہے۔

علماء عامہ: آپ کو اتنا بھی علم نہیں کہ مالک رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں نہیں تھے بلکہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سو سال بعد آئے ہیں۔

علامہ حلی: مجھ سے غلطی ہوگئی شاید "ابوحنیفہ" نے یہ چوری کی تھی۔

علماء عامہ: ابوحنیفہ تو مالک کے بعد تھے۔

علامہ حلی نے چوری کی نسبت "شافعی" کی طرف دی اور اس کے بعد "حنبلی" کی طرف دی یہاں تک کہ تمام حاضرین سے اقرار لیا کہ یہ چاروں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں نہیں تھے۔ اقرار لینے کے بعد علامہ حلی نے فرمایا:

پس یہ چاروں مذاہب کب وجود میں آئے درحالانکہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں نہیں تھے؟ حق مذہب شیعہ کے ساتھ ہے اور حلالہ کی ضرورت نہیں ہے (فقط طلاق طلاق کہنے سے طلاق نہیں ہوتی بلکہ صیغہ پڑھے جائیں تفصیل طلاق کے لیے توضیح المسائل کی طرف رجوع کریں)۔(۱)

۱۔ حکایات و مناظرات، ص ۱۹۲، نقل از ارشاد الاذہان علامہ حلی، ج ۱، ص ۱۳۰۔ مختلف الشیعہ علامہ حلی، ج ۱، ص ۱۰۹۔

Presented by Ziaraat.Com

۸۶۔ آگ کا تازیانہ

ایک پرہیزگار اور نیک وصالح شخص اس دنیا سے رخصت ہوا۔ جب اس کو قبر میں لٹا دیا تو عالم برزخ میں منکر ونکیر اس کے پاس آئے۔ ان میں سے ایک نے کہا: ہم چاہتے ہیں کہ تم کو سو تازیانہ عذاب الٰہی کے ماریں۔

اس صالح مرد نے کہا: مجھ میں ان تازیانوں کو برداشت کرنے کی طاقت نہیں ہے۔

کہا: اچھا ۹۹ تازیانے لگاتے ہیں۔

صالح مرد: اس کی بھی طاقت نہیں۔

فرشتوں نے کہا کہ یہ نیک وصالح مرد ہے اس لئے ہم کم کرتے ہیں۔ فرشتے کم کرتے گئے اور وہ کہتا رہا طاقت نہیں ہے۔ آخر میں انہوں نے کہا: ایک تازیانہ عذاب الٰہی کا تجھے لگائیں گے اس کے علاوہ کوئی بخشش کا چارہ نہیں ہے۔

اس شخص نے کہا: کس گناہ کے بدلے میں یہ ایک تازیانہ لگا رہے ہو؟

منکر ونکیر نے جواب دیتے ہوئے کہا: تم نے ایک روز بغیر وضو کے نماز پڑھی تھی۔ ایک ہی تازیانہ لگایا تھا کہ اس کی قبر آگ سے بھڑک گئی۔

(جو لوگ بالکل نماز نہیں پڑھتے ان کا نہ جانے کیا ہوگا۔ خدا ہمیں عبادات الٰہی انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے، آمین)۔(۱)

۱۔ بہترین قصہ ہای نماز، ص ۱۴۷، محمد کریمی۔ نقل از ثواب الاعمال، ج ۲، حدیث امام صادق علیہ السلام۔

Presented by Ziaraat.Com

۸۷۔ برزخ کا سفر

مرحوم آیت اللہ صوفی محمد مہدی نراقیؒ (متوفی ۱۲۰۹ھ ق) علوم عقلیہ اور نقلیہ کے مالک اور میدان علم و عمل کے شہسوار اور جہانِ اسلام میں اخلاق و عرفان کے اعتبار سے بے نظیر تھے، نجف میں ساکن تھے اور وہیں وفات پائی۔

نجف میں اقامت کے دوران ایک دن ماہِ مبارک رمضان میں افطار کے لیے آپ کے پاس کچھ نہ تھا۔ آپ کی زوجہ نے کہا کہ افطار کے لیے گھر میں کچھ بھی نہیں ہے۔ جائیں باہر سے کچھ کھانے کا انتظام کریں۔

مرحوم نراقی گھر سے باہر آئے اور زیارت کی غرض سے وادی السلام کی طرف چلے گئے کیونکہ آپ کی جیب میں کچھ خریدنے کے لیے ایک ریال بھی نہ تھا غروب آفتاب تک وہیں رہے۔ اسی وقت آپ نے دیکھا کہ کچھ عرب ایک جنازے کو لے کر وادی السلام پہنچے ہیں اور قبر کھود کر میت کو قبر میں رکھا اور آپ سے کہا کہ اس میت کے بقیہ مراسم خود انجام دیں ہمیں کچھ کام ہے۔ ہم جا رہے ہیں لہٰذا میں آگے بڑھا اس کی صورت کو خاک پر رکھنے کے لیے اس کا کفن کو صورت سے ہٹانا چاہا تو دیکھا کہ وہاں ایک دریچہ ہے اسے دیکھ کر میں اس میں داخل ہو گیا۔ دیکھا کہ ایک بہت بڑا باغ ہے، ہر طرف سرسبز درخت ہیں اور ایک راستہ ہے جو محل کی طرف جا رہا ہے یہ پورا راستہ قیمتی جواہرات سے سجا ہوا تھا۔

میں بے اختیار محل کی طرف بڑھا، محل نہایت خوبصورت اور جواہرات سے مرصع و آراستہ تھا۔ محل کے اندر داخل ہوا تو دیکھا کہ ایک شخص صدرِ مجلس میں بیٹھا ہوا ہے اور

Presented by Ziaraat.Com

اس کے اطراف میں مختلف لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں نے انہیں سلام کیا اور ایک طرف بیٹھ گیا۔ اطراف میں بیٹھنے والے مرتب صدر مجلس میں بیٹھنے والے سے مختلف سوالات کر رہے ہیں اور وہ ہر ایک کا جواب دے رہا تھا۔

اس اثنا میں دیکھا کہ ایک سانپ دروازے سے داخل ہوا اور سیدھا صدر مجلس میں بیٹھنے والے شخص کی طرف، اسے ڈسا اور دوبارہ جس دروازے سے داخل ہوا تھا اس سے باہر نکل گیا۔

اس سانپ کے ڈسنے کی وجہ سے اس شخص کی حالت متغیر ہوگئی لیکن تھوڑی ہی دیر میں وہ اپنی پہلی والی حالت میں آ گیا اور خوش وخرم ہو گیا لہٰذا لوگوں نے دوبارہ اپنے سوالات کرنے شروع کر دیے اور دنیا کے حالات معلوم کرنے لگے۔ اسی اثنا میں دوبارہ سانپ دروازے سے داخل ہوا اور اسے ڈس کر چلا گیا وہ شخص تھوڑی دیر تک مضطرب رہا لیکن پھر اس کی حالت بدل گئی اور وہ خوشحال نظر آنے لگا یہ ماجرا دیکھ کر میں نے سوال کیا! آپ کون ہیں؟ یہ کس کا محل ہے؟ اور یہ سانپ کیا ہے؟ کیوں آپ کو اذیت کر رہا ہے؟

اس شخص نے کہا: میں وہی شخص ہوں کہ جسے تم نے ابھی قبر میں اتارا تھا اور یہ باغ میری برزخی جنت ہے جسے خدا نے مجھے عنایت کیا ہے۔

یہ محل میرا ہے، یہ سارے درخت اور آراستہ و مرصع در و دیوار سب کچھ میری برزخی جنت ہے کہ اس میں مجھے رہنا ہے اور یہ سارے لوگ میرے رشتہ دار ہیں جو مجھ سے پہلے وفات پا گئے تھے لہٰذا یہ سب میری ملاقات کے لیے آئے ہوئے

Presented by Ziaraat.Com

ہیں اور اپنے رشتہ داروں کے متعلق سوال کر رہے ہیں اور میں ہر ایک کے سوال کا جواب دے رہا ہوں۔

میں نے کہا: پس یہ سانپ کیوں آپ کو ڈس رہا ہے؟

اس شخص نے جواب دیا کہ اصل داستان وقصہ یہ ہے کہ میں ایک مومن، نماز روزے والا اور خمس وزکات دینے کا پابند تھا اور اس وقت میرے ذہن میں کوئی ایسا فعل نظر نہیں آرہا ہے کہ جو اس عقوبت کا باعث بنے۔ یہ باغ اور یہ محل میرے اعمال کا نتیجہ ہیں۔ ہاں ایک دن گرمیوں کے زمانے میں ایک گلی سے گزر رہا تھا کہ دیکھا ایک دکاندار اور خریدار آپس میں لڑ رہے ہیں لہٰذا اصلاح کی غرض سے آگے بڑھا تو دیکھا کہ دکاندار کہہ رہا ہے کہ میں نے تمہیں چھ سو دینار دے رکھے ہیں لیکن خریدار کہہ رہا ہے کہ میں صرف پانچ سو دینار کا مقروض ہوں۔

میں نے دکاندار سے کہا: تم پچاس دینار سے درگزر کرو اور خریدار سے کہا کہ تم بھی پچاس دینار سے درگزر کرو اور ساڑھے پانچ سو دینار دکاندار کو دیدو۔ یہ سن کر دکاندار خاموش ہو گیا اور کچھ بھی نہ کہا لیکن چونکہ حق دکاندار کے ساتھ اور میری وجہ سے پچاس دینار کا نقصان اٹھا رہا تھا چونکہ تہہ دل سے راضی نہ تھا خدا نے مجھے اس عقوبت میں مبتلا کر دیا ہے جو ہر ایک گھنٹہ پر سانپ آتا ہے اور اس طرح اذیت کرتا ہے اور یہ عذاب اسرافیل کے صور پھونکنے اور بارگاہ الٰہی میں حساب و کتاب کے ہونے تک جاری رہے گا اور میں اس وقت محمد وآل محمد علیہم السلام کی شفاعت سے نجات پاؤں گا۔

یہ سن کر میں اٹھا اور کہا کہ میری زوجہ میری منتظر ہے۔ ان کے لیے افطار کا

Presented by Ziaraat.Com

انتظام بھی کرنا ہے۔ وہ شخص میرے ساتھ دروازے تک آیا اور مجھے چاول کی ایک تھیلی دی اور کہا اسے لے جاؤ کہ یہ تمہارے بال بچوں کے لیے بابرکت رہے گا۔

میں نے چاول لیے اور اس کو خدا حافظ کہا اور جس دروازے سے داخل ہوا تھا اسی سے باہر آ گیا وہاں سے باہر آتے ہی دیکھا کہ میں اسی قبر میں ہوں اور وہ میت بھی وہیں پڑی ہوئی ہے اور وہاں کوا یسا دریچہ بھی نہیں ہے کہ جس سے خارج ہوا تھا۔

قبر سے باہر آیا، اس پر اینٹیں رکھ کر قبر بنائی اور وہاں سے چاول کی تھیلی لے کر گھر آ گیا اس کو پکایا، وہ تھیلی مدت تک رہی اور اس کا چاول کم نہ ہوتا تھا اور اسے جب بھی پکاتے تھے تو اس کی خوشبو سے پورا محلّہ مہک جاتا تھا اور ہر ایک یہی سوال کرتا تھا کہ یہ چاول کہاں سے خرید کر لائے ہو؟

یہاں تک کہ ایک دن گھر پر ایک مہمان آیا، میں اس وقت گھر میں موجود نہ تھا میری زوجہ نے جب اس چاول کو دم رکھا تو پورا گھر مہک اٹھا۔ اس کی خوشبو سونگھ کر مہمان نے سوال کر لیا کہ یہ چاول کہاں سے آئے ہیں کہ اس جیسی خوشبو آج تک میں نے نہیں سونگھی ہے!

میری زوجہ داستان کو چھپا نہ سکی اور پورا ماجرا بیان کر دیا اس کے فوراً بعد وہ چاول ختم ہو گئے۔

بے شک یہ ایک بہشتی چاول تھے جسے خداوند متعال اپنے مقرب بندوں کو عطا کرتا ہے۔(۱)

۱۔ مردان جاوید کی داستانیں ص ۴۲، نقل از معاد شناسی، ج ۲، ص ۲۴۶۔

Presented by Ziaraat.Com

۸۸۔ بال سے زیادہ باریک

مرحوم شیخ رجب علی خیاط کہتے ہیں: ایک دن کسی کام سے بازار کے لیے گھر سے نکلا، اچانک ذہن میں کسی گناہ کا خیال آیا لیکن فوراً میں نے استغفار کی اور اس گناہ کو انجام نہیں دیا۔ راستہ چلتے ہوئے میں نے دیکھا کہ شہر کے باہر سے اونٹوں کی قطار آرہی ہے ان پر لکڑیاں رکھی ہوئی ہیں۔ میرے قریب سے اونٹ گزرے اچانک ایک اونٹ نے ایک لات میری طرف اٹھا کر ماری لیکن میں پیچھے ہٹ گیا اور مجھے نہیں لگی میں مسجد گیا اور میں اس سوال کے جواب کی فکر میں پڑھ گیا کہ کیوں میرے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا ہے؟ اس کی کیا وجہ ہے؟ عالم رویا میں مجھ سے کہا گیا: گناہ کی فکر کرنے کی وجہ سے ایسا واقعہ تمہارے ساتھ پیش آیا ہے!

شیخ رجب علی خیاط نے کہا: میں نے وہ گناہ تو انجام نہیں دیا۔

جواب میں کہا: تمہیں اونٹ کی لات بھی تو نہیں لگی۔

(مؤلف: فکر گناہ کی یہ سزا اور جو گناہ کرتے ہیں اور استغفار تک نہیں کرتے نہ جانے ان کا کیا حال ہوگا خدا کی رحمت سے مایوس نہ ہوں ہمیشہ استغفار کریں، خصوصاً اگر کوئی غلطی سے گناہ سرزد ہو جائے تو استغفار پڑھیں)۔(۱)

۱۔ ہزار و یک حکایت عبرت انگیز، ص۲۵۲۔ نقل از تندیس اخلاص، ص۳۶۔

Presented by Ziaraat.Com

۸۹۔ عدالت اور لطف خدا

کہتے ہیں: ایک عورت حضرت داؤد۔علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام۔ کے پاس آئی اور کہا: اے پیغمبر خدا! آپ کا رب ظالم ہے یا عادل؟

داؤد علیہ السلام نے فرمایا: خداوند عادل ہے وہ کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ اس کے بعد فرمایا: کیا ہوا ہے جس کی وجہ سے تم یہ سوال کر رہی ہو؟

عورت نے کہا: میں ایک بیوہ خاتون ہوں اور میری تین بیٹیاں ہیں، میں اپنے ہاتھوں سے شال وغیرہ بناتی ہوں۔ کل میں نے ایک شال بنائی تھی اور اس کو کپڑے میں لپیٹ کر بازار بیچنے کی غرض سے جا رہی تھی تا کہ اس کو بیچ کر بچیوں کے لیے کھانے کا انتظام کروں۔ اچانک ایک پرندہ آیا اور میرے ہاتھوں سے وہ شال لے کر چلا گیا۔ اس طرح میں تنگدست اور غمگین رہ گئی۔ میرے پاس کچھ بھی نہیں جس سے بچیوں کا پیٹ بھروں۔

ابھی عورت کی گفتگو ختم نہیں ہوئی تھی کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے دروازے پر کسی نے دق الباب کیا۔ حضرت نے اندر آنے کی اجازت دی۔ دس تاجر حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس آئے اور ہر ایک نے سو سو دینار (کل ہزار دینار) آنحضرتؑ کے پاس رکھے اور عرض کیا: اے پیغمبر خدا! اس رقم کو کسی مستحق کو دے دیں۔

حضرت داؤد علیہ السلام نے ان تاجروں سے پوچھا: اس کی کیا وجہ ہے کہ تم سب مل کر اس مبلغ کو یہاں پر لے کر آئے ہو؟

تاجروں نے عرض کیا: ہم ایک کشتی پر سوار تھے کہ اچانک ایک طوفان اٹھا اور

Presented by Ziaraat.Com

کشتی میں سوراخ ہو گیا اور نزدیک تھا کہ ہم غرق ہو جائیں اور ہم ہلاک ہو جائیں۔ اس وقت ہم نے ایک پرندہ کو دیکھا کہ اس نے ہماری طرف ایک سرخ کپڑا پھینکا جب ہم نے اس کپڑے کو دیکھا تو اس میں ایک شال تھی۔ اس شال کے ذریعہ سے ہم نے کشتی کے سوراخ کو بند کیا اور اس طرح ہم نجات پا گئے اور طوفان کو بھی آرام آ گیا اور ہم ساحل پر پہنچے۔ خطرے کے وقت ہم سب نے نذر کی تھی کہ اگر ہماری جان بچ گئی تو ہم میں سے ہر ایک سو دینار صدقہ دے گا۔ اس وقت یہ ہزار دینار آپ کی خدمت میں لے کر آئے ہیں آپ کی مرضی جس کو بھی چاہیں صدقہ دیں۔

حضرت داؤد علیہ السلام نے عورت کی طرف رخ کیا اور فرمایا: تیرے رب نے تیرے لیے دریا سے ہدیہ بھجوایا ہے لیکن تو اس کو ظالم اور ستمگر جانتی ہے؟ اس کے بعد ہزار دینار اس عورت کو دیے اور فرمایا: اس پیسوں کے ذریعہ بچیوں کے کھانے پینے کا انتظام کر۔ پروردگار عالم تیرے حالات اور روزگار سے دوسروں کی نسبت زیادہ جاننے والا ہے۔(۱)

۹۰۔ ابلیس کا تکبر اور اس کی نصیحتیں

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں ایک دن ابلیس آنحضرتؑ کے پاس آیا اور کہا: چاہتا ہوں کہ آپ کو ایک ہزار تین نصیحتیں کروں۔ حضرت موسیٰ ابلیس کو پہچان گئے اور

۱۔ ہزار و یک حکایت عبرت انگیز، ص ۱۰۱۔

Presented by Ziaraat.Com

فرمایا: جتنا تم جانتے ہو اس سے کہیں زیادہ میں جانتا ہوں۔ مجھے تیری نصیحت کی کوئی ضرورت نہیں۔ حضرت جبرائیل حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی لے کر نازل ہوئے اور عرض کی: اے موسیٰ! پروردگار عالم فرماتا ہے: اس کہ ہزار نصائح غریب ہیں لیکن اس کی تین نصیحتیں کام آنے والی ہیں اس کو سنو۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ابلیس سے فرمایا: (ہزار کو چھوڑو) تین نصیحتیں بیان کرو۔

ابلیس نے کہا:

۱۔ جب بھی کسی نیک کام کو انجام دینے کا ارادہ کرو تو فوراً اس کو انجام دو ورنہ تم کو پشیمان کر دوں گا۔

۲۔ اگر کسی نامحرم کے ساتھ تنہائی میں بیٹھے تو مجھ سے غافل نہ رہنا ورنہ تم کو برے کام کرنے پر ابھاروں گا۔

۳۔ جب بھی تم کو غصہ آئے تو اپنی جگہ کو تبدیل کر لو ورنہ تم کو لڑائی جھگڑے کے لیے تیار کر دوں گا۔

ابلیس نے کہا اب جب کہ میں نے تم کو تین نصیحتیں کی ہیں (تو میرا تم پر حق بنتا ہے) اس کے بدلے میں تم خدا سے میرے لیے بخشش طلب کرو۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ابلیس کی چاہت کو پروردگار عالم سے عرض کیا۔

رب کریم نے فرمایا: اے موسیٰ ابلیس کو جا کر کہو اس شرط پر تم کو معاف کروں گا جب تم آدم کی قبر پر جا کر اس کو سجدہ کرو گے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خدا کا پیغام ابلیس تک پہنچایا۔

Presented by Ziaraat.Com

ابلیس جو کہ غرور و تکبر میں غوطہ ور تھا، کہا: اے موسیٰ! جب آدم زندہ تھے اس وقت میں نے ان کو سجدہ نہیں کیا تو اب ان کے مرنے کے بعد کس طرح ان کو سجدہ کر سکتا ہوں؟(۱)

۹۱۔ نا اہل دوستوں سے دوری

مامون کے نوکروں میں سے ایک نے اس کو بتایا کہ ہمارے ہمسایہ میں ایک دین دار مرد رہتا تھا۔ اس نے آخری عمر میں اپنے جوان بیٹے کو جس کا تجربہ کم تھا وصیت کی اور کہا: اے بیٹا! پروردگار عالم نے مجھے مال اور نعمتیں عطا کی ہیں جن کو میں نے کافی زحمتوں سے حاصل کیا ہے اور یہ سارا مال و نعمتیں تجھے بہت آسانی سے (میراث) میں مل رہی ہیں لہٰذا ان کی قدر جاننا اور اسراف نہ کرنا۔ نا اہل دوستوں سے پرہیز کرنا لیکن میں جانتا ہوں نا اہل تیرے اردگرد آئیں گے اور تیرا مال ختم ہو جائے گا اور کبھی بھی اس گھر کو نہ بیچنا۔

جس وقت مال و دولت ختم ہو جائے اور تیرے دوست دشمن بن جائیں اور جب تم ارادہ کر لو کہ اپنے آپ کو خود کشی کے لیے تیار کر لو تو تم اپنے آپ کو اس رسی کے ذریعہ جس کو میں نے باندھی ہوئی اس میں پھندہ لگا لینا۔

بیٹے نے باپ کے مرنے کے بعد مال کو خرچ کیا اور اسراف کیا، نا اہل دوستوں

۱۔ ہزار و یک حکایت عبرت انگیز، ص ۶۸۴، نقل از قصہ ھای قرآن بہ قلم روان، ص ۱۸۔

Presented by Ziaraat.Com

پر اپنا مال لٹا دیا اور جب مال ختم ہو گیا تو وہی دوست اس کے دشمن بن گئے لیکن اس نے اپنے باپ کی اس وصیت پر عمل کیا کہ گھر نہیں بیچا اور اس نے خودکشی کا ارادہ کیا اور اس رسی میں لٹکنے کے لیے گیا جس کو باپ نے چھت سے باندھی ہوئی تھی۔ رسی میں گردن کو ڈالا تا کہ خودکشی کرے۔ وزن ہونے کی وجہ سے اچانک رسی چھت کے ٹوٹنے کی وجہ سے نیچے گری اور وہاں سے دس ہزار دینار نیچے گرے۔

جس وقت جوان نے ان دینار کو دیکھا تو خوشحال ہوا اور اپنے باپ کی وصیت کا مطلب سمجھا کہ کیوں باپ نے کہا تھا کہ گھر نہ بیچنا اس کے بعد وہ خواب غفلت سے بیدار ہوا اور اسراف وفضول خرچی سے دوری اختیار کی اور میانہ روی کے ذریعہ زندگی کا آغاز کیا۔(۱)

۹۴۔خدا اور انسان کا فضل وکرم

کہتے ہیں: دو نابینا فقیر اس راستہ میں بیٹھے ہوئے تھے جہاں سے زبیدہ گزرتی تھی۔ زبیدہ کی سخاوت اور بخشش ان دونوں نے کافی سنی ہوئی تھی۔ ان میں سے ایک فقیر نے کہا: خدا تو مجھے اپنے فضل وکرم سے روزی عطا فرما۔

دوسرے نے کہا: خدایا! مجھے ام جعفر (زبیدہ) کے فضل وکرم سے روزی عطا فرما۔

۱۔ ہزار و ایک حکایت اخلاقی، ص۵۴۸۔

Presented by Ziaraat.Com

زبیدہ ان فقیروں کی دعا سے باخبر ہوئی اور روزانہ دو درہم پہلے والے کے لیے اور دوسرے فقیر کے لیے ایک مرغ اور اس کے شکم میں دس دینار سونے کے رکھ کر بھیجتی تھی۔

جس فقیر کے پاس مرغ بھیجتی تھی وہ بغیر اس کے شکم میں جستجو کیے ہوئے اس مرغ کو دو درہم میں اپنے ساتھی کو بیچ دیتا۔ دس دن تک اسی طرح ہوتا رہا۔

ایک دن زبیدہ نے اس فقیر کو اپنے پاس بلوایا جو اس کے فضل وکرم کا طالب تھا۔

جب فقیر زبیدہ کے پاس آیا تو کہا: کیا ہمارے فضل وکرم نے تم کو غنی بنا دیا یا نہیں؟

فقیر نے کہا: کون سا آپ کا فضل وکرم؟

زبیدہ نے کہا: دس دن تک مرغی کے پیٹ میں سو دینار رکھ کر جو تم کو بھیجے تھے۔

نابینا فقیر نے کہا: میں نے دینار تو نہیں دیکھے۔ روزانہ ایک مرغ بریان تمہارا ملتا تھا وہ میں اپنے برابر والے فقیر کو دو درہم میں بیچ دیا کرتا تھا اور وہ مجھ سے خرید لیتا تھا۔

زبیدہ نے کہا: بے شک! یہ فقیر میرے فضل وکرم پر اعتماد کرتا تھا خدا نے اس کو محروم کر دیا اور وہ دوسرا خدا کے فضل وکرم پر یقین رکھتا تھا خدا نے اس کو اس کی ضرورت سے زیادہ عطا کیا اور اس کو بے نیاز بنا دیا۔(۱)

۱۔ ہزار و یک حکایت اخلاقی، ص۵۶۵۔ ہزار و یک حکایت عبرت انگیز، ص۳۲۸۔

Presented by Ziaraat.Com

۹۳۔ کریم کا ہاتھ

کہتے ہیں: جس وقت حاتم طائی اس دنیا سے گیا تو اس کو دفن کرنے کے چند سال بعد اتنی بارش ہوئی کہ قبر خراب ہوگئی اور قریب تھا کہ اس کی قبر کا نام ونشان مٹ جائے۔

اس کے بیٹے نے چاہا کہ اس کی لاش نکال کر دوسری جگہ منتقل کر دے تا کہ بارش وسیلاب سے محفوظ رہ سکے۔ جس وقت اس کی قبر کو کھولا تو اس کے تمام اعضاء بکھر اور پراگندہ ہو چکے تھے لیکن اس کا سیدھا ہاتھ صحیح وسالم تھا۔ لوگ جمع ہوئے اور تعجب میں پڑ گئے کہ کیوں اس کا سیدھا ہاتھ صحیح وسالم رہا۔

ایک بوڑھے شخص جو صاحب دل تھا اس کا وہاں سے گزر ہوا تو اس نے کہا: تعجب نہ کرو، حاتم طائی اس سیدھے ہاتھ سے بہت زیادہ بخشش وعطا کرتا تھا اس وجہ سے اس کا سیدھا ہاتھ صحیح وسالم رہا ہے۔(۱)

۹۴۔ مکھی کی خلقت کا مقصد

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ منصور دوانیقی اپنے منبر پر بیٹھا ہوا گفتگو کر رہا تھا۔ ایک مکھی بار بار اس کی ناک پر آ کر بیٹھ جاتی تھی، منصور مکھی کو اپنے ہاتھ سے دور ہٹاتا تو مکھی اڑ کر اس کی آنکھ پر آ کر دوبارہ بیٹھ جاتی۔ وہ بار بار دور ہٹاتا اور مکھی ہر بار آ کر

۱۔ ہزار و یک حکایت اخلاقی، ص ۵۶۵۔ ہزار و یک حکایت عبرت انگیز، ص ۳۳۹۔

Presented by Ziaraat.Com

بیٹھ جاتی یہاں تک کہ منصور کو غصہ آگیا اور مکھی کو آخرکار جان سے مار دیا۔ جب منبر سے اتر کر نیچے آیا تو عمرو بن عبید سے پوچھا: خدا نے مکھی کو کیوں خلق کیا ہے؟

عمرو بن عبید نے کہا: تاکہ اس کے ذریعہ ظالم و ستمگر کو رسوا کرے۔

منصور نے پوچھا: یہ تم کہاں سے کہہ رہے ہو؟

عمرو نے کہا: پروردگار عالم ارشاد فرماتا ہے:

﴿وَإِنْ يَسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَا يَسْتَنْقِذُوهُ مِنْهُ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوبُ﴾(۱)

اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے تو یہ اس سے چھڑا بھی نہیں سکتے ہیں کیونکہ طالب و مطلوب دونوں ہی کمزور ہیں۔ (۲)

یہی واقعہ بحار الانوار ج ۴۷، صفحہ ۱۶۶ میں امام صادق علیہ السلام سے منصور نے پوچھا نقل ہوا ہے کہ: ''یا ابا عبد اللّٰہ لایّ شی خلق اللّٰہ عز و جل الذباب؟''

اے ابا عبداللہ (امام صادق علیہ السلام) پروردگار عالم نے مکھی کو کیوں خلق کیا ہے؟

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: ''لیذل به الجبّارین'' تاکہ اس کے ذریعہ جابر و ظالم بادشاہوں کو ذلیل و خوار کرے۔

۱۔ سورہ حج، آیت ۷۳۔

۲۔ ہزار و یک حکایت اخلاق، ص ۵۹۲۔

Presented by Ziaraat.Com

۹۵۔ مُردوں کے لیے دعا

ایک عبادت گزار خاتون جس کا نام ''باہیہ'' تھا جس وقت اس کے مرنے کا وقت قریب ہوا تو آسمان کی طرف رخ کیا اور کہا: خدایا! تو میرا خزانہ ہے، میں تجھ پر اعتماد کرتی ہوں، مرنے کے وقت مجھے ذلیل و رسوا نہ کرنا اور مجھے وحشت قبر سے نجات عطا فرما۔

جب دنیا سے گئی تو اس کا ایک بیٹا تھا جو ہر شب جمعہ اور جمعہ کے دن ماں کی قبر پر آتا اور قرآن و دعا کی تلاوت کرتا ماں اور قبرستان والوں کے لیے مغفرت کی دعا کرتا۔

ایک رات اس نے اپنی ماں کو خواب میں دیکھا۔ سلام کیا اور عرض کیا: اے مادر گرامی! آپ کیسی ہیں؟

ماں نے کہا: اے بیٹا! موت کافی سخت ہے اور الحمد للہ برزخ میں میری بہت اچھی جگہ ہے۔

بیٹے نے عرض کیا: ماں کسی چیز کی ضرورت ہے؟

ماں نے کہا: بیٹا! ہمیشہ دعا، زیارت اور قرآن کی تلاوت میرے لیے کرتے رہا کرو۔ تمہارے قبرستان آنے سے شب جمعہ اور جمعہ کے دن میں خوش ہوتی ہوں اور جس وقت تم آتے ہو تو قبرستان کے مردے مجھ سے کہتے ہیں: اے باہیہ! تمہارا بیٹا آیا ہے۔ میں اور میرے برابر والے مردے اس خوشخبری کو سن کر خوش ہوتے ہیں۔

یہ جوان ماں اور دیگر مردوں کے دعا اور قرآن کی تلاوت میں مشغول رہا۔ ایک

Presented by Ziaraat.Com

رات پھر اس نے خواب میں دیکھا کہ کافی افراد اس کے پاس آئے ہیں۔

جوان نے پوچھا: آپ لوگ کون ہیں؟

انہوں نے کہا: ہم قبرستان والے ہیں اور تیرا شکریہ ادا کرنے کے لیے تیرے پاس آئے ہیں تو ہمارے لیے دعا اور قرآن کی تلاوت کرتا ہے۔ اس عمل کو ترک مت کرنا (قارئین محترم خدا سے دعا کریں بحق محمد و آل محمد علیہم السلام ہم سب کو اپنے اپنے مرحومین کو یاد کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں ان کے لیے اعمال صالحہ بجالانے کی توفیق عطا فرمائے)۔(۱)

۹۶۔ گناہوں کو یکدم چھوڑ دینا

ایک شخص جو ظالم بادشاہ کا ملازم تھا۔ مال حرام کمانا، شراب و کباب کی لذتوں میں مست اور ہمسایوں کو تکلیف پہنچانا اس کا شیوہ تھا۔

ایک دفعہ ابو بصیر سے گفتگو میں کہا کہ جب مدینہ جانا تو امام صادق علیہ السلام سے کہنا کہ میرے لیے دعا کریں۔

ابو بصیر جب کوفہ سے مدینہ آئے اور ساری باتیں امام علیہ السلام کو بتائی تو امام نے فرمایا: جب تم کوفہ جاؤ تو میرا اسلام اسے پہنچانا اور اسے کہنا کہ اگر تو اس حالت (یعنی گناہوں کو) ترک کردے تو میں تیری جنت کا ضامن ہوں۔

۱۔ ہزار و یک حکایت عبرت انگیز، ص ۶۴۳۔

Presented by Ziaraat.Com

جب اسے امام علیہ السلام کا یہ پیغام ملا تو اتنا اثر ہوا کہ وہیں پر رونے لگا اور ابوبصیر سے قسم کھلوائی کہ واقعی امام علیہ السلام نے یہی فرمایا ہے اور پھر کہا کہ بس میرے لیے یہی کافی ہے۔ کافی دن بعد ابوبصیر کو اپنے گھر بلوایا اور دروازے ہی کے پیچھے سے آواز دی کہ اے ابوبصیر! سارا مالِ حرام لوگوں کو واپس کر دیا ہے۔ حتیٰ کہ اپنا لباس بھی دے دیا ہے اور بے لباس اس دروازے کے پیچھے کھڑا ہوں۔ میں نے امام علیہ السلام کے حکم پر فوراً عمل کیا ہے اور یکدم گناہوں کو ترک کر دیا ہے۔

ابوبصیر بہت خوش ہوئے۔ کافی عرصے بعد جب اس کا آخری وقت قریب آیا تو ابوبصیر اس کے پاس عیادت کے لیے گئے تو حالت احتضار میں اس نے کہا: "اے ابو بصیر! امام صادق علیہ السلام نے اپنا وعدہ پورا کر دیا، یہ کہتے ہی مر گیا۔

ابوبصیر اسی سال حج پر گئے جب امام علیہ السلام سے ملنے امامؑ کے گھر گئے تو اُن کا ایک پیر دروازے کے باہر اور ایک پیر اندر تھا کہ امام صادق علیہ السلام کی آواز آئی: "اے ابو بصیر! ہم نے تیرے ہمسایے سے جو وعدہ کیا تھا اسے پورا کر دیا۔ ہم نے جو جنت کی ضمانت لی تھی وہ اسے دلوادی ہے۔"(۱)

۹۷۔ زیادہ نہ کھائیں

روایات میں ملتا ہے کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے ایک دفعہ شیطان سے پوچھا کہ

۱۔ ترک گناہ کے چالیس طریقے، ص ۷۵۔

Presented by Ziaraat.Com

تیرے پھندوں میں سے میرے لئے کوئی پھندا ہے؟

شیطان نے کہا: ہاں! جب آپ کھانا کھاتے ہیں تو آپ کے سامنے آتا ہوں تاکہ آپ زیادہ کھائیں اور زیادہ کھا کر سوئیں تاکہ رات کو عبادت کے لیے نہ اٹھ سکیں۔ یہ وہ مباح کام ہے جو کہ عبادت کی راہ میں رکاوٹ ہے۔

حضرت یحییٰ علیہ السلام نے عہد کیا کہ جب تک زندہ ہیں رات کو سیر ہو کر نہ کھائیں گے اور شیطان نے بھی عہد کر لیا کہ آئندہ کبھی بنی آدم کے سامنے اپنے راز کو فاش نہ کرے گا۔(۱)

۹۸۔ مومن، مومن کا آئینہ

قال رسول اللّٰہؐ: اَلْمُؤْمِنُ مِرْآۃُ الْمُؤْمِنِ (۲) مومن، مومن کا آئینہ ہے۔

استاد آقای محسن قرائتی دام عزہ فرماتے ہیں کہ اگر اس چھوٹی سی حدیث پر غور کریں تو ہمیں مندرجہ ذیل نکات ملتے ہیں:

۱۔ آئینہ صاف اور پاک جذبہ سے عیب کو بیان کرتا ہے۔ انتقام یا کسی اور غرض کی وجہ سے نہیں۔ (مؤلف: پس ہمیں بھی چاہیے کہ اپنے برادر مومن کو بغیر کسی انتقام کی غرض سے اس کے عیب کو بیان کریں تاکہ وہ اپنے عیب کو دور کر لے)۔

۲۔ آئینہ اس وقت عیب کی نشاندہی کرتا ہے جب خود گرد و غبار سے پاک ہو

۱۔ ترک گناہ کے چالیس طریقے، ص ۸۸۔

۲۔ بحار الانوار، ج ۷۱، ص ۲۶۸۔ امر بہ معروف و نہی از منکر، ص ۱۹۰۔

Presented by Ziaraat.Com

(مؤلف: اُسی انسان کو عیب بیان کرنے کا حق ہے جو پہلے خود اس عیب سے پاک ہو۔ میں خود تو نماز نہیں پڑھتا اور دوسروں کو کہتا پھرتا ہوں کہ بھئی تم نماز کیوں نہیں پڑھتے۔ پہلے خود عمل کروں بعد میں دوسروں کو کہوں۔ پہلے خود عیب سے بچوں بعد میں دوسروں کو عیب سے بچاؤں۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں: تمہیں دوسروں کی آنکھ کا شہتیر تک دکھائی دیتا ہے لیکن اپنا ایک عیب بھی دکھائی نہیں دیتا۔ پہلے اپنے گرد وغبار کو دور کرو پھر دوسروں کے عیب کی نشاندہی کرنا)۔

۳۔ آئینہ سامنے کھڑے شخص کے مقام و منزلت کا لحاظ نہیں کرتا۔ (مؤلف: چاہے امیر ہو یا بادشاہ، غریب ہو یا فقیر جیسا ہے اس کو ویسا ہی نشاندہی کرتا ہے۔ یہ نہیں کہ غریب وفقیر ہے تو اس کے عیب کو بیان کرے اور امیر و بادشاہ ہے تو اس کے عیب کو بیان نہ کرے۔ ہمیں بھی اگر اس کے عیب کو بیان کرنا ہے تو یہ نہ دیکھیں کہ بھئی یہ تو امیر شخص ہے ہم کیوں کہے اور غریب ہے تو فوراً ٹوک دیں)۔

۴۔ آئینہ ویسا ہی دکھاتا ہے جیسا سامنے والا ہے، اسے بڑھا چڑھا کر بیان نہیں کرتا۔ (مؤلف: انسان بھی دوسرے کے عیب اگر بیان کرے تو اتنا ہی بیان کرے جتنا اس میں ہے بڑھا چڑھا کر بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر میرے جھوٹ کو مجھ سے بیان کرنا ہے تو اتنا ہی مجھے بتائیں بھائی آپ جھوٹ بہت بولتے ہیں بس۔ بڑھا چڑھا کر مجھے بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے)۔

۵۔ آئینہ عیب دکھانے کے ساتھ ساتھ خوبصورتی اور مثبت نکات بھی دکھاتا ہے۔ (مؤلف: کسی کے عیب بیان کرنے سے پہلے اس کی اچھی خوبیاں بیان کی

Presented by Ziaraat.Com

جائیں جب اس کے مثبت نکات آپ بیان کریں گے تو وہ آپ کا گرویدہ اور فریفتہ ہوجائے گا۔ جب وہ آپ کا گرویدہ ہوگیا تو اب آپ اس کے عیب کو بیان کریں۔ اب آپ کی بات کا اس پر اثر ہوگا کہ واقعاً یہ عیب تو مجھ میں پایا جاتا ہے جہاں انہوں نے اتنی خوبیاں میری بیان کی ہیں اگر ایک دو عیب بیان کردیے ہیں تو کوئی بات نہیں میں اسے ضرور دور کروں گا)۔

۶۔ آئینہ عیب کو آمنے سامنے بیان کرتا ہے نہ کہ پیٹھ پیچھے۔ (مؤلف: شریعت نے غیبت کو گناہانِ کبیرہ میں قرار دیا ہے۔ ارشادِ الٰہی ہے سورہ حجرات، آیت بارہ میں خبردار! ایک دوسرے کے عیب تلاش نہ کرو اور ایک دوسرے کی غیبت بھی نہ کرو۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے یقیناً تم اسے برا سمجھو گے۔ پیٹھ پیچھے کسی کے عیب کو بیان کرنا بہت ہی برا فعل ہے۔ انسان فقط اتنا سوچ لے کہ جس خدا نے ہمارے اتنے عیب چھپائے ہیں اگر ہم اپنے برادرِ مومن کا عیب چھپالیں گے تو کیا ہوجائے گا۔ اگر عیب بیان کرنا ہی ہے تو خود اُسی سے کہے دوسروں کو بیان کرنے کی کیا آفت آرہی ہے)۔

۷۔ آئینہ خاموشی کے ساتھ عیب کی نشاندہی کرتا ہے، چیخ کر عیب دوسروں کو نہیں بتاتا۔ (مؤلف: جس طرح اوپر بیان کیا واقعاً اگر ہم اپنے برادرِ مومن کا عیب خاموشی کے ساتھ اس کو بیان کردیں تو معاشرے میں فسادات ختم ہوسکتے ہیں جب ہم ایک شخص کا عیب دوسرے کو نہیں بتائیں گے تو آپس میں لڑائی جھگڑے ختم ہو جائیں گے۔ اگر ہم نے کسی کی برائی کی اور آپ نے سن لی تو آپ نے جاکر اس

Presented by Ziaraat.Com

فلاں شخص کو بتا دیا کہ فلاں صاحب آپ کی برائی کر رہے تھے۔ اب آپ کی غیبت کرنے سے معاشرے میں جو فساد برپا ہوگا اس کا جواب کون دے گا؟ اگر ہم نے برائی کی تھی تو آپ خاموشی سے ہمیں کہہ دیتے بھائی دوسرے انسان کی برائی دوسروں کے سامنے بیان نہیں کرنی چاہیے آپ خود ان کو جا کر کہہ دیں)۔

۸۔ آئینہ اگر توڑ دیا جائے اور اس کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بھی اٹھا کر دیکھے جائیں تو وہ ٹکڑے بھی عیب اور خوبی بیان کرتے ہیں۔ اسی طرح اگر مومن کی بے احترامی بھی کی جائے تب بھی وہ اپنے ارادے سے منحرف نہیں ہوتا۔

(مؤلف: اگر آپ کسی کے عیب کو بیان کر رہے ہیں اور آپ کو برا بھلا بھی کہا جا رہا ہے تو آپ پر فقط اتنا ہی وظیفہ ہے کہ بیان کریں اب چاہے وہ عمل کرے یا نہ کرے۔ آپ اپنا وظیفہ انجام دے کر پیچھے ہٹ جائیں بہر حال حق تو کڑوا ہوتا ہی ہے۔ بہت ہی کم افراد آپ کو معاشرے میں ایسے ملے گے جو یہ کہیں بھائی آپ کا شکریہ کہ آپ نے ہماری خامی بیان کی اور بہترین دوست وہی ہے جو اپنے دوست کے عیب کو اس سے بیان کرے اور اپنے دوست کی اصلاح کرے)۔

۹۔ آئینہ سامنے والے عیبوں کو اپنے دل میں نہیں چھپاتا بلکہ جوں ہی سامنے والا اس کے سامنے سے ہٹتا ہے اس کا عیب بھی آئینہ سے زائل ہو جاتا ہے۔

(مؤلف: ہمیں بھی دل میں کسی کے بارے میں حسد نہیں رکھنا چاہیے، اس کا عیب دیکھ کر ہم اس سے بغض و کینہ رکھنے لگیں اور اس کے زوال کو سوچنے لگیں یہ غلط ہے بلکہ اس کے عیب کو بیان کریں تا کہ وہ اپنے اندر اس عیب کو زائل کر دے دل میں

Presented by Ziaraat.Com

رکھنے کی ضرورت نہیں ہے)۔

۱۰۔اگر آئینہ نے میرے عیب کو بتایا ہے تو مجھے اپنی اصلاح کرنی چاہیے نہ کہ میں اُسے توڑ دوں۔(مؤلف: اگر کوئی ہمارا عیب ہم سے بیان کر رہا ہے تو ہمیشہ اس کا شکریہ ادا کرنا چاہیے کہ آپ نے ہمارے عیب کو بیان کیا اگر آپ بیان نہ کرتے تو ہم تو اس کو اچھا ہی سمجھتے رہتے اور نہ جانے کتنی مرتبہ ہم سے وہ غلطی سرزد ہو جاتی۔ خدا سے دعا کرتے ہیں کہ ہم اس حدیث پر عمل کریں اور اس طرح اپنی اور دوسروں کی اصلاح کر سکیں لیکن اصلاح کے لیے یاد رہے کہ بعض افراد کی اصلاح احترام و اکرام کے ذریعہ ہی ممکن ہے جبکہ بعض دوسروں کی اصلاح تنبیہ کے ذریعہ ممکن ہے)۔

۹۹۔قم المقدس کی زیارت مشہد مقدس کی زیارت کے مساوی ہے

آج بتاریخ دس ربیع الثانی ۱۴۳۳ھ ق۔ایک قول کے مطابق حضرت فاطمہ معصوم قم کی شہادت یا وفات کا دن ہے۔سرزمین قم پر ہوتے ہوئے سوچا کہ اس کتاب میں آج شہادت کی دن اس بی بی کے متعلق ایک واقعہ اور چند احادیث بیان کردی جائیں۔ویسے تو کافی کتابیں اس موضوع پر لکھی جاچکی ہیں اور یہ آخرت ساز واقعات کتاب میں فقط اس بی بی کی مختصر سی عظمت بیان کرنا مقصود ہے۔اس کتاب میں طول و تفصیل بیان کرنے سے قاصر ہیں۔اس مختصر سے بیانات کو اگر معصومہ قم چاہیں تو بندہ حقیر سے قبول کرلیں اور یہی میری شفاعت کے لیے کافی ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: من زار المعصومة کمن زارنی (۱)
جس نے معصومہ کی زیارت کی اس نے گویا میری زیارت کی۔

ایک خاندان مشہد سے قم ہجرت کر کے آیا۔ اس خاندان کی خاتون بہت ہی مخلص اور نیک خاتون تھیں۔ کہتی ہیں کہ میں ہر وقت امام علی رضا علیہ السلام کے حرم کے لیے گریہ کرتی تھی اور بہت غمگین رہتی تھی۔

ایک دن روتے روتے آنکھ لگ گئی اور خواب میں دو نقاب پوش نورانی خواتین کو دیکھا۔ وہ مجھے تسلی دینے لگیں اور مجھ سے پوچھا کہ کیوں غمگین ہو؟

میں نے جواب دیا کہ امام علی رضا علیہ السلام کی زیارت کے لیے دل اداس ہے۔

ان میں سے ایک خاتون نے فرمایا: کہ تم اب قم میں رہتی ہو تم کو چاہیے کہ روزانہ حرم جایا کرو یہ اسی طرح ہے جیسے مشہد مقدس ہے۔ یہاں اور وہاں میں کوئی فرق نہیں۔

اس عورت نے کہا کہ ''بی بی آپ کون ہیں؟''

انہوں نے فرمایا: ''میں حضرت معصومہ (قم) ہوں''۔

اس وقت انہوں نے چہرہ سے نقاب اٹھائی جس سے میرا گھر روشن ہو گیا۔ میں نے پوچھا یہ دوسری خاتون کون ہیں؟

آپ نے فرمایا: یہ حضرت فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا ہیں۔ (۲)

۱۔ ناسخ التواریخ، ج ۳، ص ۶۸۔
۲۔ کریمہ اہل بیت علیہم السلام، ص ۷۸۔

Presented by Ziaraat.Com

اس بی بی کی عظمت اور مقام ومنزلت کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ زیارت نامہ امام رضا علیہ السلام نے نقل کیا ہے۔ اور زیارت کا جملہ: یا فاطمة اشفعي لي في الجنة (۱)

اے فاطمہ معصومہ! میری جنت میں جانے کی شفاعت کریں۔

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہمارے تمام شیعہ حضرت فاطمہ دختر موسیٰ بن جعفرؑ کی شفاعت کے ذریعہ جنت میں جائیں گے۔

امام محمد تقی علیہ السلام نے فرمایا: من زار عمّتي بقم فله الجنة (۲)

جس نے میری پھوپھی کی قم میں زیارت کی بس اس کے لیے جنت ہے۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: انّ زيارتها تعادل الجنة؛ بے شک اس (معصومہ) کی زیارت جنت کے برابر ہے۔ (۳)

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: ان لله حرما و هو مكة و لرسوله حرما وهو المدينة ولامير المومنين حرما وهو الكوفة و لنا حرما وهو قم و ستدفن فيه امرأة من ولدى تسمى فاطمة من زارها و جبت له الجنة۔ (۴)

خدا کا ایک حرم ہے، وہ مکہ ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک حرم ہے وہ مدینہ ہے، اور حضرت علی علیہ السلام کا ایک حرم ہے وہ کوفہ ہے اور ہم اہل بیت علیہم السلام کا حرم ہے وہ

۱۔ زیارت نامہ حضرت فاطمہ معصومہ سلام اللہ علیہا۔

۲۔ کامل الزیارات، ص ۳۲۴۔

۳۔ مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۳۶۸۔ بحار الانوار، ج ۵۷، ص ۲۱۹۔

۴۔ مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۳۶۸۔ بحار الانوار، ج ۵۷، ص ۲۱۹۔

Presented by Ziaraat.Com

شہر قم ہے۔ عنقریب اس شہر میں میری اولاد میں سے ایک خاتون جس کا نام فاطمہ ہوگا دفن ہوگی جو شخص بھی ان کی زیارت کرے گا اس پر جنت واجب ہے۔

قارئین محترم عجیب بات یہ ہے کہ جب یہ حدیث امام علیہ السلام نے بیان کی ہے اس وقت امام کاظم علیہ السلام بھی اس دنیا میں تشریف لے کر نہیں آئے تھے۔ یعنی امام صادق علیہ السلام آئندہ کی خبر دے رہے ہیں۔

۱۰۰۔ کمسنی میں عروج فکر

آل محمد علیہم السلام جو تدبر قرآنی اور عروج فکر میں خاص مقام رکھتے ہیں ان میں سے ایک بلند مقام امام حسن عسکری علیہ السلام ہیں۔ علماء فریقین نے لکھا ہے ایک دن آپ ایک ایسی جگہ کھڑے تھے جس جگہ بچے کھیل کود میں مصروف تھے اتفاقاً اُدھر سے عارف آل محمدؐ جناب بہلول دانا کا گزر ہوا۔ انہوں نے یہ دیکھ کر کہ سب بچے کھیل رہے ہیں اور ایک خوبصورت سرخ وسفید بچہ کھڑا رو رہا ہے۔ اُدھر متوجہ ہوئے اور کہا کہ اے نونہال مجھے بڑا افسوس ہے کہ تم اس لیے رو رہے ہو کہ تمہارے پاس وہ کھلونے نہیں جو اِن بچوں کے پاس ہیں۔ سنو! میں ابھی ابھی تمہارے لیے کھلونا لے کر آتا ہوں۔ یہ کہنا تھا کہ آپؑ کمسنی کے باوجود بولے۔

ہم کھیلنے کے لیے پیدا نہیں کیے گئے ہیں۔ ہم علم وعبادت کے لیے خلق ہوئے ہیں۔

انہوں نے پوچھا کہ تمہیں یہ کیونکر معلوم ہوا کہ غرض خلقت علم وعبادت ہے۔

آپؑ نے فرمایا کہ اس کی طرف قرآن مجید میں ارشاد الٰہی ہے کیا تم نے نہیں

Presented by Ziaraat.Com

پڑھا کہ خدا فرماتا ہے:

﴿أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا﴾(۱) کیا تم نے یہ گمان کیا ہے ہم نے تم کو عبث (کھیل کود) کے لیے پیدا کیا ہے۔

یہ سن کر بہلول حیران رہ گئے اور یہ کہنے پر مجبور ہو گئے کہ اے فرزند! تمھیں کیا ہو گیا تھا کہ تم رو رہے تھے، گناہ کا تصور تو ہو نہیں سکتا کیونکہ تم بہت کم سن ہو۔

آپؑ نے فرمایا: کمسنی سے کیا ہوتا ہے میں نے اپنی والدہ کو دیکھا ہے کہ بڑی لکڑیوں کو جلانے کے لیے چھوٹی لکڑیاں استعمال کرتی ہیں۔ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں جہنم کے بڑے ایندھن کے لیے ہم چھوٹے اور کمسن لوگ استعمال نہ کیے جائیں۔(۲)

تمت بالخیر

ولادت باسعادت امام حسن عسکری علیہ السلام ۱۴۳۴ ہجری قمری

اور بہ روایت دیگر شہادت حضرت معصومہ قم سلام اللہ علیہا

اور حسن اتفاق آخری تصحیح اور کمپوزنگ کے مراحل کے بعد آخری نظر کا اختتام امام رضا علیہ السلام کے حرم مبارک میں شب جمعہ ہوا۔ خدا سے دعا ہے ہم سب شیعیان علی بن ابی طالبؑ کو بار بار ائمہ طاہرین کی زیارت کا شرف نصیب فرما۔

آمین یارب العالمین

۱۔ سورہ مومنون، آیت ۱۱۵۔

۲۔ چودہ ستارے، ص ۵۳۳۔

Presented by Ziaraat.Com

منابع وماٰخذ

۱۔قرآن کریم — ترجمہ: علامہ ذیشان حیدر جوادی

۲۔اصول کافی — مرحوم کلینی

۳۔ارتباط معنوی با حضرت مہدی علیہ السلام — استاد حسین گنجی

۴۔اعیان الشیعہ — سید محسن الامین

۵۔احسن المقال ترجمہ منتہی الامال — علامہ صفدر حسین نجفی

۶۔احادیث الطلاب — شاکر برخوردار فرید

۷۔اہل بیت علیہم السلام فرش نشین فرشتے — استاد انصاریان

۸۔امالی — شیخ طوسی

۹۔امامان شیعہ علیہم السلام — محمد تقی عبدوس و محمد مہدی اشتہاردی

۱۰۔امر بہ معروف و نہی از منکر — آقای محسن قرائتی

۱۱۔ایمان — آیت اللہ دستغیب

۱۲۔الخصال — شیخ صدوق

۱۳۔القطرہ — احمد مستنبط

۱۴۔بحار الانوار — علامہ مجلسی

۱۵۔بہترین قصہ ہای نماز — محمد کریمی

۱۶۔تحف العقول — حسن بن علی حرانی

Presented by Ziaraat.Com

۱۷۔ تاریخ یعقوبی	ابن واضح یعقوبی
۱۸۔ تاریخ طبری	ابن جریر طبری
۱۹۔ ترک گناہ کے چالیس طریقے	سید عابد حسین زیدی
۲۰۔ چودہ ستارے	نجم الحسن کراروی
۲۱۔ حکایات و مناظرات	محمد رضا منصوری
۲۲۔ داستانھای از نماز اول وقت	علی میر حلف زادہ
۲۳۔ در محضر مجتہدی	محمودی گلپائیگانی
۲۴۔ ذکر و فکر	علامہ ذیشان حیدر جوادی
۲۵۔ رمز و راز کربلا	استاد حسین گنجی
۲۶۔ ریاض الاحزان	محمد حسن قزوینی
۲۷۔ زیارت عاشورا اور اُس کے فوائد	اے ایچ رضوی
۲۸۔ صواعق محرقہ	ابن حجر
۲۹۔ فضائل و کرامات فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا	عباس عزیزی
۳۰۔ فضائل الزہراو مناقب انسیہ حوراء	محمد تقی مقدم
۳۱۔ فرہنگ سخنان امام حسین علیہ السلام	آقای دشتی
۳۲۔ قصص الصلوۃ	قاسم میر حلف زادہ
۳۳۔ قصہ ہای نماز	عباس عزیزی
۳۴۔ قصص العماء	مرزا محمد تنکابنی

Presented by Ziaraat.Com

۳۵۔ کریمۂ اہل بیت علیہم السلام	سیدہ صالحہ نقوی
۳۶۔ کتاب الشافی	سید ظفر حسن صاحب
۳۷۔ کامل الزیارات	جعفر بن محمد بن قولویہ
۳۸۔ کشف الغمہ	علی بن عیسیٰ اربلی
۳۹۔ گنجینۂ علم، پیغمبرؐ سے سوالات وجوابات	آیت اللہ احمد قاضی زاہدی
۴۰۔ گفتار رفیعی	دکتر ناصر رفیعی محمدی
۴۱۔ مردان جاوید کی داستانیں	منہال حسین خیرآبادی
۴۲۔ مناقب آل ابی طالب علیہم السلام	ابن شہر آشوب
۴۳۔ مواعظ العددیہ	آیت اللہ مشکینی
۴۴۔ محافل ومجالس	علامہ ذیشان حیدر جوادی
۴۵۔ مفاتیح الجنان	شیخ عباس قمی
۴۶۔ مستدرک الوسائل	مرزا حسین نوری طبری
۴۷۔ نعیم الابرار	غلام حسین
۴۸۔ ناسخ التواریخ	مرزا محمد تقی سپہر
۴۹۔ نفحات من سیرت اہل البیت علیہم السلام	باقر شریف قرشی
۵۰۔ وسائل الشیعہ	شیخ حر عاملی
۵۱۔ ہزار ویک حکایت اخلاقی	محمد حسین محمدی
۵۲۔ ہزار ویک حکایت عبرت انگیز	محمد حسین محمدی

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

انسان ساز واقعات

مؤلف حجۃ الاسلام والمسلمین

مولانا سید علی افضل زیدی قمی

محمد علی بک ڈپو

Presented by Ziaraat.Com

اسرار ولایت

صاحب الغدیر، علامہ امینیؒ

کی ولایت کے دفاع میں

سات تقاریر

جمع آوری:

عبد العلی حسین پور

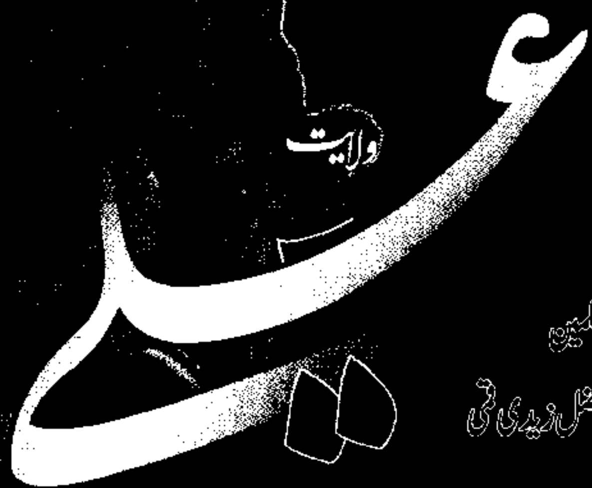

ترجمہ:

حجۃ الاسلام والمسلمین

مولانا سید علی افضل زیدی قمی

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com